بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمد النبی الامی وآلہٖ وسلم

نورِ ہدایت

مکتوبات

جناب محمد نور الدین رحمۃ اللہ علیہ

اویسی امینی کشمیری (قطب الاقطاب)

مُرتبہ ریاض احمد خیال اویسی

شعبہ نشر و اشاعت سلسلہ عالیہ اویسیہ

ایبٹ آباد (ہزارہ) پاکستان۔ بھمبر آزاد کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد النبی الامی و آلہ وسلم

نورِ ہدایت

مکتوبات

جناب محمد نور الدین رحمۃ اللہ علیہ

(اویسی امینی کشمیری (قطب الاقطاب))

مرتبہ

ریاض احمد خیال اویسی

شعبہ نشر و اشاعت سلسلہ عالیہ اویسیہ

ایبٹ آباد (ہزارہ) پاکستان۔ بھمبر آزاد کشمیر

سلسلہ اویسیہ پبلیکیشنز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں

نام کتاب : نورِ ہدایت

مکتوبات : محمد نورالدین اویسیؒ

ایڈیشن : اول

طباعت : جون 2017ء

﴿برائے رابطہ﴾

(۱) محمد بشیر اویسی بلیک برن انگلینڈ فون: 00441254671126

(۲) ریاض احمد خیال اویسی بھمبر آزاد کشمیر فون: 03007424574,03451566483

(۳) محمود احمد طائر پلاہل کلاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر فون: 03465259352

فہرست مشمولات

نمبر شمار	عنوان/خط بنام	صفحہ نمبر
1	فہرست مشمولات	1
2	حمد باری تعالےٰ	3
3	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	4
4	دیباچہ	5
5	خط قبلہ عالمؒ بنام محمد نورالدین اویسیؒ	7
6	خط بنام رئیس امروہوی	8
7	خط بنام رئیس امروہوی	35
8	خط بنام مولانا کوثر نیازی وزیر مذہبی امور	40
9	خط بنام راجہ محمد بشیر خان	43
10	خط بنام رئیس امروہوی	45
11	خط بنام محترمہ مائی صاحبہ	52
12	خط بنام زیتون بیگم	54
13	خط بنام چودھری محمد عالم	56
14	خط بنام چودھری محمد عالم	61
15	خط بنام چودھری محمد عالم	63
16	خط بنام راجہ محمد ذوالقرنین خان	64
17	خط بنام چودھری محمد عالم	66
18	خط بنام چودھری محمد عالم	67
19	خط بنام چودھری محمد عالم	68
20	خط بنام چودھری محمد عالم	69
21	خط بنام چودھری محمد عالم	72
22	خط بنام محمود احمد طائر	74
23	خط بنام زیتون بیگم	76
24	خط بنام محمد رفیق	78
25	خط بنام محمد رفیق	80
26	خط بنام زیتون بیگم	83
27	خط بنام محمد رفیق	84
28	خط بنام راجہ محمد ذوالقرنین خان	85
29	خط بنام چودھری محمد عالم	87
30	خط بنام راجہ محمد ذوالقرنین خان	88
31	خط بنام راجہ محمد ذوالقرنین خان	89
32	خط بنام راجہ محمد ذوالقرنین خان	90

نمبر شمار	خط بنام	صفحہ نمبر	نمبر شمار	خط بنام	صفحہ نمبر
33	خط بنام زیتون بیگم	91	53	خط بنام محمد اعظم آف چک 80ج ب	122
34	خط بنام محمد اکرم ادریس	93	54	خط بنام زیتون بیگم	123
35	خط بنام سلطان طاہر و محمود طائر	95	55	خط بنام دلکشا بیگم	125
36	خط بنام دلکشا بیگم	97	56	خط بنام انوار ایوب راجہ	127
37	خط بنام دلکشا بیگم	98	57	خط بنام انوار ایوب راجہ	128
38	خط بنام محمد سلطان طاہر	99	58	خط بنام راجہ محمد ایوب خان	129
39	خط بنام محمد سلطان طاہر	100	59	خط بنام انوار ایوب راجہ	130
40	خط بنام راجہ محمد ذوالقرنین خان	101	60	خط بنام انوار ایوب راجہ	131
41	خط بنام راجہ محمد ایوب خان	102	61	خط بنام محمد اعظم آف بھکونوالی	133
42	خط بنام چودہری محمد عالم	103	62	خط بنام انوار ایوب راجہ	134
43	خط بنام چودہری محمد عالم	106	63	خط بنام راجہ محمد ایوب خان	135
44	خط بنام چودہری محمد عالم	109	64	خط بنام انوار ایوب راجہ	137
45	خط بنام محمد سلطان طاہر	111	65	خط بنام انوار ایوب راجہ	139
46	خط بنام اکرم ادریس۔محمود و ذوالقرنین	112	66	خط بنام طاہرہ بانو	140
47	خط بنام محمد اکرم ادریس	114	67	خط بنام طاہرہ بانو	142
48	خط بنام خورشید بیگم	115	68	خط بنام چودہری محمد عالم	144
49	خط بنام ذوالفقار احمد و خورشید بیگم	117	69	خط بنام راجہ محمد سرور خان	146
50	خط بنام زاہد حسین	119	70	خط بنام ریاض احمد خیال	148
51	خط بنام زاہد حسین	120	71	وصیت بنام احباب سلسلہ	150
52	خط بنام زاہد حسین	121			

حمدِ باری تعالےٰ

حمد بے تعداد، بے حد، بے شمار
لائق ھست مر خالق لیل و نہار
انقلابِ روز و شب از جُودِ او
فیض آرد اندر عالم بوُدِ او
ھستئ عالم بحکمت ذاتِ خود
اعتدال اندر عناصر مے بُرد
جُودِ اُو ھر چیز را دادہ بقا
سوئے ذاتِ پاک اُو آرد ثنا
ھستی اشیائے عالم کل بدان
مخزنِ اسرار الست را بیان
از موجوداتِ گزیدہ نوعِ انس
مخزنِ اسرارِ حق را ھست جنس
ازپئے تعبید ذاتِ لا یزال
کرد نوع آدمی پُر کمال
از کمال علم و ادب و روشنی
گیرد از فضلِ الھیٰ چاشنی

(الحاج محمد امین اویسی رحمتہ اللہ علیہ قطب الاقطاب)

نعت رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں تعریف ممکن انس و جان سے — کہ وہ محبوبِ ربِّ کبریا ہے
بشر تمثیل یک حرفِ عیاں ہے — وجود ان کا خلق سے ماوریٰ ہے
انہیں کے نور سے روشن جہاں ہے — کہ وہ وجہِ ظہور دوسرا ہے
زمین و آسمان صرفِ ثناء ہے — ہوا جب سے ظہورِ مصطفیٰ ہے
مشرف کر دیا انسان کو جس نے — وہ نورِ مصطفیٰ از ابتداء ہے
مثال حسن احمدؐ نیست جز ایں — کہ یوسف پرتوِ بدرالدجےٰ ہے
نہیں جز عشق احمدؐ کام اپنا — کہ وہ ہر انس و جاں کا مدعا ہے
فرشتے کیوں نہ دیں سجدہ بشر کو — کہ اس میں پرتوِ شمس الضحیٰ ہے
رضائے حق اسی پر منحصر ہے — ملی جس کو رضائے مصطفیٰ ہے
کشادہ کیجیے اب دست رحمت — کھڑا مدت سے در پر یہ گدا ہے

ملی ہے نورؔ کو نسبتِ اویسی
کرم اس پر امینؒ کا یہ ہوا ہے

(حضرت محمد نورالدین اویسی رحمتہ اللہ علیہ)

دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا یَا مُحَمَّدُ نِ النَّبِیُّ الْاُمِّیُ وَ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

''نورِ ہدایت'' قبلہ وکعبہ محمد نورالدین اویسی رحمتہ اللہ علیہ کے خطوط کا مجموعہ ہے۔آپؒ قبلہ عالم الحاج مولوی محمد امین رحمتہ اللہ علیہ (قطب الاقطاب) کے خلیفہ ہیں۔آپ کا تعلق سلسلہ اویسیہ سے ہے۔جسکی نسبت امام العاشقین حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ہے۔جنکی سرزمین یمن کی طرف آقائے دوجہان حضرت محمد رؐسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی فرطِ جذبات میں آکر رخِ انور کر کے فرماتے اِنِّیْ لَا جِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ (میں بوئے خدا یمن کی طرف سے پاتا ہوں) اور وقت وصال اپنا جبہ مبارک جو قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کی تجلیات سمیٹے ہوئے تھا اپنے دو جلیل القدر صحابہ جن میں سے ایک حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے جنکے بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔کہ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ'' بَابُھَا اور دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم جنکے اسلام قبول کرنے کی آرزو اور دعا آقائے دوجہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کی نیز انکے بارے میں آپؐ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔کے سپرد کر کے ارشاد فرمایا کہ یہ جبہ اویس قرنی کو پہنچانا ہے اور میری امت کی بخشش کی دعا کیلئے کہنا ہے۔اس امر میں جہاں اور حکمتیں مضمر ہیں وہاں یہ بھی مقصد تھا کہ دنیا آپؐ کے عاشق کی عظمت اور اولوالمرتبت سے روشناس ہو۔

قبلہ وکعبہ محمد نورالدین اویسیؒ نے ایبٹ آباد کی سرزمین کو اپنا مسکن بنایا۔اور ولی اکمل اور نائب رسول کی حیثیت سے یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ کی بجا آوری اور دعا اویسی کی عملی تعبیر میں اپنے آپ کو وقف کر دیا۔آپ کے فیض اویسی سے ہزارہا بندگان خدا برصغیر۔ایشیا۔یورپ۔اور افریقہ میں مستفید ہوئے اور اس سرچشمہ رشد وہدایت سے انشاء اللہ تا ابد فیضیاب ہوتے رہینگے۔آپ کی درج ذیل کتب (۱) نورالعرفان (۲) شرح منازلِ فقر (۳) حقیقتِ

تصوف (۴) راہِ حقیقت (۵) علم العرفان (٦) فتنۂ مرزائیت (۷) تاریخ خلافتِ اسلامی (۸) سیرۃ النبی ﷺ (۹) روح البیان (۱۰) نورِ بصیرت (۱۱) صراطِ مستقیم شائع ہو چکی ہیں۔ ''عرفان حقیقت'' کے نام سے آپکی سوانح حیات بھی طبع ہو چکی ہے۔ ''نورِ بصیرت'' کے نام سے آپکے کچھ مکتوبات کا مجموعہ اپریل 2001ء میں شائع ہوا۔ اب ان خطوط کا دوسرا مجموعہ ''نورِ ہدایت'' کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔

خطوط شخصیت کا حقیقی آئینہ دار ہوتے ہیں۔ کیونکہ مکتوب لکھنے والے کے ذہن میں یہ دُور دُور تک تصور نہیں ہوتا کہ یہ خطوط کسی دوسرے کے سامنے آئینگے یا یہ کہ یہ زیورِ طبع سے آراستہ ہونگے۔ اس میں جہاں ایک طرف مکتوب نگار کی حقیقی اور مکمل تصویر سامنے آجاتی ہے۔ وہاں دوسری طرف مکتوبات کی علمی۔ ادبی۔ معاشرتی۔ تاریخی اہمیت مسلمہ ہے۔ جناب محمد نور الدین اویسی رحمتہ اللہ علیہ کے خطوط جہاں آپ کے فیض یافتگان کے لئے باعث عقیدت ہیں۔ وہاں یہ سلسلہ رشد و ہدایت کی بھی ایک کڑی ہیں۔ جن میں جہاں ایک طرف پیش آمدہ مسائل و مصائب کو زیرِ بحث لاتے ہوئے ان کا حل بیان کیا گیا ہے۔ وہاں ساتھ ساتھ غیر محسوس انداز میں حقوق و فرائض کی اہمیت نیز شریعت محمدیؐ۔ آداب انسانیت۔ آداب معاشرت۔ آداب طریقت کا بھی درس دیا گیا ہے۔

میں ذاتی طور پر ان حضرات کے ایثار اور دریا دلی کا معترف اور انتہائی شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے اپنے پیر صاحب کے ان تبرکات اور نشانیوں کی شکل میں مکتوبات کو مفادِ عامہ کے عظیم مشن کیلئے اپنے سے جدا کر کے میرے حوالے کیا۔ یہ انکا ایک احسانِ عظیم ہے۔ نیز دینِ محمدیؐ کی تبلیغ میں انکا یقیناً حصہ ہے۔ اللہ رب العزت انہیں اسکی جزا دے۔ ''نورِ ہدایت'' کی تدوین و تکمیل میں جناب محمود احمد طائر صاحب کی ہر ہر لحہ راہنمائی اور تعاون حسب سابق مجھے حاصل رہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسکی جزا دے اور اپنی معرفت میں اکمل کرے۔ آمین

کتاب کی بہتری کیلئے آپ حضرات کی آرا اور راہنمائی کا منتظر رہونگا۔

ریاض احمد خیال

(ریٹائرڈ ناظم اعلیٰ تعلیم سکولز آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر)

محررہ: یکم رمضان المبارک 1438ھ — یکے از غلامانِ محمد نور الدین اویسی رحمتہ اللہ علیہ

﴿قبلہ عالم محمد امین کا مکتوب بنام محمد نورالدین اویسی﴾

بخدمت نورالدین صاحب

رقعہ متعلقہ مہربانی کر کے

وعدہ کے مطابق آپ جلد دیویں

عریضہ ہذا فہم کے پہنچتے ہی آویں

تاکید ہے اگر نہ آئے آپ تو میں

رنجیدہ ہوں گا اور امید ہے ضرور

ہو گا ملنے کے لئے اگر نہ سکو تو منشی صاحب

دریافت کرے جیسا کہ لا دیں فقیر محمد امین عاجزانہ

جناب محترم رئیس امروہی ۱ صاحب۔ السلام علیکم۔

روزنامہ جنگ مورخہ 7 اکتوبر میں خواب اور تعبیر خواب کیا ــــ کیوں ــــ کیسے۔ کا مضمون میرے مطالعہ میں آیا۲۔ اس میں شک نہیں۔ کہ انسان کی اکثر خوابیں خواہشات نفسانی کے تابع ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں جو تاویل آپنے پیش کی ہے۔ بالکل درست ہے۔

اس سلسلہ میں "خواب میں دیکھنا" یعنی دیکھنے کے ذرائع۔ آپنے دو قوتوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ شعور ــــ لاشعور (تحت الشعور) یعنی خواب دیکھنا انہیں دو ذہنی قویٰ پر منحصر ہے۔ خواب کسی قسم کی ہو۔ یہی دو قویٰ ہیں۔ جو ایک طرف دلی جذبات و خواہشات کو پاتے ہیں۔ اور دوسری طرف انہیں تکمیل یا عدم تکمیل کی صورت میں بیداری اور نیند میں محسوس کراتے ہیں۔

جیسے۔ "مگر آہ۔! انسانی لاشعور کسی بات کو بھولتا نہیں"۔ "خواب کا قانون یہ بھی ہے۔ کہ ذہن کی گم شدہ یا داشتیں علامتوں اور استعاروں کی شکل میں ذہن کی سطح پر ظاہر ہوں" ورنہ اگر ہر واقعہ خواب میں بھی اسی طرح نمودار ہو جس طرح بیداری میں رونما ہوتا ہے۔ انسانی دماغ پھٹ جائے ــــ لہٰذا زندگی نے شعور پر جو قانون نافذ کیا ہے کہ تکلیف دہ واقعات کو بھلا دیا جائے (یعنی شعور سے لاشعور میں منتقل کر دیا جائے) لاشعور پر بھی وہی قانون نافذ کر دیا ہے کہ ناخوشگوار تجزیوں کو علامتوں کا

---

۱ ممتاز شاعر۔ صحافی اور ماہر نفسیات رئیس امروہوی 1914ء میں امروہہ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ اکتوبر 1947ء میں روزنامہ "جنگ" سے وابستہ ہوئے۔ اخبار مذکور میں سیاسی معاشرتی اور نفسیاتی مسائل پر قطعات اور کالم لکھتے رہے۔ رئیس صاحب کو نفسیات اور مابعد الطبیعات سے کافی لگاؤ تھا۔ اس موضوع پر متعدد کتابیں مثلاً نفسیات مابعد نفسیات۔ مظاہر نفس۔ عجائب نفس۔ جنسیات۔ جنات۔ ہپناٹزم۔ حاضرات ارواح۔ عالم ارواح وغیرہ لکھیں۔ متعدد شعری مجموعے بھی شائع ہوئے۔ قبلہ و کعبہ محمد نور الدین اویسیؒ سے انکی دیرینہ خط و کتابت تھی (ناشر)

۲ رئیس امروہوی صاحب نے متذکرہ مضمون میں خواب دیکھنے نیز قوائے ذہنی (بالخصوص شعور و لاشعور) کے عمل کو مروجہ کتابی مفروضات (مغربی نظریات) کی روشنی میں زیر بحث لایا۔ جسکا قبلہ و کعبہ محمد نور الدین اویسیؒ نے تنقیدی جائزہ استفہامیہ انداز میں لیتے ہوئے حصولِ علم میں ذہنی قویٰ کے افعال۔ خواب۔ ادراک ماورائے حواس وغیرہ کے بارے میں حقیقی صورتِ حال کی وضاحت اپنے مکتوب میں فرمائی ہے۔ تفصیل کے متلاشی حضرات ملاحظہ کریں۔ آپؒ کی تصانیف حقیقت تصوف۔ علم العرفان۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ روح البیان۔ صراطِ مستقیم (ناشر)

لباس پہنا کر خواب میں شعور کے سامنے لایا جائے تا کہ انسانی ذہنی سکون میں خلل نہ پڑے۔تو خواب کیا ہے سو میں پچانوے خوابوں کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ وہ لاشعور میں چھپی ہوئی یادوں کا ڈرامائی اظہار ہوتی ہیں۔

اسکا مطلب یہ ہے۔کہ ہر واقعہ اور خواہشات کا مخزن لاشعور ہے۔انسان جب تک بیدار ہوتا ہے۔انکی رسائی ''شعور'' تک ہوتی ہے ـــــ اور نیند کی حالت میں انہیں لاشعور میں دھکیلا جاتا ہے۔اور یہی واقعات کو نیند میں علامتوں کی شکل میں دوبارہ شعور تک پہنچایا جاتا ہے ـــــ اسکا مطلب یہ ہے کہ نیند کی حالت میں بھی شعور و لاشعور دونوں برسر عمل رہتے ہیں۔(لیکن نیند اور بیداری میں فرق کیا ہے؟)

جب تک ہم بیدار رہتے ہیں شعور لاشعور کے واقعات کو ابھرنے نہیں دیتا (شعور کا سنتری) جہاں کہیں لاشعور نے کوئی کیفیت شعور پر لائی ''عقل'' اسے روکتی ہے۔یہ عقل کیا شعور ہے؟ یا کوئی اور قوت؟ نیند طاری ہونے پر شعور کا دربان لاشعور کے دروازے پر اونگھنے لگ جاتا ہے۔یعنی شعور اونگھتا ہے۔یا دربان کوئی اور کیفیت ہے۔اگر شعور اونگھتا ہے۔تو یہی کیفیت نیند سے تعبیر ہے۔

اور نیند کی کیفیت کیا ہے۔؟ انسانی ارادہ۔حرکت۔حواس کے ذریعہ واقعات کی ترسیل بند ہو جاتی ہے۔یعنی نیند میں انسان واقعات پانے سے عاجز رہتا ہے۔شعور ہی واقعات پانے کا Organ ہے۔جب شعور معطل ہوا ـــــ تو انسان خواہ بیداری ہو یا نیند میں جب شعور معطل ہوا تو اسے کسی کیفیت پانے کی قوت نہیں۔جبکہ کان سے سنی آواز نہیں سنتا ـــــ مس کی ہوئی کیفیت نہیں پاتا ـــــ وغیرہ۔تو لاشعور سے جب تک واقعات شعور تک نہ پہنچیں خواب ہو یا بیداری تو خواب میں لاشعور کے واقعات کا مشاہدہ کیسے کیا جاتا ہے۔؟

فرض کیجئے نیند کی حالت میں پاؤں پر کانٹا چبھتا ہے۔یہ کیفیت شعور تک جاتی ہے لیکن انسان اس چبھن سے بیخبر ہے۔اسلئے کہ شعور نیند میں کام نہیں کرتا۔اب اگر یہ کیفیت لاشعور (تحت الشعور) تک پہنچی۔''تو لاشعور پر بھی وہی قانون نافذ ہے۔کہ ناخوشگوار تجزیوں کو علامتوں کا لباس پہنا کر شعور کی سطح پر لایا جائے'' تو شعور کی عدم تکمیلِ علم پر شعور کی سطح پر علامتیں لانے کی ترکیب کیا ہے ـــــ؟

رات کے دھندلکے میں دور مقام پر ایک شخص سفید ستون کو آدمی سمجھتا ہے۔یعنی آنکھ دیکھتی

کہ یہ آدمی ہے۔ یہ کیفیت شعور تک پہنچتی ہے۔تو شعور اس علم کی تکمیل کرتا ہے۔ کہ آدمی کھڑا ہے۔اسکا کیا سبب ہے۔ کہ انسانی شعور آنکھ کے ذریعہ پہنچی کیفیت میں ستون کو آدمی قرار دے کر علم کی تکمیل کرتا ہے ـــــ؟

بیداری میں جب تک حواس کیفیات ذہن تک پہنچاتے ہیں۔ انہی کیفیات کا علم ذہن تک پہنچتا رہتا ہے۔اور جب تنہائی میں ہو۔انسان کسی خیال میں محو رہتا ہے۔اسکا تعین نہیں۔ کہ وہ خیالات خواہشاتِ نفسانی ہوں۔یا روزمرہ زندگی میں حصول کے واقعات۔انسان جب تک تنہائی میں رہتا ہے تو وہ Chain of thought میں محو رہتا ہے۔اگر اسی حالت میں سو گیا۔تو یہ رفتار جاری رہتی ہے کیونکہ خیالات پیش کرنے والا Organ نیند میں اپنا فعل ترک نہیں کرتا اسلئے حسبِ معمول وہ خیالات کو جاری رکھتا ہے لیکن انسانی شعور نیند کے بعد ان خیالات کو پاتا نہیں۔اگر لاشعور ہی خیالات شعور کی سطح پر لانے والا ہے۔تو اسکا مطلب ہے۔ کہ لاشعور۔شعور کی خفتگی پر اگر شعور کی سطح پر واقعات لائے۔تو شعور بوجہ خفتگی کے ان کو پا نہیں سکتا۔اس حالت میں۔خواب میں شعور کی سطح پر واقعات آنے اور خواب کی شکل پیدا ہونے کی ترکیب کیا ہے؟ ـــــ نیند میں انسانی ارادہ (جس سے بیداری میں خواہش کی تکمیل ہوتی ہے) ساقط ہو جاتا ہے۔(یعنی ارادے کی تکمیل نہیں ہوتی) اسلئے کہ انسانی اعصاب کو ذہنی قوت متحرک نہیں کر سکتی۔ہاتھ اٹھایا جائے تو خود بخود گر بھی جاتا ہے۔آواز دو تو کان شعور تک آواز کو پہنچاتے ہیں لیکن یہ سننا انسانی علم میں نہیں آتا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعور نیند کی حالت میں کام کرنے سے رہ جاتا ہے۔

رہا یہ سوال نیند کی حالت میں غیر ارادی طور پر کسی کا اونچی آواز میں گانا۔ بیداری جیسی حالت میں اٹھکر بیٹھ جانا۔یا حرکت کرنا۔یہ درست ہے۔ کہ اسکا تعلق لاشعور سے ہے۔لیکن انسانی علم کا تقاضا ہے۔ کہ جب تک لاشعور ہوشیار نہ ہو انسان کسی واقع سے آگاہ نہیں رہتا یہی وجہ ہے۔ کہ ایسی حالت میں انسان اپنی حرکتوں سے آگاہ نہیں ہوتا۔ کہ نیند کی حالت میں کیا کر گزرا ہے۔تو پھر جب شعور ہی علم کی تکمیل کرتا ہے۔تو لاشعور واقعات شعور تک پہنچائے۔انسان کیسے خواب کے واقعات سے آگاہ ہوتا ہے۔؟

خواب کیا ہے۔سائنسی تحقیقات ـــــ انسان رات بھر خواب دیکھتا رہتا ہے۔اسکا مطلب جسطرح انسان ایک تنہا جگہ تمام دن بیداری میں خیالات میں غرق رہتا ہے۔انسان ایک لمحہ بھی خیالات

سے فارغ نہیں رہ سکتا۔ یہ ذہن کا فطری فعل ہے ـــــ اور جب سو جائے۔ تو یہ فطری فعل جاری رہتا ہے کہ شعور خیالات پا تا رہتا ہے۔ تو نیند کی حالت میں بھی خیالات کا یہ فعل جاری رہیگا ـــــ

فرض کیجئے نیند میں انسان کے منہ پر مکھیاں بیٹھتی ہیں۔ مکھیوں کی لاتوں یا منہ کی کھر چن منہ کو تکلیف دیتی ہے۔ تو انسان اگر گہری نیند میں ہو تو اسکا ہاتھ مکھیاں ہٹا نہیں سکتا تو منہ ہلا تا ہے۔ اس ہیجت کذائی کا علم انسان کو نہیں ہوتا۔ اسوجہ سے۔ کہ شعور معطل ہے۔ اعصابی کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے ہاتھ کو ارادۃً متحرک نہیں کر سکتا۔ اور غیر ارادی طور منہ کو ہلا تا ہے۔ جسکا تعلق لاشعور سے ہے۔ لیکن شعور خفتہ ہونے کی وجہ سے انسان کو یہ علم نہیں کہ نیند میں مکھیاں تنگ کر رہی ہیں اور وہ منہ سے مکھیاں ہلا تا ہے۔ مگر واقعات ضرور رونما ہو رہے ہیں۔ اور شعور کے معطل ہونے کی وجہ سے انسانی علم میں کیفیات نہیں آرہی۔ تو اسکا مطلب ہے۔ کہ اسی طرح لاشعوری واقعات شعور تک جاتے ہیں۔ لیکن وہ انکا علم نہیں پا تا۔ اور اچانک وہ خواب دیکھنے لگ جا تا ہے۔ گویا کوئی غیر ارادی تحریک ارادی صورت میں ذہن کو واقعات کا مشاہدہ کراتی ہے۔ جب شعور قطعی بیخبر ہے تو یہ واقعات کس قوت کے ذریعہ مشاہدے میں آتے ہیں؟ ـــــ

سائنس۔ انسانی دماغ کا تجزیہ۔ کہ انسانی دماغ میں چند خصوصی قوئی ہیں۔

حصۂ بصارت	Area of Sight
حصۂ حرکت	Motor Area
وہمی حصہ یا	Psychic Area
عقل یا	Sense

psychic Area میں شعور۔ لاشعور کا مقام ہے۔ اور نیند میں Psychic میں کا ایک حصہ معطل رہتا ہے۔ اگر شعور ہی معطل ہوا۔ تو لاشعور برسر عمل رہتا ہے۔ تو اگر اسکا کام واقعات جمع کرنا ہے۔ تو یہ اسکا واحد عمل ہوگا۔ جو بیداری میں واقعات شعور کو پیش کرتا ہے۔ اگر اسکا فعل واقعات جمع کرنا۔ اور پیش کرنا ہے۔ تو نیند میں آگاہی کا عمل کونسی قوت کرتی ہے۔ اگر لاشعور ہی آگاہی کا عمل کرتا ہے۔ تو اسکی کیا ترکیب ہے کہ واقعات بھی اس میں جمع ہوں اور آگاہی بھی خود ہی کرے۔ جبکہ بیداری میں یہ شعور کو

علم کی تکمیل کیلئے واقعات پیش کرتا ہے؟ اسکی کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ لاشعور واقعات کو جمع بھی کرتا ہے۔ اور کیفیات سے آگاہ بھی ہوتا ہے؟

انسانی زندگی میں۔ اسکی نشوارتقا کا عمل اسکی فطری خصوصیت ہے۔ کہ انسان روح کے تابع (یا جونظام اسکی زندگی کو برقرار رکھ رہا ہے۔) اپنی نشوارتقا پر ہر حال میں چل رہا ہے۔ اور ذہن بھی اسی عمل کا محتاج ہے۔ اگر معدے میں غذا نہ ڈالی جائے۔ تو خون نہیں بن سکتا۔ خون نہ بنے تو ذہن کی الیکٹریکل یا ریڈیائی قوت بن نہیں سکتی۔ لہٰذا اسکی نشو و ارتقا کا عمل بہ الفاظ دیگر خود بخود جاری ہے۔ اب غیر ارادی طور پر اسکی حرکت کرنا۔ کسی غیر محسوس قوت کے تابع ہو سکتا ہے۔ جیسے انسان کے سر پر ایک کم وزن پتھر گرتا ہے۔ تو انسان ارادۃً اس پتھر کو ہاتھ سے سنبھالتا ہے۔ لیکن اگر اچانک انسان کے سر پر ایک من پتھر گرے۔ اور وہ فوری طور جگہ سے ہٹ نہ جائے۔ تو بھی ہاتھ سے پتھر سنبھالنے کی سعی کرتا ہے۔ اسکا یہ فعل غیر ارادی ہے۔ اسی طرح اگر بیداری میں کوئی حرکت کرے تو اسکا تعلق ارادہ سے ہوتا ہے۔ نیند میں جب ارادہ ساقط ہو جائے۔ تو انسان پھر بھی حرکت کر جاتا ہے گویا ارادہ کے ساقط ہونے پر اس کی حرکت غیر ارادی طور ہو گی۔ جیسے انسان۔ نیند میں اونچی آواز سے گاتا ہے۔ اٹھکر بیٹھ جاتا ہے۔ بدن کھجلاتا ہے۔ وغیرہ چونکہ ان کیفیتوں سے انسان بے خبر رہتا ہے۔ تو اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ یہاں نہ اسکا شعور کام کرتا ہے۔ نہ اسکا ارادہ۔ بلکہ کسی غیر معروف قوت پر اسکا لاشعور کام کرتا ہے۔ جو اعصاب کو حرکت کی تحریک دیتا ہے۔ لیکن اس حال میں شعور معطل رہتا ہے۔ اگر لاشعور۔ شعور تک خواب میں واقعات پہنچاتا ہے۔ تو شعور کے ذریعہ خواب دیکھنے کی نوعیت کیا ہے؟

انسانی علمی تجزیہ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ انسان کا ذہن بیداری میں برسرِ عمل رہتا ہے۔ اور انسانی ارادہ۔ حرکت۔ اور علم حاصل کرنا جاری رہتا ہے۔ اور انسان کی بیداری اور خواب میں فرق یہ ہے۔ کہ انسانی ارادہ۔ حرکت اور علم حاصل کرنا ساقط ہو جاتے ہیں۔ جیسے آدمی ارادۃً نہ ہاتھ ہلا سکتا ہے۔ نہ اٹھ سکتا ہے۔ نہ چل سکتا ہے۔ نہ سن سکتا ہے نہ بول سکتا ہے نہ مس کرنے کی کیفیت محسوس کر سکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ذہن نیند کی حالت میں علم حاصل کرنے سے عاری رہتا ہے۔ گویا ذہن (ذہن کا ایک حصہ جسکا تعلق علم سے ہے) معطل (ساقط) ہو جاتا ہے۔ لہٰذا نیند کی حالت میں شعور کا

ساقط ہونا اس امر کی دلیل ہوسکتی ہے؟ کہ شعور معطل ہے؟ اور نیند میں کسی قسم کی کیفیت پانے کی اس میں صلاحیت نہیں؟

نینداور بیداری دونوں حالتوں میں کیفیات کا علم پانے والا ذہنی حصہ شعور ہی ہے؟ کہ حواس کیفیات و واقعات کو ذہن تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہیں۔ جب تک ذہن کیفیات کو نہ پالے۔ انسانی علم کی تکمیل نہیں ہوسکتی ـــ انسان کی بیداری کی کیفیت یہ ہے کہ ذہن برسرِ عمل رہتا ہے۔ جس میں ذہن کا کام حرکت کرنا۔ ارادہ کو استعمال کرنا اور علم حاصل کرنا ہے۔ اور نیند کی کیفیت یہ ہے۔ کہ انسانی ارادۂ حرکت کا ساقط ہو جانا اور حواس سے آمدہ اطلاعات کو نہ پانا ـــ جیسے آدمی ارادۂ نہ ہاتھ ہلا سکتا ہے۔ نہ اٹھ سکتا ہے۔ نہ چل سکتا ہے۔ اسی طرح۔ نہ ارادۂ بول سکتا ہے۔ نہ سُن سکتا ہے۔ نہ مس (چھونے) کی کیفیت محسوس کرسکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ذہن نیند کی حالت میں۔ بیداری کی حالت میں نہیں رہتا۔ گویا ذہن (ذہن کا ایک حصہ جسکا تعلق علم سے ہے) معطل ہو جاتا ہے۔ حواس سے کیفیات پانے والا ذہنی حصہ شعور کہلاتا ہے۔؟ لہٰذا نیند کی حالت میں اسکا ساقط ہونا۔ اس امر کی دلیل ہوسکتی ہے۔؟ کہ شعور معطل ہے؟۔

؎ وہ تارا ہو یا ہو پھول شیشہ ہو کہ پیمانہ　　جہاں جو کچھ بھی ٹوٹا میں یہی سمجھا میرا دل ہے

مغربی محققین نفسیات کے دماغی تجزیہ کی بنیاد مادی حقائق کی حدود میں محدود ہے۔ چونکہ انکی تحقیق روحانی وسعتوں کو عبور نہیں کر سکی لہٰذا۔ انہوں نے اپنے عینی تجربات میں دماغ کی مادی خاصیتوں کو ہی پایا۔ حالانکہ دماغ کی ذاتی قوت زیادہ تر روحانی کیفیات سے نسبت رکھتی ہے۔

سگمنڈ فرائڈ نے نفسانی خواہشات اور دماغ کی جمع شدہ کیفیات کے نومی مشاہدہ کو خواب سے تعبیر دیا ہے۔ اس کے سوے کچھ نہیں۔! علاوہ ازیں بعض محققین نے نفسیات مابعد نفسیات کی تحقیق میں ذہن کی چند کیفیتوں کو عینی مشاہدہ میں لانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن۔ چونکہ انکی تحقیق بھی مادی بنیادوں پر قائم ہے۔ اسلئے انہوں نے دماغ کی حیوانی خاصیتوں میں ماورائے ادراک کیفیتوں کے مشاہدے کو دماغ کی اعلےٰ کارکردگی قرار دیا ہے۔ مثلاً ماضی یا مستقبل کی بعض کیفیات کا مشاہدہ جنکا تعلق مادہ (ٹھوس اشیاء) سے ہے۔ یا اس کائنات میں ماضی یا مستقبل میں ہونے والے واقعات کا ادراک

کرنا۔ دماغ کا ماورائے حواس کیفیات کا مشاہدہ کرنا۔ پری مانیشن ۱؎ ۔۔۔ ایکسٹرا سنسری پری سپشن ۲؎ وغیرہ۔ ایسی صورت میں ان محققین کی نظر اس زمین کی حد سے باہر نہیں جاسکتی۔ ع ۔ تہِ آسمان آسمان اور بھی ہیں

ایسی خوابیں جنکا تعلق زمین (دنیا) سے۔ جیسے مشرق میں رہ کر مغرب کی کیفیات کا مشاہدہ کرنا۔

ایسی خوابیں جنکا تعلق سورج کی رفتار کے ساتھ ماضی۔ حال۔ مستقبل سے ہے۔ جیسے آج ایک خواب دیکھی اور مستقبل میں اسکا واقع بعینہٖ پیش آنا ۔۔۔ یہ خوابیں دماغی اعلیٰ صلاحیت سے تعبیر دی جاتی ہیں اور ایسی خوابیں جو زمرّہ زندگی کے واقعات سے مشابہ علامتوں۔ استعاروں میں نظر آئیں ذہن کی گم شدہ یاداشتیں۔ یا خواہشاتِ نفسانی سے تعبیر دی جاتی ہیں۔

اسکے علاوہ محققین مغرب کی تحقیق یہ بھی ہے۔ کہ عامل و معمول کے تنویمی عمل سے بیداری میں ذہن کے ذریعہ ایک دوسرے کے خیالات کو ٹیلی پیتھی کیا جاتا ہے۔ نیز انکے دماغی تجزیہ کی کارکردگی میں ری گریشن ۳؎ (اعادۂ ماضی) کے ذریعہ عمل تنویمی سے مستقبل کے واقعات کا حاصل کرنا بھی ہے ۔۔۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اخبار جنگ ۲۲ اکتوبر کے ''سیاست سے مابعد نفسیات تک'' کی بحث میں انجمن مابعد نفسیات کی طرف سے ایک مقالہ میں ری گریشن کے متعلق۔ مرے برن اسٹائن کے تجربات ذہنی میں آواگون کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسکے ساتھ ہی مجلس مباحثہ کا فیصلہ اس امر میں یہ بھی ہے۔ کہ ''یہ واقعات علمی صداقت سے خالی ہیں''۔ میرا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسی ترکیبیں اسلامی نظریات کی تکذیب کی بناٗ پر پیش کی جاتی ہیں۔

بہرحال یہ تمام واقعات تو صرف خوابوں کے تجزیہ ہیں۔ اس عمل میں ذہنی تجزیہ کو دخل نہیں۔ مغربی محققین کے تجربات اور نظریات کو بغیر دلیل کیوں قبول کیا جاتا ہے ۔۔۔؟ ۔۔۔ اسلئے کہ انکے بعض

۱؎ Pre-monition مستقبل کی بالخصوص خطرے کی پیش بینی یا آگاہی ۲؎ Extra sensory perception ادراک ماورائے حواس ۳؎ Re-gression عملِ مراجعت (ناشر)

نظریات عینی مشاہدے کے تابع ہیں۔جیسے کہ بعض محققین دماغی تجزیہ میں دماغی ساخت اور عمل میں عینی تجربات پیش کرتے ہیں۔وہ یہ کہ سائنس دان دماغ کے عمل کو تصویروں کی شکل میں پیش کر رہے ہیں۔ جن میں دماغی برقی لہروں کی پیائش کی گئی ہے۔اور بعض کیمیکلز کی مدد سے دماغی اعصاب اور خلیات کی کیفیتوں کا اندازہ کیا گیا ہے۔ان سائنسدانوں کے عینی تجربات کی روشنی میں انکے قیاس بھی قابل قبول سمجھے جاتے ہیں۔لیکن یہ تمام تجربات مغربی مادی نظریات کی حدود میں مقید ہیں۔جسوجہ سے یہ محققین انسانی دماغ کی قطعی اور آخری ہیئت پیش کرنے میں آخری فیصلہ دینے میں عاجز ہیں۔

دماغ کے متعلق مغربی محققین کی تحقیق یہاں تک پہنچی ہے۔کہ انہوں نے دماغ کے چند حصص بتائے ہیں۔وہ یہ کہ دماغ کے ساتھ حواس خمسہ کا رابطہ۔اور پھر دماغ کے حصص میں (ا) Area of Sight (حصہ بصارت) جسکا تعلق آنکھ سے ہے۔دوسرا Motor Area حصہ حرکت جسکا تعلق اعصاب سے ہے تیسرا حصہ Psychic Area (وہمی حصہ) اس حصہ کی ابھی تک تحقیق پوری نہیں ہوسکی کہ اسکا عمل کس طرح جاری ہے چنانچہ۔وہم۔یاداشت۔عقل۔اور نینداور بیداری میں مشاہدہ کرنا اسی حصہ سے تعلق رکھتا ہے اس میں یہ نہیں بتایا جاسکتا۔کہ وہم کیسے کیا جاتا ہے۔یاداشت کیسے رکھی جاتی ہے۔اور خواب یا بیداری میں کیسے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔البتہ خواب دیکھنے میں یا عمل تنویم اور دیگر قسم کے مشاہدات کا پتہ دیتے ہیں لیکن دماغ میں اسکی صحیح ترکیب مشاہدہ ابھی تک تشنہ فہم ہے۔

مجلس مباحثہ نفسیات مابعد نفسیات میں دماغی تجزیہ میں جو کچھ ہوتا آیا ہے۔میرا اندازہ ہے۔ کہ اسکی بنیاد محققین مغرب کی ذاتی شخصیت کی دلیل پر قائم کی گئی ہے۔جس میں دماغی مافوق القوت کو صرف خوابوں کے ذریعہ ماپا جاتا ہے۔یا مغربی محققین کے تجربات یا قیاس کی ترازو میں تمام خوابوں کو تول کر نفسیات مابعد نفسیات خوابوں کی تعبیر دی جاتی ہے۔لیکن اسکی کوئی ٹھوس دلیل پیش نہیں کی جاتی۔ اکثر مباحث میں صرف خوابوں کی تعبیر (یعنی خوابوں کا تجزیہ) بتائی جاتی ہیں جس سے دماغی تجربہ ادھورا رہ جاتا ہے۔ضرورت ہے کہ دماغی تجزیہ میں دماغ کے اصل فعل کو ظاہر کیا جائے۔اسکے لئے دماغ کی دو قوتوں۔شعور اور لاشعور کے عمل کو ظاہر کیا جاتا ہے۔لیکن اسکی کیا دلیل ہے کہ مندرجہ بالا مغربی محققین کی تحقیق میں دماغ کے تین حصص Area of Sight-Motor Area کے علاوہ Psychic Area

میں شعور لاشعور کا کونسا مقام ہے۔یا اس حصہ میں شعور کیا ہے لاشعور کیا ہے۔؟ اسکا تجزیہ نہیں کیا گیا ہے۔سائل نے اس سے پیشتر اپنے خطوں میں اسی تجزیہ سے متعلق سوال کئے ہیں۔لیکن ابھی تک جواب باصواب نہیں پا سکا۔اور دیگر قارئین حضرات کی خوابوں کی تعبیر میں بھی میں اپنے سوالات کے حل کو نہ سمجھ سکا۔

دماغ سے متعلق زمانہ قدیم سے تحقیق جاری رہی ہے۔چنانچہ اس بارے میں یونانی محققین کی تحقیق کو کافی دخل رہا ہے۔یونانی محققین نے جبکہ انکے لئے عینی مشاہدے کے وسائل فی زمانہ کے مقابلہ میں نفی کے برابر تھے۔لیکن انہوں نے بھی دماغ سے متعلق تحقیق میں دماغ کے افعال واعمال کا تجزیہ کیا ہے۔انہوں نے بتایا ہے۔کہ دماغ کے چند حصص ہیں۔ان قویٰ کے نام انہوں نے واہمہ۔حافظہ۔متصرفہ بتائے ہیں۔لیکن مختلف زمانوں میں مختلف محققین کی آرا میں اختلاف پایا گیا۔وہ لوگ دماغی قوے کے افعال اور قویٰ کی مختلف تعبیریں کرتے ہیں۔کوئی واہمہ کو یاداشت رکھنے والا اور نظام جسمانی کا کنٹرول کرنے والا بتاتا ہے۔کوئی حافظہ کو اور کوئی متصرفہ کو یاداشت اور کنٹرول (عقل) کرنے والا بتاتا ہے۔الغرض انکے نظریات میں کافی اختلاف پایا گیا ہے۔اور بعض نے واہمہ سے وہم۔حافظہ سے یاداشت اور متصرفہ سے عقل یا جسمانی حرکت وعمل کو وابستہ کیا ہے۔اسی طرح محققینِ اسلام نے بھی دماغ پر بحث کی ہے انہوں نے بھی دماغی قویٰ میں واہمہ۔حافظہ۔متصرفہ بتائے ہیں۔اور انکے افعال کو بھی ظاہر کیا ہے اور فی زمانہ ہمارے محققین نفسیات مابعد نفسیات نے دماغی افعال پر بحث کی ہے۔جیسے کہ ہمارے روزنامہ جنگ میں نفسیات مابعد نفسیات کے تجسس سے ظاہر ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اکثر خوابیں جو اس مباحثہ میں پیش کی گئی ہیں۔انکا تجزیہ درست ہے کہ یہ خوابیں گم شدہ یاداشتوں کی علامتی شکلیں ہیں۔''اور خواب کیا ہے''۔؟ انسانی یاداشتوں۔خواہشوں اور ارادوں کا لاشعور کے ذریعہ جذبہ تکمیل۔لیکن خوابوں کی وسعت یہاں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ تہِ آسمان آسمان اور بھی ہیں۔اسکے لئے دماغی تجزیہ پر بحث کرنا ضروری ہے۔

انسانی جسم میں دماغ کو ایک خصوصی مقام حاصل ہے۔باقی قوے جسمانی کے مقابلہ میں ذہن کا کردار اہم حیثیت رکھتا ہے۔وہ یہ کہ ذہن انسانی جسم کی نشوونما۔محافظت اور حصول علم کی تکمیل کرتا

ہے۔ان افعال میں حواس خمسہ ذہن کے معاون ہیں۔

حواس خمسہ۔کان۔آنکھ۔ناک۔زبان۔اورانسانی اعصاب Nerves System ہیں ۔جن سے سننا۔دیکھنا۔سونگھنا۔چکھنا۔اور مس کرنا پایا جاتا ہے۔ان قوےٰ جسمانی کا تعلق براہ راست ذہن سے ہوتا ہے۔

نشونما: انسانی جسم کی نشونما میں حواس اور ذہن کا یہ کام ہے۔کہ حواس بیرونی ماحول سے کیفیات کو ذہن تک پہنچا کر انسان کے لئے ذرائع حصولِ سامان زندگی فراہم کرتے ہیں جن سے انسان آسانی سے اپنی نشونما کا سامان پاتا ہے۔مثلاً ہر قسم کی غذا کی شناخت کرکے اسے حاصل کرنا۔جیسے انسان۔گندم۔چاول۔گوشت۔انڈے۔مرغی وغیرہ اغذیہ کی شناخت کرکے اسکا علم ذہن تک پہنچا تا ہے اور ان اشیاءٔ سے اپنی نشونما کرتا ہے۔

محافظت: حواس۔ہر نافع اور مضر اثرات کو جو جسم پر طاری ہوں ذہن تک پہنچاتے ہیں اور ذہن انسانی جسم کی محافظت کیلئے نفع کو حاصل کرتا ہے۔اور مضرت سے بچانے کیلئے انسانی اعضاءٔ کو حرکت میں لاتا ہے۔مثلاً کسی حادثہ کے وقوع کی اطلاع ذہن کو پہنچا کر ذہن اس حادثہ سے بچنے کی تدبیر کرتا ہے۔جیسے۔سامنے آگ ہو تو حواس اس کیفیت کو ذہن تک پہنچاتے ہیں اور ذہن اس آگ سے بچنے کیلئے اعضاءٔ کو حرکت دیکر آگ سے دور پہنچاتا ہے۔

علم: نشونما اور حفاظت کیلئے ان کیفیات کو ذہن تک پہنچانا اور ذہن میں جمع رکھنا علم سے تعبیر ہے۔

جب یہ عمل بیداری میں ہو تو اسے مشاہدہ کہا جاتا ہے۔اور جب یہ عمل نیند میں ہو تو اسے خواب سے موسوم کیا جاتا ہے۔گویا خواب کی محرک انسانی حواس اور انکا عمل ہوتا ہے۔جسکا تعلق علم سے ہوتا ہے۔یعنی بیداری کے عالم میں انسان آنکھ مس وغیرہ کے ذریعہ ہر علم اور حفاظت پر قادر ہوتا ہے۔چونکہ انسان کو اپنی نشونما۔محافظت اور علم کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔اسی طرح نیند میں بھی ضرورت رہتی ہے۔چونکہ انسان بیداری میں اپنے نفع نقصان پر آنکھ کے ذریعہ ہر کیفیت پر احاطہ کرکے ہر مضرت کے دفعیہ پر قادر ہوتا ہے۔اسلئے اِسے ارادہ وفکر کو شدت سے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔لیکن جب انسان سو جاتا ہے۔تو اسے بوجہ اعضاءٔ کے معطل ہونے کے اور آنکھ اور ارادے کے استعمال نہ

ہونے کے۔حفاظت کی شدید فکر رہتی ہے۔یہی فکراورارادہ کے ساقط ہونے کی کیفیت خواب کی شکل پیدا کرتی ہے۔بالفاظ دیگر خواب انسانی علم ومحافظت کی ایک تحریک ہے جوانسانی اعضاۓ کی حرکت معطل ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔انسانی حرکت کیوں معطل ہو جاتی ہے۔اسلئے کہ انسان کی بیداری میں نیند سے فرق آجاتا ہے۔وہ یہ کہ انسانی ذہن کا ایک حصہ نیند میں معطل ہو جاتا ہے۔جبکا رابطہ حرکت وارادہ سے ہوتا ہے۔اور نیند میں انسان اپنی حفاظت اور بیرونی ماحول کے علم سے عاجز ہو جاتا ہے۔بہ الفاظ دیگر نیند دراصل۔ذہن کے ایک حصہ کے معطل ہونے کا عمل یا نتیجہ ہے۔اب دیکھنا ہے۔کہ شعور ولاشعور سے ماسوئ ذہن کی کیا کیفیت وترکیب ہے۔مغربی ویونانی حکمت اوراسلامی حکمت کی رو سے ذہن چار اجزأ پر مشتمل قوئ کا مرکب بتایا گیا ہے۔Area of Sight(حصہٗ بصارت)Motor Area(حصہٗ حرکت)Psychic Area(ذہنی حصہ:یہ حصہ تین اجزأ پر مشتمل ہے۔واہمہ۔حافظہ۔متصرفہ۔ انکے افعال کیا ہیں انکا طریق حصولِ علم کیا ہے؟

حصولِ علم میں ذہن حواس کے تابع رہتا ہے۔یعنی حواس ہی بیرونی ماحول کی کیفیات ذہن کو فراہم کرتا ہے۔اگر حواس کیفیات فراہم نہ کریں تو ذہن حصولِ علم کیلئے محتاج رہتا ہے۔مثلاً آنکھ کسی کیفیت کو احاطہ میں لیکرArea of Sight کے ذریعہ۔موٹرایریا تک پہنچاتی ہے۔موٹرایریا چونکہ اعصاب کا جنکشن ہے۔اسلئے اسی جنکشن سے اعصابNervesذہن میں پھیلے ہوتے ہیں۔انہیں اعصاب کے ذریعہ آنکھ کی دیکھی کیفیت واہمہ سے برقی لہروں کی صورت میں گزرتیcross کرتی ہے تو کیفیت کی بے نام ہیئت کا وجود قائم ہو جاتا ہے۔یہاں سے کیفیت حافظہ میں آتی ہے۔تو کیفیت علم کی صورت اختیار کرتی ہے۔حافظہ سے کیفیت متصرفہ میں آتی ہے تو ایک کیفیت کے وجود کا علم تکمیل پا جاتا ہے۔اگر آنکھ کیفیت کو نہ پاسکے تو کوئی ذریعہ نہیں جس سے کیفیت واہمہ پر آسکے۔یا حافظہ میں جمع ہو سکے یا متصرفہ کیفیت کے وجود کے علم کی تکمیل کر سکے۔لہٰذا علم کیلئے ذہن حواس کا محتاج ہوتا ہے۔یہی طریق۔ کان۔ناک۔زبان اور مس کا ہے۔کہ جب تک کان میں آواز نہ پہنچے اور کان کے ذریعہ آواز واہمہ۔ حافظہ۔متصرفہ تک نہ پہنچے ذہن کسی آواز کے علم سے آگاہی پانے میں قاصر رہیگا۔

حواس وذہن کے یہ افعال باقی جسم کے مقابلہ میں لطیف ہیئت میں پائے جاتے ہیں۔مثلاً

آنکھ ایک ہاتھی کا عکس لیتی ہے۔اور یہ عکس واہمہ حافظہ متصرفہ تک لطیف ہیئت میں پہنچتا ہے۔ظاہر ہے۔ کہ دماغ کا کل حجم ہاتھی کے حجم سے تناسب میں بہت ہی قلیل جسامت رکھتا ہے۔لیکن ہاتھی کا حجم انسان کے ایک یا دوانچ جسامت کے گوڈے میں سما جاتا ہے۔جیسے کیمرے کے Lens ایک پہاڑ کی ہیئت کیمرے کے Lens سے گزر کر دوانچ تصویر کے حجم میں سماجاتی ہے۔اسکی ترکیب یوں ہے۔کہ فضا میں ایک ہیئت اور آنکھ کی پتلی (Eye Ball) کے درمیان محیط ایتھری ذرات پائے جاتے ہیں ایک ہیئت کا عکس انہیں ذرات کے ذریعہ پتلی تک پہنچتا ہے ـــ آنکھ کی پتلی خود کوئی ٹھوس چیز نہیں بلکہ باریک اعصاب کا مجموعہ ہے انہیں اعصاب میں عکس حاصل کرنے کا مادہ ہے۔یہ مادہ اگر ایتھری کیفیت میں نہ ہوتو ہیئت کا عکس پتلی جذب نہیں کرسکتی ہے۔اسکے بعد آنکھ کے پیچھے ایک پردہ (یا پانی کی تھیلی) (Retina) ہے جس میں عکس سما جاتا ہے۔اس پردہ اور آنکھ کی پتلی کے درمیان کوئی خلا نہیں بلکہ نرم گوشت ہوتا ہے۔لیکن عکس باریک نروز کے ذریعہ Retina تک پہنچتا ہے۔اسلئے ضروری ہے کہ جو قوت ایک ہیئت سے پتلی تک عکس پہنچاتی ہے۔وہی قوت انسانی آنکھ اور پردہ کے درمیان اعصاب (نروز) میں ہونا ضروری ہے جس کے ذریعہ ہیئت کم جسامت اختیار کر کے اندر داخل ہو۔Retina سے ہیئت کا عکس نروز کے ذریعہ ہی Area of Sight پر آجاتا ہے۔حصہٗ بصارت سے یہ عکس اسی ایتھری ہیئت میں واہمہ سے گزر کر حافظہ میں آجاتا ہے۔اور حافظہ سے گزر کر متصرفہ تک پہنچکر ہیئت کے وجود کے علم کی تکمیل ہوجاتی ہے۔یہی کیفیت باقی حواس۔کان (آواز) ناک (خوشبو) زبان (چکھنے) کی اور خصوصاً قوت لامسہ (مس) کی ہے۔کہ ادھر پاؤں کی انگلی کو چھوا اور بغیر وقفہ کے کیفیت متصرفہ تک پہنچکر مس کی کیفیت کو علم میں لایا جاتا ہے۔اس سے ظاہر ہے۔کہ حواس و ذہن کا عمل ایتھری ہے۔(غالباً یہی کیفیت حکمائے مغرب نے برقی لہروں یا لطیف خلیات کی شکل میں تصویروں کے ذریعہ حاصل کی ہوگی)

جہاں تک انسانی علم ومحافظت (Self Defence) کا تعلق ہے۔انسان کیلئے ان قویٰ کا ہر لحہ برسرِ عمل رہنا اشد ضروری و لازمی ہے۔کہ انسان بیرونی ماحول سے کسی وقت بھی غافل نہ رہے کیونکہ یہ حیوانی (مخلوق ارضی) فطرۃ کا تقاضا ہے۔کہ ہر شے مخلوق اپنے نشو ارتقاً محافظت اور حصول علم

کیلئے ہر لمحہ مستعد رہتی ہے۔سانپ کا ڈسنا۔شیر کا پھاڑنا۔پانی کی روانی۔نباتات کی تبدیلئے ہیئت۔ حیوانات کی ذاتی حفاظت اور حصولِ سامان زندگی میں ہر حرکت وعمل خصوصاً انسان کی ہر حرکت اسی اصول پر گامزن رہتی ہے۔اور ہر شۓ مخلوق کیلئے نیچر نے حواس اور ذہن ودیعت کرر کھے ہیں۔غیر محسوس نباتات۔جمادات کی تبدیلئے ہیئت اس امر کی شاہد ہے کہ انکی نشوارتقا بغیر حواس وذہن نہیں ہوسکتی اور جو شے انکی نشوارتقامیں ممد ومعاون ہے۔وہی کیفیت انکے حواس وذہن سے تعبیر ہونگے۔حیوان یعنی متحرک تو محسوس ہیں اور باقی مخلوق میں خودنشوارتقا کے حصول پر قادر ہیں اسلئے انکے حواس وذہن انکی ہیئتوں کے مطابق انہیں حاصل ہیں۔اور انسان خود صاحبِ ارادہ وحرکت ہے اسلئے باقی مخلوق میں یہ حواس وذہن کی قوتوں میں قوی وافضل ہے۔یہ اسلئے کہ انسان ہی ایک وجود ہے جو اس کائنات میں سب سے اہم۔ کردار (علم وفکر) کا حامل ہے۔اور ظاہر ہے۔کہ باقی مخلوق کے مقابلہ میں انسان ہی کائنات کی ہر شے پر غالب اور صاحب اقتدار واختیار ہے۔گویا کائنات کا ہر ذرہ اپنی بقا کو صرف انسانی نشو وارتقا کیلئے وقف کئے ہوئے ہے اور انسان ان اشیأ سے بلا معاوضہ بلا عذر متمتع ہوسکتا ہے۔اسلئے انسانی قویٰ۔اسکی محافظت اور حصول علم میں خصوصی درجہ رکھتے ہیں۔

انسانی زندگی میں بیداری اور نیند دو فطری خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔بیداری میں انسان اپنے افعال پر ہر طرح قادر رہتا ہے۔لیکن خواب میں اسکے اعضأ (ارادہ وحرکت) ساقط رہتے ہیں ــــ جس سے اسکی محافظت وعلم کی تکمیل نہیں ہو پاتی۔چونکہ انسان میں محافظت وعلم کا فطری جذبہ موجود ہے۔یہی جذبہ ہے۔جو اسے اسکی عدم تکمیلِ علم ومحافظت میں۔علم ومحافظت کی تحریک دیتا ہے۔یہی کیفیت خواب میں دیکھنے (خواب) سے تعبیر ہے۔یہ کیفیت بلا تمیز خصوصیات۔بلا تمیز کردار۔بلا تمیز فوق وکمتری ہر انسان کو فطری (جسمانی) طور حاصل ہے۔البتہ انسان کا ذاتی کردار۔ذاتی سیرت۔اس خاصیت میں کمی بیشی کا فرق پیدا کرتے ہیں۔یعنی ایک انسان قوانین فطرۃ کی پابندی سے اپنی ان خاصیتوں کو ترقی دیدیتا ہے۔تو اسکی قوتوں سے مافوق الفطرت کیفیتوں کا اظہار ہوتا ہے۔اور کوئی قوانین فطرۃ کی عدم تعمیل کے باعث ان خصوصی خاصیتوں کی صلاحیتوں سے محروم ہوجاتا ہے۔یہی فرق انسان کی بیداری اور نیند میں حصولِ علم ومحافظت میں نقص پیدا کرتا ہے۔اور جہاں تک انسانی ساخت اور ذہنی قوت کا تعلق

ہے۔ ہر انسان کو بحیثیت انسان یہ قوتیں حاصل ہیں۔ جن سے وہ بیداری اور خواب میں کیفیات مشاہدہ کرسکتا ہے۔

نفسیات مابعد نفسیات۔ کا تجزیہ انہیں بنیادوں پر ہمیں حواس و ذہن کے تجزیہ کیلئے مواد فراہم کرسکتا ہے کہ حواس کا عمل کیا ہے اور ذہن کی ترکیب کیا ہے؟ اس کا فعل کس نوعیت کا ہے؟

نفسیات مابعد نفسیات میں خوابوں کے ذریعہ تجزیہ کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ حالانکہ انسانی ذہن کا عمل خواب سے زیادہ بیداری میں بھی ہوتا ہے۔ اسکے لئے ذہن کے افعال کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ یہ جائزہ ہم محققین قدیم کے نظریات کی بنیادوں پر ہی لینگے لیکن اسکی دلیل انسانی اعمال اور اسکے نتائج سے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ دیکھا جائے کہ آیا جو نظریہ ذہن اور حواس کے متعلق حکمائے قدیم نے پیش کیا ہے۔ کیا یہ صحیح ثابت ہوتا ہے۔؟ حواس کی کیفیات تو ظاہری ہیں لیکن ذہن کی گتھی آج تک سلجھنے میں نہیں آئی۔ اسلئے تجزیہ ذہنی زیادہ اہم چیز ہے۔

ذہن۔ جیسا پیشتر بیان ہو چکا ہے۔ کہ ذہن کے حصص

Motor Area-Area of Sight یہ دو حصہ مغربی محققین کے عینی مشاہدے میں آ چکے ہیں۔ بقیہ حصص حکمائے قدیم کے نزدیک: واہمہ۔ حافظہ۔ متصرفہ ــــ میں انکا تجزیہ ــــ؟

واہمہ سے مراد: کیفیت کے وجود۔ ہیئت و رنگ بتانے والا

حافظہ: حافظہ سے مراد کیفیات (ابتدائے بلوغت سے لیکر آخر تک) کا جمع رکھنے والا

متصرفہ: آگاہی پانے والا۔ علم کی تکمیل کرنے والا۔ جسمانی نظام کا کنٹرول کرنے والا۔ حرکت دینے والا ــــ

کسی قوم کے نظریات خواہ حقیقی ہوں یا فروعی۔ انکے لئے ایک ابتدائی تصور ضرور ہوتا ہے۔ جس تصور پر کسی کیفیت کا وجود قائم ہوتا ہے۔ مثلاً بُت اور خدا۔ یعنی بتوں کی پرستش کے فروعی نظریہ کی بنیاد اصل تصور الٰہی پر ہے۔ چونکہ ابتدا میں ایک خدا کا تصور آتا رہا۔ اور کسی زمانہ میں اسکا حقیقی تصور انسان کو حاصل نہ ہوسکا تو انسان نے اسی انتقالی تصور پر بتوں کی پرستش شروع کردی۔ فرعون نے دعوۓ خدائی کیا۔ یہ دلیل ہے۔ کہ خدا ہے۔ اگر خدا کے وجود کا تصور نہ ہوتا تو اس نام و حیثیت سے فرعون کے

ذہن میں خدا کا تصور نہ آتا۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ کیفیات کے وجود کا تصور انکی صفتوں سے لیا گیا اور یہ چیز ظاہر ہے۔ کہ ہر قوم کی زبان میں کسی کیفیت کا نام اسکی صفت سے لیا جاتا ہے۔ جیسے قدیم زبانوں میں۔ جن میں عربی کو اُم الکلام کہا جاتا ہے۔ اس میں ایک کیفیت کا نام اسکی صفت سے لیا جاتا ہے۔

کسی قوم کے نظریات خواہ فروعی ہوں یا حقیقی انکے لئے ایک ابتدائی تصور ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح واہمہ۔ حافظہ۔ متصرفہ کا وجود۔ خدا کا فروعی تصور بت اور فرعون۔ اختراع یا ایجاد کے مرکبات سے ہوتا ہے جیسے اللّٰہ۔ یعنی حیرت و درماندگی میں ڈالنے والا۔ فجر۔ کھلنے والا یا بہنے والا۔ ثمر: پھلنے والی چیز۔ عین: چشمہ یعنی آنکھ کی مانند وغیرہ اسی طرح واہمہ۔ حافظہ۔ متصرفہ۔ کے نام بھی انہیں صفتوں کے تابع پائے گئے ہیں۔

واہمہ سے مراد۔ ہیئت دینے والا۔ حافظہ سے مراد جمع رکھنے والا۔ متصرفہ سے مراد تصرف کرنے والا۔ کنٹرول کرنے والا۔

ان تصورات کے اعتبار سے انسانی ذہنی افعال کا ایک مکمل خاکہ تیار ہو جاتا ہے کہ انسان کے ذہن سے

دیکھنا۔۔۔۔۔Area of Sight

کسی کیفیت کی ہیئت پہچاننا: واہمہ

کسی کیفیت کے وجود کو محسوس کرنا: اور متحرک کرنے والا۔ حصہ حرکت Motor Area

کسی کیفیت کو آئندہ علم کے لئے دوبارہ محسوس کرنا۔۔۔۔ اور واقعات کو جمع رکھنے والا۔ حافظہ

اور کسی کیفیت کے وجود سے کلی آگاہی پانا۔ اور انسانی افعال و حرکات کا مصدر: متصرفہ

سوان ذہنی اجزاُ کے نام انکی صفات انکے افعال کے مطابق دیئے گئے ہیں۔ اور محققین نے ان ذہنی قوے کے افعال کی ترتیب انسانی افعال پر قائم کئے ہیں۔ کہ واہمہ کا کام وہم کرنا۔ حافظہ کا کام یاداشت۔ اور متصرفہ کا کام تصرف اور علم کی تکمیل کرنا ہے۔ چونکہ ذہن حواس کے ذریعہ ہی اشیا و کیفیات کے وجود کو پاتا ہے۔ اسلئے علم حاصل کرنے میں حواس و ذہن یکجا برسرِ عمل رہ کر علم کی تکمیل کرتے ہیں۔

حواس۔قوت باصرہ ___ آنکھ۔قوت سامع ___ سننے کی طاقت کان۔قوت لامسہ۔چھونے کی طاقت ___ اعصاب (نروز)۔قوتِ شامع۔سونگھنے کی طاقت۔ناک۔قوتِ ذائقہ۔چکھنے کی طاقت ۔زبان۔

حواس خمسہ میں سب سے اہم کام آنکھ کا ہے۔آنکھ کے دیکھنے کو مشاہدہ کہا جاتا ہے۔نیند میں آنکھ کام نہیں کرتی اسلئے انسان بیرونی ماحول سے واقعات حاصل کرنے میں عاجز ہوتا ہے۔بقیہ حواس۔ سامع (کان)۔شامع (ناک)۔ذائقہ (زبان)۔اور لامسہ (نروز) انکا عمل نیند میں بدستور جاری رہتا ہے۔انکی ترکیب یہی ہے۔کہ کان میں آواز داخل ہوکر۔حصہ حرکت تک پہنچتی ہے۔حصہ حرکت سے واہمہ تک پہنچتی ہے۔اور واہمہ آواز کی کیفیت کا وزن کر کے حافظہ تک پہنچا تا ہے۔حافظہ آواز کو متصرفہ تک پہنچاتا ہے۔لیکن متصرفہ اس کیفیت کو پا نہیں سکتا اسلئے کہ نیند کی حالت میں متصرفہ معطل رہتا ہے۔اسطرح انسان نیند میں بیرونی واقعات سے بےخبر رہتا ہے۔دراصل متصرفہ دو اجزا کا مرکب ہے۔ایک جز شعور کہلاتی ہے۔دوسری جز عقل کہلاتی ہے۔عقل ہی وہ حصہ ہے جسکا تعلق خصوصی مادی ٹھوس اشیأ کی ان کیفیات سے ہے۔ جو حواس خمسہ کے ذریعہ ذہن میں پہنچتی ہیں ۔حواس صرف مادی ٹھوس اشیأ کی کیفیات ہی ذہن (عقل) تک پہنچاتی ہیں ___ اور ہر کیفیت حافظہ کے ذریعہ عقل کے سامنے آتی ہے ۔اور نیند میں عقل یکسر معطل ہو جاتی ہے۔اسلئے ہر وہ کیفیت جو نیند میں حواس اربعہ کے ذریعہ عقل تک پہنچے علم میں نہیں آتی ہیں اور یہ جو خواب میں دیکھنا ہے۔اسکا تعلق عقل سے نہیں بلکہ عقل خواب کے معاملہ میں بالکل علیحدہ اور بے حس رہتا ہے ___ البتہ بیداری کے وقت ہی حافظہ خواب کے تاثرات عقل کے سامنے دہراتا ہے۔جسوجہ سے انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔اور نیند میں شعور بھی ان کیفیات کو نہیں پاتا جب تک شعور اور حافظہ کا رابطہ قائم نہ ہو۔یہ رابطہ کسی تحریک کے ذریعہ ہوتا ہے۔

حافظہ اور شعور کا رابطہ پیدا ہونے سے حافظہ سے واقعات شعور کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ جو خواب کی صورت پیدا ہو جاتی ہے ___ میرے نزدیک شعور اور لاشعور کی تاویل درست نہیں۔شعور یا لاشعور کے خفتہ ہونے میں خواب کی اصل نوعیت ظاہر نہیں ہوتی۔دراصل خواب (نیند) کی علامت عقل

کے معطل ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ حواس خمسہ سے آمدہ اطلاع کو نیند میں پایا نہیں جاتا۔اور حافظہ جو ہر لمحہ واقعات عقل کے سامنے منتقل کرتا رہتا ہے۔یعنی بیداری میں حواس خمسہ کے ذریعہ آمدہ اطلاعات۔اور حواس سے علاوہ (اگر تنہائی میں ہو) حافظہ خود اپنے جمع شدہ واقعات عقل وشعور دونوں کے سامنے پیش کرتا ہے جسے Chain of thought یا خیالات میں غرق یا محو ہونا کہتے ہیں۔نیند میں بھی اسکا عمل بدستور جاری رہتا ہے۔یا کبھی حواس سے آمدہ اطلاع حافظہ کے ذریعہ عقل کے سامنے پیش ہوتی ہے۔جیسے جسم پر کسی چیز کا مس ہونا ـــــ کان کے ذریعہ بیرونی آواز ناک کے ذریعہ بو ـــــ یہ سب کیفیتیں نیند میں بدستور حافظہ عقل کے سامنے پیش کرتا ہے۔اور جب حواس سے کوئی کیفیت نہ آئے تو حافظہ اپنے جمع شدہ واقعات Reel کرتا رہتا ہے۔لیکن چونکہ فطرۃ نے انسان کو اپنے ماضی وحال کے گھناؤنے واقعات سے بے خبر رکھ کر اسے کسی حد تک سکون بھی پیدا کرنا ہے۔اسلئے اس پر نیند طاری ہو جاتی ہے اور نیند میں جب عقل معطل ہوا تو حافظہ کی ہر کیفیت سے بے خبر رہتا ہے۔اسطرح انسان نیند میں آسودگی حاصل کر لیتا ہے۔ یہاں کسی قسم کی کیفیت ہو انسانی آسودگی اور سکون کیلئے واقعات کو استعاروں اور علامتوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی ـــــ دراصل لاشعور خود استعارے نہیں بناتا۔ بلکہ یہ استعارے واہمہ بناتا ہے جو ذہن میں ایک کیفیت کی ہیئت کو پہچاننے والا Organ ہے۔اور یہ استعارے اکثر واہمہ اور دماغ کی کمزوری کے باعث ہوتے ہیں ـــــ ورنہ انسان جس فطرۃ پر پیدا ہوتا ہے۔اسکی جسمانی اور ذہنی ساخت اسقدر قوی ہوتی ہے۔ کہ انسان کے بیداری اور خواب میں دیکھنے میں کوئی فرق نہیں ہوسکتا۔ یہاں تک کہ خواہ خواہشات نفسانی ہوں۔یا ماورائے حواس کیفیات یا حواس کی حدود کے اندر واقعات ہر واقعہ کو رویائے صادقہ کی طرح دیکھ سکتا ہے۔بلکہ انسانی قوت میں یہ قوی صلاحیت ہے۔ کہ وہ بیداری میں ہر ماورائے ادراک کیفیات کا مشاہدہ کر سکے جسکے لئے نہ علاماتی خوابوں کی ضرورت رہتی ہے۔نہ رویائے صادقہ کی۔کیونکہ انسان خواب اور بیداری دونوں حالتوں میں یکساں طور دیکھ سکتا ہے۔اور باقی بیداری میں نہ دیکھنا (ماورائے ادراک کیفیات) اور خواب میں علاماتی خوابیں دیکھنا یہ انسانی ذہنی کمزوری کے باعث ہوتا ہے۔اور خواب (خواب میں دیکھنا) کیسے پیدا ہوتی ہے۔پیشتر بیان کیا گیا ہے۔ کہ انسانی حواس و ذہن۔انسانی نشوارتقا۔اور محافظت کا ذریعہ ہیں۔نیند

میں جب انسان اپنی محافظت سے بوجہ عقل کی خفتگی کے عاجز ہو جاتا ہے۔یعنی عقل کا تعلق Motor Area سے براہ راست رہتا ہے۔Motor Area کے تابع تمام اعصاب (نروز) ہوتے ہیں۔ جونہی انسان کو حرکت کی ضرورت پڑتی ہے۔تو عقل (تصرف کرنے والا) موٹرایریا پر دباؤ ڈالتا ہے۔(یہ سائنس کی تحقیق ہے) اور موٹرایریا سے جسم میں (حفاظت کیلئے) حرکت ہوتی ہے اور آنکھ۔کان بھی اسی تحریک کے تحت کسی واقعہ کے مشاہدہ کیلئے کسی حادثہ کو دیکھتے ہیں۔نیند میں آنکھ کا مشاہدہ اور ارادہ ساقط رہتا ہے۔اسلئے انسان کی قوتِ دفاع ایسے وقت میں (جبکہ جسم پر کسی شدید کیفیت کا اثر خواہ وہ بیرونی (جسم میں کانٹا چبھنا) ہو یا اندرونی واقع جیسے معدے کے ابخرات یا جسم کے کسی حصہ میں تکلیف کا اثر وغیرہ) متحرک ہو کر شعور اور حافظہ کا رابطہ پیدا کرتی ہے۔اور چونکہ ہر بیرونی اور اندرونی کیفیت کا عکس حافظہ پر ہی آتا ہے۔اسلئے جو کیفیت حافظہ پر آئی ہو اسی کیفیت کو شعور بحالت خواب مشاہدہ کرتا ہے۔ جسے خواب میں دیکھنے سے تعبیر دیا جاتا ہے یہ تو ہر انسان کی خواہ اعلٰے ہو یا ادنٰی۔ذاتی ذہنی خاصیت ہے۔ جو ہر شخص کے دیکھنے میں آتی ہے باقی رہا۔ادراک ماورائے حواس۔!سو عرض ہے۔کہ ایک صحت مند انسان۔جسکا جسم اور ذہن قوی ہو تو اسکے لئے ادراک ماورائے حواس۔مشاہدہ اسکی ذاتی صفت ہے۔کہ فطرۃ نے یہ قوائے ذہنی اسی صلاحیت کے ساتھ پیدا کئے ہیں۔کہ انسان خواب و بیداری میں۔اپنی نشو ارتقا۔محافظت اور علم سے عاجز نہ رہے۔یعنی حواس قوی ہوں۔تو آنکھ کمزور نہ ہوگی ہر کیفیت کا پورا عکس لے سکے گی۔اسکے مقابلہ میں۔کورچشم یا کمزورئے بصر والا انسان یا کم سننے والا انسان۔یا باقی جسمانی عارضہ والا انسان ناقص ہے۔اسی طرح ذہنی ساخت میں جس شخص کا Nervous System (اعصابی نظام) کمزور ہو صحت مند ذہن کے مقابلہ میں ناقص ہوگا۔اسے بیداری میں مشاہدہ ادراک ماورائے حواس حاصل نہ ہوگا۔اور نیند میں بھی رویائے صادقہ حاصل نہ ہوگا۔بلکہ اسکی خوابیں صرف حافظہ کے جمع شدہ تخیلات ہی ہونگے۔جن میں خواہشات نفسانی یا اس کی زندگی کے کمزور پہلوؤں کا عکس۔

اور یہ جو کہا کہ استعارے ذہنی کمزوری اور واہمہ کے پیدا کردہ ہیں۔یہ چیز اس بنا پر ہے۔کہ جب انسانی جسم صحت مند نہ رہے۔تو اسکا اعصابی نظام کمزور ہو جاتا ہے۔جس سے حواس اور ذہن کی

اصل قوت میں فرق آجاتا ہے۔ کسی وقت رات کے دھندلکے میں ایک شخص سفید ستون دیکھتا ہے۔ جب یہ عکس آنکھ کے ذریعہ واہمہ پر آجاتا ہے۔ تو یہ اسے ایک سفید لباس میں ملبوس انسان کی ہیئت دیکر حافظہ کی طرف بھیجتا ہے ــــ حافظہ میں جمع شدہ کیفیت میں انسان اور ستون میں فرق کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی تو یہی کیفیت عقل کے سامنے آجاتی ہے۔ عقل چونکہ حواس کے تابع ہے۔ اسلئے عقل بھی اسے سفید آدمی کی ہیئت میں پاتی ہے۔ لہٰذا ایک اصل کیفیت واہمہ (نروز سسٹم کی کمزوری کے باعث) کی کمزوری کے باعث ایک علامتی ہیئت پیدا کرتی ہے۔ یہی کیفیت نیند میں بھی ہوتی ہے۔ کہ کیفیت اگر حواس اصل حاصل کریں لیکن چونکہ آنکھ دیکھ نہیں سکتی لہٰذا واہمہ ایک ہیئت کو علامتی ہیئت دیکر حافظہ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ حافظہ شعور کے سامنے پیش کرتا ہے۔ تو خواب میں تعبیر کی ضرورت پیدا ہوتی ہے البتہ ایسی تعبیریں صحت مند انسانوں کی خوابوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ لیکن یہ کیفیتیں ادراک ماورائے حواس میں پائی جاتی ہیں اسوجہ سے کہ اصل کیفیت حافظہ کی نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ بیرون حواس کی۔ چونکہ یہ کیفیت آنکھ کے ذریعہ نہیں ہوتی۔ اسلئے اصل کیفیت کی غیر معروف ہونے کی وجہ سے واہمہ شناخت نہیں کرسکتا اسلئے جو کیفیت واہمہ سے گزری ہو اسی کیفیت کی تشبیہی شکل دے جاتا ہے۔ جسوجہ سے ایسی خوابوں کی تعبیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہاں ایسی خوابوں کی تعبیر کیلئے انسانی۔ کردار یا رجحانات کا مطالعہ ضروری نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ کیفیت بیرون حواس سے آتی ہے۔ جسکی تعبیر کوئی صاحب علم ہی دے سکتا ہے۔ ورنہ ایک صحت مند انسان کا مشاہدہ خواب اور بیداری میں یکساں ہوسکتا ہے۔ شرط یہی ہے۔ کہ انسان صحت مند ہو ــــ! اور یہ جو پچانوے فیصد خوابوں کو علامتی یا نفسانی خواہشات کا ڈرامائی اظہار خیال کیا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کیونکہ ایسے لوگوں میں ادراک ماورائے حواس کیفیات حاصل کرنے کی قوت نہیں۔ نیز اسکی ذہنی قوت صحت مند نہیں ہوتی ایسے لوگوں کی خوابیں بیشک نفسانی خواہشات کا ڈرامائی اظہار ہی ہوتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے یہ خواہشات دل میں ہوتی ہیں۔ جو عقل کے عدم تصرف کی وجہ سے نیند میں آزاد ہوکر حافظہ پر آجاتی ہیں ان خواہشات کا اجرا تمام رات رہتا ہے۔ لیکن جب انسانی جسم پر اندرونی خلفشار پیدا ہوتو قوتِ دفاع کی تحریک سے حافظہ اور شعور کا رابطہ پیدا ہوجاتا ہے اسوقت جو خواہش حافظہ پر آئی ہو اسی کا مشاہدہ شعور سے کیا جاتا ہے جو خواب کی ہیئت دیدیتی ہے۔ چونکہ یہ

خواہشات دل سے پیدا ہو کر (مثل حواس کے) واہمہ سے گزرتی ہیں۔اسلئے کبھی کیفیت اپنی اصلی حالت میں پیش آتی ہے۔اور کبھی علامت میں ــــ

باقی رہا۔یہ کہ خواہشات ذہن میں ہوتی ہیں یا دل میں۔بعض محققین نے بتایا ہے۔کہ خواہشات ذہن میں ہوتی ہیں یعنی ہر کیفیت کا نقش حافظہ میں ہوتا ہے۔اسلئے حافظہ کے جمع شدہ کیفیات کے مطابق ہی خواہش بھی ہوگی جو نقش حافظہ میں نہ ہو وہ خواہشات کی شکل پیدا نہیں کر سکتیں۔اس میں شک نہیں کہ خواہشات حافظہ میں ہی جمع ہوتے ہیں لیکن کسی خواہش کی تکمیل کی تحریک دل سے ہوتی ہے۔جب تک دل خواہش نہ کرے۔حافظہ کی خواہش حافظہ سے ابھرتی نہیں۔جیسے ہمارے حافظہ میں بے شمار خواہشیں جمع ہیں۔مگر ہمارا دل ایک خواہش چاہتا ہے۔سو یہ تحریک دل سے ہی ہوگی ــــ یہ بھی درست ہے۔کہ نیند میں حافظہ سے بھی خواہش ابھر سکتی ہے۔لیکن اسکا دارومدار بھی دل کی دلچسپی پر ہے۔ جو خواہش دل پر زیادہ اثر انداز ہو وہی خواہش حافظہ سے بھی ابھرے گی گو ایسی خواہشات میں دل اور حافظہ کا عمل بیک وقت ہوتا ہے۔تو محسوس ہوتا ہے کہ خواہش حافظہ سے ہو رہی ہے۔

علاوہ ازیں۔ذہنی تجزیہ میں۔ذہن کی قوت کا اندازہ لگانا۔کہ کیا ادراک ماورائے حواس ذہن سے ہوتا ہے۔یا انسان میں ذہن سے ماسوئی کوئی اور قوت بھی ہے۔جو ایتھری ہیئت میں۔ماضی مستقبل۔اور ماورائے ادراک کیفیات (اکسٹرا سنسری پرسیشن) یا بیداری اور خواب میں رویائے صادقہ اور کشف کو پاسکتی ہے؟

دراصل ذہن کی ساخت کی تحقیقات میں جو کچھ مشاہدے میں آیا ہے۔اس سے دماغی مافوق الفطرت قوت کے ظہور پر یہ اندازہ کیا جاتا ہے۔کہ اسقدر قوت کا پایا جانا دراصل ذہنی قوتِ مشاہدہ کی دلیل ہے لیکن جو کچھ مشاہدات میں ماورائے ادراک سے حاصل ہوتا ہے۔اسکے لئے ٹیلی ویژن یا ٹیلی پیتھی کا آلہ خود اسقدر قوی ہونا چاہیے۔کہ وہ ماورائے ادراک قوتوں کا عکس قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو یعنی اگر اسے ٹیلی ویژن کا پردہ سمجھا جائے۔تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ جن کیفیاتِ لطیف کا عکس ذہن پر آتا ہے۔اسکے لئے ذہن میں قوت ہونا ضروری ہے۔ورنہ اگر عکس پانے کی اس میں صلاحیت نہ ہو تو پھر ذہن سے کوئی کیفیت مشاہدہ میں نہ آسکے گی۔اسکا مطلب یہ ہے۔کہ ذہن صرف کیفیات کو جذب

کرنے اور انسانی مشاہدے میں لانے والا آلہ ہے۔ بیرون سے واقعات لانا اسکا کام نہیں جیسے شعور یا عقل۔ جب تک حواس عقل تک واقعات نہ لائیں عقل خود کچھ کیفیت بغیر حواس کے پا نہیں سکتی گویا عقل حواس کا آئینہ ہے۔ اسی طرح شعور بھی عقل کا دوسرا حصہ ہے اسکا کام بھی کیفیت کو اسی طرح پانا ہے جسطرح عقل پاتی ہے۔ لہٰذا خواب و بیداری میں ماورائے ادراک کیفیات ذہنی ٹیلی ویژن سے نہیں ہو سکتا ___ البتہ اسکی ویژن قوت برائے مشاہدہ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ذہن حواس کی حاصل کردہ کیفیات (ٹھوس مادی اشیاءَ) کا عکس بھی نہ پا سکیگا ___ تو پھر کونسی کیفیت ہے۔ جو ماورائے ادراک کیفیات کا عکس حاصل کرتی ہے؟ (ماورا کی حد کہاں تک ہے؟) یہی چیز روحانیت سے تعبیر ہے۔ جسکی نفی مادی محققین کرتے ہیں۔ کہ جب تک یہ کیفیت انہیں حاصل نہیں انہوں نے ذہن کو ہی مشاہدہ وحصولِ عکس کا حامل بتاتا ہے۔ کیونکہ جب روح کی ماہیت اور اسکا عمل ظاہر نہیں تو لازمی طور ذہنی قوت مشاہدہ کو ذہن سے ہی نسبت دیا جاتا ہے۔ محققین قدیم۔ تصوف۔ یوگ وغیرہ میں اس کیفیت کو روح سے تعبیر دیا جاتا ہے۔ اسکی مثال ایسے ہے۔ کہ انسانی زندگی کی ابتدائی بنیاد ایک لطیف ذرہ (نفس واحد) سے ہے۔ یہ لطیف ذرہ اپنی ہیئت میں اگرچہ ایک لطیف جسم کا حامل ہے۔ لیکن اس جسم میں ایک لطیف قوت ہے۔ جس سے یہ ذرہ اپنی نشوارتقا کی طرف متحرک ہوتا ہے۔ یہ قوت غیر معلوم ایٹم یا ایتھر سے مشابہ ہے۔ جیسے وہ ذرہ جسکی تقسیم نہیں ہوتی ایٹم کہلاتا ہے۔ جسمانی اعتبار سے ایٹم بھی ایک وجود ہے۔ جسکی علت وسبب اور اسکی حرکت ایک ایٹم سے لطیف روح سے قائم ہے ورنہ اگر کسی ایٹمی ذرہ کو ہی ایک لطیف روح تصور کیا جائے۔ تو پھر اسکی علت اور سبب کا وجود باقی نہیں رہ سکتا۔ چونکہ ہر وجود کیلئے ایک سبب ضروری ہے۔ اسلئے ایک ایٹم کے وجود کیلئے بھی ایک زندگی مجسم کا ہونا ضروری ہے جس زندگی پر اسکی ذاتی زندگی کی بنیاد قائم ہوگی۔ یہی زندگی روح سے تعبیر دی جاتی ہے۔ اور ہر انسان چونکہ ایک لطیف ذرہ سے ہیئت تبدیل کرتا ہوا۔ انسانی ہیئت میں آتا ہے۔ اسلئے یہ لطیف ذرہ مانند ایٹم اور ایٹم کی زندگی اسکی روح کہلائیگی۔ لہٰذا جب ایٹم مادہ کو حاصل کرے ٹھوس مادی ہیئت میں ارتقا کرتا جائیگا۔ اسکی روح اسکے ساتھ باقی رہیگی۔ یہی روح ہے۔ جسے روح حیوانی (حرکت میں لانے والی یا حیاتی) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ انسانی جسم میں اسکا مقام کہاں ہے۔؟ یہ امر فیصلہ طلب ہے۔ چونکہ انسانی جسم میں ذہن (شعور) کا فعل

لطیف غیر جسمانی ہیئتوں کا حاصل کرنا ہے۔ اسلئے اسکے لطیف عمل کے اعتبار سے یہ گمان کیا جاتا ہے کہ ذہن کی ویژن علامت اسکی روحانی خاصیت و ہیئت کی دلیل ہے۔ لیکن جہاں تک ذہنی افعال کا تعلق ہے۔ ذہن کی لطافت اسلئے ہے۔ کہ وہ لطیف ہیئتوں کو حاصل کرنے کی صلاحیت کا حامل ہو۔ جیسے ذہن (عقل) کو حواس آنکھ کے ذریعہ واقعات حاصل ہوتے ہیں اسی طرح شعور خود ویژن نہیں کرتا بلکہ مثل آنکھ روح ہی کیفیات لطیف کو شعور تک لاکر شعور کو ادراک کراتی ہے۔ اسلامی تصوف کے نظریہ کے مطابق روح کا مقام دل ہے۔ (جیسے لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا انکے دل ہیں مگر وہ اس دل کی روحانی قوت سے لطیف کیفیات کا مشاہدہ نہیں کرسکتے) چونکہ قلب ایک مادہ گوشت کا لتھڑا محسوس کیا جاتا ہے۔ اسلئے باور نہیں کیا جاتا کہ قلب میں روح کا مقام ہو۔ بہ نسبت ذہن کے جبکہ اسکی ساخت میں لطیف ایتھری (برقی) ہیئتوں اور لطیف خلیات کا مشاہدہ ہوچکا ہے۔ لیکن اس مشاہدہ میں ذہنی خلیات کا تناسب جسم کے خلیات سے کم دیکھا گیا ہے اسلئے جسم میں بھی خلیات موجود ہیں۔ جیسے نروز سسٹم کے افعال میں۔ جن کا تعلق خصوصی طور قوتِ لامسہ (مس۔ چھونے) سے ہے۔ کہ ادھر جسم کے پاؤں پر چیز مس ہوئی ادھر بغیر توقف ذہن میں پہنچی اس امر سے یہ باور کرنا آسان ہوسکتا ہے۔ کہ دوران خون میں دل ایک جنکشن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس اعتبار سے اسکا ذاتی عمل بھی لطیف ہوتا ہے۔ اسی لطافت کے باعث روح کو قلب میں مقام دیا جاتا ہے۔ جسطرح حافظہ میں بحر قلزم اور وسیع سے وسیع تر ہیئت کا (ایک آدھ انچ حجم میں) ثابت ہے۔ لیکن یہ کیفیت بالمشاہدہ تسلیم نہیں کی گئی نہ ہی سائنسدان یا محقق ابھی تک اسکی بالمشاہدہ دلیل دے سکے ہیں۔ اسی طرح دل میں روح کے مقام کیلئے دلیل نہیں ہوسکتی البتہ دل کے افعال سے بلا مشاہدہ اسکی دلیل لی جاسکتی ہے۔ کہ دل غیر جسمانی کیفیتوں کو حاصل کرتا ہے۔ جیسے۔ غم۔ خوشی۔ رنج وغیرہ۔ مثلاً ایک شخص کسی عزیز کی موت کی خبر کان سے سنتا ہے۔ یہ خبر ذہن تک پہنچتی ہے۔ یہ خبر ہی ہے۔ جسکا وجود نہیں لیکن کان کے ذریعہ سننے اور ذہن تک پہنچنے سے تمام وجود اس کیفیت سے متاثر ہوتا ہے۔ اور دل یکلخت دھڑکنے لگتا ہے۔ (یعنی جلد جلد خون پھینکنے لگتا ہے) اور پھر رنج وغم کا اثر جو ہمیں محسوس ہوتا ہے خواہ اس اثر کو ہم ذہن سے ہی محسوس کرتے ہیں۔ لیکن دل بھی اس کیفیت سے متاثر ہوتا ہے اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے دل پر رنج وغم کے آثار طاری ہیں۔ اسلئے یہاں قلب و ذہن کی

کیفیت یکساں محسوس ہوتی ہے۔اسی لئے قلب وذہن کوعربی میں فُؤاد کے لفظ سے مشترک کیا جاتا ہے یعنی حصول علم میں قلب وذہن کا رابطہ ہونا۔یا اشتراک پایا جانا ــــ اسلئے یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ روح حیوانی کا مقام دل ہے۔روح حیوانی صحت مند انسان میں قوی ووسیع ہوتی ہے۔وسعت کے اعتبار سے یہ روح ادراک ماورائے حواس۔ٹائم اینڈ سپیس ــــ ری گریشن۔ایکسٹرا سنسری پرسپشن وغیرہ کیفیات کی اہل ہوتی ہے۔یہی روح ایتھری طرز پر ہر کیفیت کو جذب کر کے دل کے ذریعہ (یا دل کی طرف سے) ذہن سے رابطہ کر کے۔واہمہ تک پہنچاتی ہے۔واہمہ۔حافظہ تک پہنچاتی ہے۔اور حافظہ سے شعور تک آجاتی ہے۔یہ کیفیت بیداری کی ہے۔اور نیند میں بھی حصول علم کی یہی ترکیب بعینہٖ ہوتی ہے۔کہ اگر اس کیفیتِ غیر معروف (بیرونی) کے داخل ہونے سے قوتِ دفاع متحرک ہو جائے تو شعور کیفیت کو مشاہدہ کرنے لگ جاتا ہے۔اور اگر قوتِ دفاع متحرک نہ ہو تو شعور حافظہ سے رابطہ قائم نہیں کرتا۔تو انسان خواب (رویائے صادقہ) محسوس نہیں کرتا۔کیفیت یونہی ضائع ہو جاتی ہے۔جسکا علم انسان کو ہوتا ہی نہیں ــــ اور انسان نہیں جان سکتا کہ اسکا حافظہ نیند کی حالت میں کن کن کیفیات کو پیش کر چکا ہے اسکا مطلب یہ بھی ہے۔کہ انسان کی تمام نیند خواب دیکھنے کی حالت میں رہتی ہے۔لیکن وہ محسوس نہیں کر سکتا۔اسلئے کہ عقل معطل ہوتی ہے۔اسلئے حواس وحافظہ سے آمدہ کیفیات سے غافل رہتا ہے۔اور دوسرا شعور بغیر قوتِ دفاع کی تحریک کے حافظہ سے رابطہ نہیں قائم کرتا اسلئے تمام کیفیات میں صرف وہی کیفیت خواب بنتی ہے۔جس میں حافظہ اور شعور کا رابطہ قوتِ دفاع کے ذریعہ ہو جائے باقی وقت بے خبری میں گزر جاتا ہے۔

یہ انسانی فطری خاصیت ہے۔کہ وہ نیند کی حالت میں بھی۔علم ومحافظت پر قادر ہو۔اسلئے اس عمل کو خواب سے پورا کیا جاتا ہے۔اور باقی غیر ضروری واقعات علم میں نہیں آتے۔اب دیکھنا ہے۔ کہ قلب وذہن کی وسعت کہاں تک ہے؟

اسکے لئے پہلے کیفیات کی وسعت کا اندازہ کرنا ہے۔

سب سے اول انسانی علم کا روزمرہ کا اصول ومعمول۔حواس خمسہ سے ٹھوس مادی اشیاءؑ کی کیفیات کا حاصل کرنا۔اسکی وسعت حد نظر تک ہے۔یعنی جو چیز نظر وسمع آنکھ اور کان کے احاطہ میں آئے

اور ٹھوس مادی ہیئت میں ہو۔ ذہن کو حاصل ہوتی ہے۔ لیکن یہ وسعت کی انتہا نہیں بلکہ زمین کی وسعت جہاں تک زمینی اشیأ موجود ہیں۔ وہاں تک زمین کی وسعت ہے۔ لیکن آنکھ اور کان اس وسعت کا احاطہ نہیں کر سکتے ــــ اور زمین سے ماسوئ باقی فضا جہاں ستارے۔ سورج۔ چاند پائے جاتے ہیں۔ کائناتی وسعت ہے۔ اور اس کائنات سے ماسوئ جہاں آسمان اور انکی مخلوق ہے۔ یہ غیر مادی کیفیات ہیں انکی وسعت لامتناہی ہے۔ یہ کیفیتیں حواس خمسہ کے احاطہ میں نہیں آسکتی ہیں۔

اسکے بعد ذہن کی وسعت اور اسکا احاطہ کہاں تک ہوسکتا ہے۔؟

حواس کی وسعت حدِ نظر تک ہے۔ کہ ہر کیفیت کو آنکھ دیکھتی ہے۔ اور جہاں آنکھ عاجز ہو۔ تو اسکی معاون ایکسرے۔ دوربین۔ خوردبین وغیرہ ہوتے ہیں۔ جن سے احاطہ میں نہ آنے والی کیفیات آنکھ کے احاطہ میں آجاتی ہیں اور ذہن کو حاصل ہوتی ہیں لیکن ایسے ذرائع بھی محدود وسعت رکھتے ہیں۔ انسے ماسوئ زمین کی یا فضائی وسعت کا احاطہ کرنے کیلئے۔ ایسی قوت جو ذہن تک اشیأ کی کیفیات لاسکے روح حیوانی ہے ـــ اسکی وسعت کا دارومدار انسان کی صحت مندی پر ہے۔ کہ اگر انسان اپنی فطری پیدائش کے مطابق صحت مند جسم کا حامل ہو۔ تو بغیر کسی طریق یوگ ومجاہدہ ہپناٹزم وغیرہ کے انسان روح حیوانی سے زمین کی وسعت کا احاطہ کرسکتا ہے۔ لیکن زمانہ کے حالات۔ ماحول کی ناسازگاری۔ انسانی کمزوریاں۔ پیدائشی صفات کو اصل حالت میں نہیں رہنے دیتی۔ اسلئے۔ اکثر پیدائشیں ابتدأ میں کمزور پیدا ہوتی ہیں۔ جنہیں کلی طور صحت مند جسم حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کے لئے۔ اول صحت حاصل کرنا۔ اعصابی کمزوری دور کرنا اور کنسنٹریشن۔ یوگ۔ مجاہدہ کرکے اپنے جسم کو صحت مند حالت میں لانے سے روح کے ذریعہ زمین کی وسعت کا احاطہ کرنا پڑتا ہے ـــ

بعض حالات میں اگر جسم صحت مند ہو۔ تو انسانی ماحول۔ نظام تمدن۔ معاشرت سے ہر انسان متاثر ہوتا ہے۔ اور اگر خالص فطری نظام حاصل نہ ہو۔ اور انسان کو فطری قوانین کی پابندی کی تحریک نہ ہو تو انسان اپنے ذاتی کردار وافعال سے اپنی ان ادراکی قوتوں کو کمزور کرڈالتا ہے۔ تو وہ زمین کی وسعت تو درکنار۔ اپنے حواس سے بھی کیفیات حاصل کرنے سے عاری ہوتا ہے۔ ایسے شخص کیلئے۔ جسمانی صحت کیلئے علاج کی ضرورت رہتی ہے۔ تاکہ اعصابی نظام درست ہو اور ہر حواس قوی ہو۔ اسکے

بعد خالص غذا خالص ماحول حاصل ہو۔ تاکہ جسم صحت مند ہو کر خون خالص پیدا کرے اور خون خالص سے روح حیوانی خالص وقوی ہو ــــ دوسرے انسانی سیرت میں۔ اسکے افعال فطری قانون کے مطابق ہوں۔ فطری قانون کی پابندی مشاہدہ میں ضروری بھی ہے۔ اس سے مجموعی حیثیت میں صحت برقرار رہتی ہے۔ اس حالت میں ایک انسان زمین کی وسعت کا احاطہ کرسکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہپناٹزم سے قوتِ ارادی اور قوت مشاہدہ قوی ہوتی ہے۔ جسکے لئے صحت مند جسم کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص جسکا حافظہ کمزور۔ واہمہ کمزور۔ دلی قوت کمزور ہو۔ اگر ایک نقطہ پر نظر کو جما کر ایک ارادے کو تقویت پہنچائے۔ تو اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ انسانی قوتِ دفاع قوی ہو جاتی ہے۔ جس سے واہمہ کیفیات کو اصل ہیئت دینے لگتا ہے۔ واہمہ کی اصل کیفیت کیفیات کو اصل ہیئت میں پیش کرنا ہے۔ اسکی کمزوری وہم سے تعبیر دی جاتی ہے۔ کہ کیفیات کو غلط شکل دیتا ہے۔ مثلاً سفید ستون کو سفید لباس میں آدمی بتانا۔ یا چھت پر بلی کے چلنے کی آہٹ کو زلزلہ سمجھنا وغیرہ ــــ ہپناٹزم سے اسکی قوت بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح۔ اعصابی کمزوری کے باعث حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اسکا اصل کام کیفیات جمع رکھکر علمی اساس پیدا کرنا ہے۔ اور ہر کیفیت کو ترتیب سے set کرنا ہے۔ اسکی کمزوری کے باعث واقعات کچھ تو ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور متواتر کیفیات آنے سے یہ ان کیفیات کی setting ترتیب قائم نہیں رکھ سکتا۔ جسوجہ سے انسان جب ایک کیفیت کو حافظہ سے پانا چاہے تو یاداشت کی کمزوری سمجھ کر حافظہ کیفیت کو عقل کے سامنے نہیں لا سکتا۔ یا دلی ارادہ یہ ہے۔ کہ میں خط ڈاک میں ڈالدوں سامنے رکھا ہوا خط بھول جاتا ہوں۔ تو یہ نسیاں سمجھا جاتا ہے۔ یا ایک ارادی کیفیت کو عقل کے سامنے مستقل رکھنے کیلئے کوشش کرنا۔ تو انسان کا خیالات میں بہک جانا جسے Chain of thought کہا جاتا ہے یا ایک اختراع وایجاد کیلئے حافظہ کے جمع شدہ مواد سے مخصوص اجزأ فراہم کر کے ایجاد کا وجود بنانا لیکن حافظہ ہے۔ کہ اس میں اجزأ و کیفیات کی ترتیب نہیں۔ نہ اس میں صلاحیت ہے۔ کہ مطلوبہ اجزأ کو عقل وشعور کے سامنے پیش کرے۔ تو تصور میں پختگی پیدا نہیں ہوتی ــــ اسی طرح عقل کی کمزوری کہ حافظہ سے جو کیفیتِ بے ترتیب اسکے سامنے آئی اسی میں محو ہو جانا اور باقی حواس کی ترسیلِ کیفیات سے بے خبر ہو جانا جسے عقل کا مختل ہونا یا ڈوب جانا کہتے ہیں ــــ تو ان کیفیتوں کی اصلاح میں قوتِ ارادی سے واہمہ۔ حافظہ۔ عقل کو ایک نقطہ پر لا کر ان

سے کام لینا آسان ہو جاتا ہے۔لیکن ادراک ماورائے حواس بغیر روح حیوانی کی وسعت کے نہیں ہو سکتا۔یہ روح ہر ذی روح میں یکساں ہوتی ہے۔لیکن اسکی وسعت کا انحصار۔انسانی سیرت وکردار پر بھی ہوتا ہے۔اس میں شک نہیں کہ ایک آدمی۔کم کھانے رات جاگنے سے جسم میں لطافت پیدا کرسکتا ہے۔ لیکن اسکے لئے اول صحت مند جسم کا ہونا ضروری ہے جو حواس کے ذریعہ صرف قریبی ماحول سے آگاہ ہو۔اور ماورائے حواس ادراک کرنا چاہے تو روح کو روبکار لائے۔تو اسکے لئے کم کھانا۔کم سونا۔روح کی وسعت کیلئے کافی ہے۔ایسا شخص زمین کی وسعت کا احاطہ کرسکتا ہے۔لیکن اسکے افعال میں نقص واقع ہوتا ہے جبکہ ایسا شخص فطری قوانین کا پابند نہیں۔یہ اپنی ذاتی اغراض کیلئے غلط حصول اور ایذارسانی میں اس قوت کو استعمال کر کے فضا میں فساد پیدا کرسکتا ہے۔کیونکہ ادراک ماورائے حواس علم کے علاوہ اسکی جسمانیت بھی لطیف ہو جاتی ہے جس سے یہ مافوق الفطرت قوت حاصل کر لیتا ہے تو ایسی قوت عام اجسام پر غلبہ حاصل کر کے خلاف فطرۃ اقدام کرسکتی ہے۔یہ روحانی قوت فضائے آسمانی میں سورج۔ چاند۔ستاروں کا ادراک بھی کرسکتی ہے۔ایسے لوگوں کو صاحبِ کشف کہا جاتا ہے۔بس بات اتنی ہے۔ کہ اگر بیداری میں یہ عمل کیا تو اسے کشف کہا جاتا ہے۔یہی کیفیت نیند میں ظاہر ہوئی تو فرق اتنا ہے۔ کہ عقل خفتہ ہے۔جس میں ارادہ وحرکت اور آنکھ ساقط ہے۔باقی قوتیں بدستور اپنا کام کرتی ہیں۔اسلئے اسے نیند میں مشاہدہ کرنا (خواب) کہتے ہیں۔

اسکے ماسویٰ آسمانوں اور آسمانوں کی مخلوق تک وسعت کا پایا جانا۔چونکہ یہ روح حیوانی بھی مادہ سے تعلق رکھتی ہے۔اسلئے ایسی کیفیات کا ادراک اس روح سے نہیں کیا جاسکتا۔البتہ جو بھی قوت ایسے کیفیات کے مشاہدے کیلئے انسان میں پائی جائے۔وہ قوت بھی واہمہ۔حافظہ۔شعور کے ذریعہ ہی آسمانی کیفیات کا ادراک کراتی ہے۔نہ کہ خود ذہن کرسکتا ہے۔

ہاں یہ امر ضروری ہے۔کہ انسانی اعتبار سے اسی شخص کا فعل احسن ہے۔جس نے اپنے صحت مند جسم کی حفاظت کر کے اپنی ذاتی خاصیت کو برقرار رکھتے ہوئے روح حیوانی سے ادراک ماورائے حواس۔زمین کی وسعت اور فضا کی وسعت کا احاطہ کرلیا۔اور یہ چیز ہر انسان کا فطری ملکہ ہے۔کوئی اسکی حفاظت کرتا۔کوئی اپنے کردار سے اسے ضائع کرتا ہے اور کوئی اپنی کوتاہی کا احساس کر کے طریق واصولِ

یوگ یا ہپناٹزم سے اسے دوبارہ حاصل کرتا ہے۔لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ تمام کیفیتیں اسلامی تصوف میں شامل نہیں۔یہ خوبی انسان کی آخری خوبی نہیں بلکہ یہ کیفیتیں انسانی خاصیتوں کی فروعی ہیئتیں ہیں۔جہاں انسانی کردار وعمل کی تکمیل نہیں ہوتی۔

تہِ آسمان آسمان اور بھی ہیں　　ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

خیر اندیش

محمد نور الدین اویسی

مکان نمبر 3404 لنک روڈ۔ایبٹ آباد

محترم جناب رئیس صاحب!۔۔۔ السلام علیکم

اس سے قبل بھی آپکی خدمت میں چند سوالات بھیج چکا ہوں۔لیکن جواب مختصر سا ملا جس سے کلی تشفی نہ ہوسکی۔(میں شاید سمجھ نہ سکا)

میں ہر پیپر کا بے چینی سے منتظر رہتا ہوں۔مجھے آپکے اس مضمون سے کافی دلچسپی ہے۔لیکن اکثر مضامین میں بحث سطحی نظریات پر ہوتی ہے۔کل کی پیپر کے مباحثہ میں نفسیات مابعد نفسیات کے متعلق آپکی بحث خواب کے اسباب یعنی انسانی ذہن یا قلب میں دبی آرزوں کا ذہن کی سطح پر ابھرنا تھا۔ ان آرزوں اور خواہشات کے اسباب سرمایہ داری اور غریب کی بھوک اور تہی دستی ہے۔لیکن میں زاہد احمد صاحب کے سوال سے متفق ہوں ۱۔کہ خواہ قوم کے افراد میں جرائم کا ظہور ہو یا انکی آرزوں کی عدم تکمیل (عجز) ہو۔اسکا سبب غربت یا سرمایہ داری نہیں بلکہ بے دینی ۲ ہے۔جسکے سبب یہ دونوں چیزیں وجود میں آتی ہیں۔کیونکہ دین سے عقیدت رسمی کلمہ گو ہونا۔یا چند افراد کا مسجدوں میں نماز پڑھنا یا اللہ

۱۔زاہد احمد صاحب کا سوال تھا کہ ''کیا عوام میں جرائم کی رفتار کا زور قوم کی مذہب (دین) سے لاتعلقی نہیں؟''۔لیکن رئیس صاحب نے اس بیماری کے اسباب سرمایہ داری۔غریب کی بھوک اور تہی دستی بتایا۔قبلہ وکعبہ محمد نورالدین اویسیؒ اس سے اختلاف کرتے ہوئے زاہد احمد صاحب کے نظریہ کی تائید و وضاحت فرمارہے ہیں۔(ناشر)

۲۔قبلہ وکعبہ محمد نورالدین اویسیؒ بے دینی اور مذہب سے لاتعلقی کے حوالہ سے فرماتے ہیں''مذہب سے لاتعلقی سے مراد۔ اصلِ دین اور اصولِ دین سے لاتعلقی ہے۔صرف نمازیں پڑھنی۔مسجدوں کی تعمیر کرنی۔اللہ ورسول کا (بے روح) ذکر کرنا ۔دین سے عقیدت نہیں بلکہ۔خالص عبادت! سے نتائج کا حاصل کرنا ہے۔اسلام کہتا ہے کہ تمہاری عبادت کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ تم میں فحش وانکار باقی نہ رہے۔یعنی دینداری سے مراد۔یہ کہ تم جب تک صحیح معنوں میں شریعت کے حامل نہ بنو۔تو تم میں انتشار پیدا ہوگا۔تمہاری ہوا بکھر جائیگی۔اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔سرمایہ دار قوم کے افراد کا گلا گھونٹنا شروع کرینگے۔اور لوگ پست حالت میں ہوجائینگے۔اور تمہارا قومی شیرازہ بکھر جائیگا۔کیوں؟۔۔۔ اسلئے کہ امیر وغریب دونوں۔اصل دین کا اثر قبول نہ کرینگے۔امیر نماز تو پڑھینگے لیکن ان میں الٰہی خوف۔۔۔ خوف جزا پایا نہ جائیگا۔دولت کی ہوس۔آخرت کے سرمایہ کا احساس ختم کرڈالیگی۔۔۔ آخر مسجد میں باجماعت نماز انکے لئے ایک حرکت ہی تو ہے؟ جب خوف نہیں۔آخرت کا فکر نہیں۔تو پھر انسان نے دنیا ہی حاصل کرنی ہے۔جب حصول دنیا کی خواہش بڑھ جائے تو۔انسان شریعت کی قائم کردہ حدود توڑ دیتا ہے۔''(ناشر)

رسول کا ذکر کرنا نہیں بلکہ۔شریعت کی تابعداری میں۔خالص عبادت۔اور اسکے نتائج سے ایک صالح نظام قائم کرنا ہے۔ایک امیر بھی صالح ہوسکتا ہے۔اور غریب بھی مومن ہوسکتا ہے۔دونوں فریق کا عبادت میں اشتراک صالح نظام پیدا کرسکتا ہے۔برعکس اسکے ایک امیر نماز۔روزہ۔حج۔زکواۃ کا رسمی پابند۔بلیک بھی کرسکتا ہے۔جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ملاوٹ بھی کرسکتا ہے۔جیسا فی زمانہ ہوتا ہے۔اور غریب باوجود فاقہ زدہ ہونے کے عبادتوں سے قطعی لاتعلق۔اسکا سبب یہی ہے۔کہ عبادتوں میں خلوص نہیں۔اورقوم مجموعی حیثیت میں شریعتِ حقہ کی صحیح معنوں میں پابند نہیں۔ورنہ امیر کی دولت بیت المال میں جمع ہوکر غربا کیلئے وقف ہو جاتی ہے۔اور غریب اپنی مختصر بسر پر قانع ہوکر احساسِ غربت یا سرمایہ داری سے پاک رہتا ہے۔

اسلام میں عابد کا نام مسلمان نہیں بلکہ مومن ہے۔مومن اُسے کہا جاتا ہے۔جسکا ہر فعل حصولِ دنیا کے لئے نہیں بلکہ رضائے الٰہی کی خاطر ہوتا ہے۔جب رضائے الٰہی کو مقصود سمجھا گیا اور اکثریت اسی مقصود کو لے۔تو صالح نظام پیدا ہوگا۔پھر کسی انسان میں ذاتی نفع یا حصول زائد کا جذبہ پیدا نہ ہوگا۔بلکہ ایسا شخص اپنی بھلائی کے مقابلہ میں غیر کی بھلائی کو مقدم سمجھے گا۔ایسی صورت میں سرمایہ دار غریب سے افضل تصور ہوگا۔اور غریب اپنی قناعت واستقلال کی وجہ سے سرمایہ دار سے افضل۔اوران میں کمیونزم کا کوئی جذبہ پیدا نہ ہوگا۔امیر کو اجازت ہوگی کہ وہ اصول کے تحت جتنی دولت چاہے کما سکتا ہے۔اور غریب کو نہ اپنی غربت کا احساس ہوگا۔نہ سرمایہ دار پر گلہ۔باقی نقص اگر ہوگا تو وہ دینداری میں کمی یا کوتاہی کا ہی ہوگا۔ہاں بے دینی ہی ایک امیر کو سرمایہ جمع کرنے اور غریب پر ظلم کرنے کی تحریک دیتی ہے۔بے دینی ہی ایک شخص کے دل سے خوف مٹا کر جرائم اور برائیاں کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ رضائے الٰہی۔خوفِ الٰہی۔خوف عقبیٰ سے ہی ایک انسان جرائم۔فطرت کی خلاف ورزی۔اور معاشرت کے نقائص سے پاک رہ سکتا ہے۔ایسی صورت میں جب امیر وغریب اصولِ دین کا پیرو رہے۔کسی شخص کو کسی پر زیادتی کرنے کا موقع نہ ملے گا۔جب اصول دین میں جماعت کا اشتراک ہو تو انکی عملی دنیوی زندگی میں بھی اشتراک وتعاون پیدا ہوجائیگا۔پھر امیر وغریب کا احساس اور تصور ختم ہوجائیگا۔دراصل سرمایہ داری اور غربت کا احساس پیدا کرنے والی چیز بے دینی یعنی شریعت کی صحیح معنوں میں پابندی نہ

کرنے سے ہے۔ ورنہ شریعت کی پابندی میں۔اور یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ خطہٗ پاکستان میں عقیدت مندوں کی کمی نہیں۔ یہ ہاتھی کے دانت ہیں! آپ خود اندازہ فرمایئے اگر یہ حقیقی عقیدت مندی ہوتی۔تو قوم میں قسماقسم فحش۔قتل۔چوری۔ڈاکہ۔زنا۔بے حجابی (ٹیڈی ازم) اور ایک دوسرے سے منافرت نہ پائے جاتے۔ہماری عقیدت رسمی اور سطحی ہے۔ہمیں مسلمان کہکر حقیقی مومن سمجھا جاتا ہے۔

؎ زاہدِ تنگ نظر نے مجھے کافر جانا　　　اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں

اسلام اپنے ہر فرد کو مومن کہتا ہے۔لیکن ہم مسلمان نام۔یا مسلمان جماعت ہونے کی وجہ سے دیندار مسلمان سمجھے جاتے ہیں۔ ہماری عبادتیں رسمی اور بے روح۔ ہمارے نظریات وعقائد غلو اور غلط تاویلات کے سطحی خاکے ___! آپ دیکھتے ہیں۔ بیٹا ماں کو قتل کر رہا ہے۔ بھائی بھائی کا دشمن۔امیر غریب کا گلا کاٹ رہا ہے۔ یہ اللہ کے قانون سے بے خوفی۔آخرت کے انجام سے بے خوفی۔اور پھر مسلمان۔نماز بھی پڑھتا ہے۔ مسجدوں میں جماعتیں بھی قائم ہیں۔لیکن یہی مسلمان عقیدتمند بلیک کر رہا ہے۔جھوٹ بولتا ہے۔زنا کرتا ہے۔دغا فریب مکاری وجل ہر عیب میں یکتا۔ہماری دینداری۔مسجدوں میں خونریز لڑائیاں۔حکومت مجبور ہے کہ ہماری دینداری میں دخل دیکر نمازی مسلمانوں کو داخل حوالات کردے۔ مولوی صاحب کو بمعہ مغویہ کے گرفتار کرے۔یہ مسلمان ہی تو ہیں جن کی دینداری مسجدوں میں۔جوتی چرانا۔کپڑے چرانا۔حدیث شریف مسلم بخاری کے نسخہ چرانا۔دیواروں پر اللہ ۔محمد کے کتبہ چرا کر بیچنا یہ تو اصل دینداری ہے۔اور پھر دین داری کا زور وشور۔تبلیغ میں جماعت بندی۔دیو بندی۔ بریلوی میں امامت اور مسجدوں پر قبضہ جمانے پر خونریز لڑائیاں۔مسلمانوں میں ایک دوسرے سے نفرت۔اور پھر اجرائے دین کا طریق دیکھئے۔فلموں کے ذریعہ۔شفاخانوں کے ذریعہ۔(یہ عیسائیوں کی نقل ہے اپنی اصل سے نہیں) رسالوں کے ذریعہ (جن میں ایک دوسرے فریق پر دشنام طرازی اور منافرت) ۔اخباروں کے ذریعہ تفہیم قرآن وحدیث۔سیرت وکردار۔نشانِ راہ [1]۔کے ذریعہ مسلمانوں کو ترغیب دین دینا۔اور اس قوم پر اس تبلیغ کا کیا اثر ہے؟ جھگڑا فساد۔جماعت بندی اللہ ورسول کے نام سے یہ

---

[1] قبلہ وکعبہ محمد نور الدین اویسیؒ کا اخبارات ورسل کے مذہبی کالم کی طرف اشارہ ہے۔

قوم نا آشنا۔اخباروں کے پرچے بازاروں میں بک رہے ہیں سیرت و کردار۔نشان راہ۔اور رسالوں کے وعظ میں اللہ و رسول اور قرآن کو سڑکوں پر دیندار قوم جوتوں سے مسل رہی ہے۔نجاست میں لت پت گندی نالیوں میں۔تمباکو کی پڑیوں میں۔پکوڑیوں اور نسوار کی پڑیوں میں دیدہ دانستہ اللہ و رسول کے نام مقدس کی توہین ہو رہی ہے۔یہ توہین غیر مذاہب کے حاسدوں کی توہین سے کچھ کم نہیں!۔اور اس قوم کو یہ معلوم نہیں ہو رہا کہ ہماری عقیدت مندی اللہ و رسول اور قرآن کے ساتھ کیا گت بنا رہی ہیں۔حضرتِ محترم یہ عقیدت نہیں!۔بلکہ بے دینی ہے۔اور یہی کردار ہماری ہر پستی کا سبب ہے۔میرا تو خیال ہے۔کہ نفسیات مابعد نفسیات۔خوابوں کے تجزیہ میں جو ذہن کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔بجائے ذہنی تجزیہ کے انسانی کردار کا تجزیہ کیا جائے۔جب کردار درست ہو تو ذہن خود بخود درست ہوگا۔اور پھر اسکے (شعور و لاشعور کے) مشاہدات کا بھی تجزیہ ہو جائیگا۔حقیقت یہ ہے۔کہ انسانی۔مشاہدہ۔مکاشفہ۔اور رویائے صادقہ کا مدار انسانی افعال و کردار پر ہے۔اس میں حصولِ دنیا۔یا دینوی معاملات کو دخل نہیں بلکہ دین خالص عبادت۔تزکیہ نفس (پاک نفسی) مجاہدہ و ریاضت کو دخل ہے۔ایک غریب فاقہ زدہ انسان جب ان اصولوں پر کاربند ہوگا تو۔دین اسکے جسم و ذہن کو پاکیزہ کر ڈالیگا۔پھر ایسا شخص انتہائی مصائب میں بھی پرسکون ہو سکتا ہے۔کیا خیال ہے آپکا۔

میں گزشتہ خطوط میں عرض کر چکا ہوں۔کہ نفسیات مابعد نفسیات میں ذہن کے مشاہدہ کی ترکیب میں۔شعور و لاشعور کیا چیز ہے؟ ان قوے کے افعالِ نومی کی کیا ترکیب ہے۔ان سوالوں کے جواب میں اور خصوصاً دیگر حضرات قارئین کی خوابوں کے تجزیہ میں۔مغربی حکماً کے قول اور نظریات کی بنیادوں پر جواب دیا جاتا ہے۔حالانکہ ان کے نظریات مادی ہیں اور مادیت میں ذہن کو جسمِ انسانی میں اونچا مقام دیا گیا ہے۔جس میں روح یا روحانی قوت کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔اور یہ مغربی محقق بھی تو دین کے اصولوں سے باہر صرف انسانی (حیوانی) قوتوں پر ہی اپنے نظریات قائم کرتے ہیں! پھر یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔کہ دین اور اسکے روحانی اصول انسان میں کیا قوت روحانی پیدا کرتے ہیں؟ جب روح تک انکی رسائی نہیں۔تو روحانی قوت اور اسکے تاثرات کیسے ظاہر ہو سکتے ہیں۔اسلام ایک روحانی مذہب ہے۔جس میں تمام کاروبار روح اور اسکی عظیم الشان قوت پر ہی منحصر ہے۔اور فی الحقیقت۔انسانی مشاہدہ

۔مکاشفہ اور رویائے صادقہ کی اصل روح پر ہی ہے۔جس روح کا تعلق انسانی کردار۔تزکیہ۔مجاہدہ ریاضت سے ہی ہے۔یہی کیفیت اصل مشاہدہ مکاشفہ اور خوابوں کی ہے۔

اسلئے التماس ہے۔کہ جہاں انسانی مادیت پر نفسیات مابعد نفسیات کے مباحثہ میں بحث کی جاتی ہے۔وہاں روحانی تجزیہ اور عبادات ۔تزکیہ۔مجاہدہ پر بھی بحث کرنا ضروری ہے۔تاکہ معلوم ہوسکے کہ انسانی حواس ذہن میں کونسی قوت ہے۔جس سے مشاہدہ۔مکاشفہ۔یا خواب دیکھا جاتا ہے۔کیا ایک انسان دنیوی آلام سے نجات پاکر صحت مند ہوسکتا ہے؟ کیا اسکے کردار کو ان مکاشفات ورویأ میں کچھ دخل ہے؟اس میں شک نہیں۔کہ دنیوی تفکرات سے فارغ رہ کر انسانی ذہن ان خواہشاتِ نفسانی سے پاک ہوجاتا ہے لیکن مکاشفات ورویأ کیلئے ذہن کا پاک ہونا کافی نہیں۔بلکہ اسے ان مشاہدات کیلئے قلب و ذہن کو قوی بھی کرنا ہے جو بغیر حسن کردار اور تزکیہ کے نہیں ہوسکتا۔کیونکہ ان مکاشفات ورویأ کی اصل اور حقیقت پاکیزگی پر منحصر ہے۔

خیر اندیش

محمد نورالدین اویسی

مکان نمبر 3404 لنک روڈ۔ایبٹ آباد

مکرمی و محتشمی جناب مولانا صاحب ۱؎۔دام برکاتۂ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتۂ

آپکا یہ عظیم کارنامہ جس میں عمل کا ایک قوی پہلو نمایاں ہے اس سے قبل عرصہ دراز سے مفقود تھا۔اس سلسلہ میں آپکی مدبرانہ کوششیں آپ کی عالی صفات کی مظہر ـــــ امت مسلمہ پر ایک احسانِ عظیم ہے۔

قرآن وحدیث کی تعلیم میں گزشتہ دور میں پیدا شدہ خامیوں کو دور کرنے ـــ اور شریعت اسلامی کے نفاذ میں۔اسلامی تعلیم کو عام فہم۔قابلِ فہم۔اور وسیع تر کرنے میں آپکے اخذ کردہ منصوبہ کے تحت ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کا قیام بہتر ذریعہ ہوسکتا ہے۔

گو ادارۂ تحقیقات اسلامی میں منتخب کردہ علمائے اسلام کے حق میں انکی علمی قابلیت پر شبہ کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہوسکتا ـــ تاہم قرآن وحدیث کی تحقیق و تفہیم کیلیئے علمائے اسلام میں ایک وسیع خزینۂ علم تقاضا کرتا ہے۔جس میں اولین صفت تقوٰی۔وقوتِ القا وفقہ کا ہونا اشد ضروری ہے ـــــ اگرچہ یہ صورت فی زمانہ محال ہے ـــ پھر بھی ظاہری صورت میں ایک عالم کیلیئے۔قرآنِ عربی میں۔قریشی اصطلاحِ عربی میں ـــ زبان۔طرزِ کلام۔تشبیہات۔استعارات ـــ اور عام معانی میں مخاطبین قرآن کی علمی حیثیت اور شانِ نزول کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔

دوسرے قرآن۔ہر زمانہ ـــ ہر قوم کیلیئے سرچشمۂ ہدایت ہے ـــ اسلیئے قرآن۔ہر زمانہ میں ہر قوم کو۔ہر علم کو چیلنج کرتا ہے ـــ جس میں۔سائنس۔ہیئت۔نفسیات۔فلسفہ۔کلام۔اور جملہ علوم ارضی۔جن میں قوموں نے زمین پر انتہائی عروج حاصل کرکے اپنے عقائد ونظریات مرتب کیئے ـــــ یہ ایک حقیقت ہے ـــ کہ قرآن ''مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ '' کے مطابق کائناتِ ارضی کی تمام مخلوق کے جملہ علوم کی تصدیق وتائید کرنے والا صحیفہ ہے ـــ کہ ہر علم کی اصل وفرع۔حقیقت وباطل کی تصدیق اسی

۱؎ مولانا کوثر نیازی جنکا اصل نام محمد حیات خان تھا۔وہ 14 اگست 73ء تا 5 جولائی 77ء ذوالفقار علی بھٹو کے وزارت عظمیٰ کے دور میں وفاقی وزیر مذہبی واقلیتی امور رہے۔جبکہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دورِ حکومت میں اسلامی نظریاتی کونسل کے چیرمین رہے۔19 مارچ 1994 میں اسلام آباد میں وفات پائی۔(ناشر)

قرآنی علم سے ہوتی ہے۔لہٰذا دنیا کا کوئی علم قرآنی علم کو جھٹلانے کی جرأت نہیں رکھتا ـــــ اسلئے علمائے اسلام کا جملہ علوم پر عبور حاصل ہونا لازمی ہے ـــ تاکہ ہر فریق کے علم وعقائد کا قرآن سے جواب دے سکیں ـــــ اور صحیح معنوں میں امتِ مسلمہ کی راہنمائی کر کے عوام کو قرآنی علم سے مزین کر کے شریعتِ اسلامی کا پابند بنایا جا سکے۔درحقیقت اس منصوبہ کا اصل مقصد انسان کو ہدایت کی طرف لا کر۔ایک پاکیزہ معاشرہ قائم کرنا ہے۔تاکہ نیکی عام ہو۔اور بدی کے دروازے بند ہو جائیں ـــــ یعنی حق کیلئے راہیں کشادہ کی جائیں ـــــ اور باطل کی راہیں مسدود کی جائیں۔

اس وقت پاکستان میں تبلیغ۔دین وعلم کا کوئی اصولی طریق اختیار نہیں کیا جاتا۔یوں تو حکومتِ انگریزی سے قبل بھی۔اور انگریز حکومت کے دور میں بھی۔تبلیغ اسلام۔اور مسلمان کی علمی۔عملی ہیئت کمزور تھی ـــــ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد بھی علمائے امت نے کوئی ایسا ذریعہ تبلیغ وتعلم اختیار نہیں کیا۔جس سے مسلم قوم صحیح معنوں میں ہدایت کی طرف آتی ـــــ برعکس اسکے اسوقت پاکستان میں۔ایک طرف کاغذی شکل میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت لامحدود ہے۔مگر ایک فرد بھی ایسا نہیں جو اس ذریعہ تبلیغ سے ہدایت یافتہ ہو ـــــ اسکے برعکس ہمارے قومِ مسلم کے افراد ہی ہیں۔جو قوم کے ہر فرد کو ایک میٹھے زہر سے اسکی بنیادیں اکھاڑ رہا ہے ـــــ

اسوقت پاکستان میں بلا مبالغہ پچانوے فیصد۔رسالوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔جن میں سکول۔کالج کے اکثر طلبا ـــ اور طالبات۔گھروں کی شادی شدہ۔غیر شادی شدہ کنواری بہو بیٹیاں۔دیوانگی کی حد تک رسالوں کے رسیا ہو چکے ہیں۔ان رسالوں میں سینکڑوں قسم کے ڈائجسٹ پاکستان کے ہر محلّہ۔ہر شہر میں لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں ـــــ اور اکثر ڈائجسٹ ایسے ہیں۔جن میں بچوں سے لیکر بوڑھوں تک۔بچیوں سے لیکر بوڑھی ماؤں تک مخرب اخلاق اور ہندوانہ عقائد کا ذہن پر قوی تسلط پانے کا مواد پیش کیا جاتا ہے ـــــ ایسے بھی رسالے ہیں۔جن میں خوبصورت انداز میں جنسی شہوانی جذبات کو ابھارنے اور گناہ کی لذت کو خوش ذائقہ بنا کر بچوں سے لیکر جوان۔لڑکیوں۔لڑکوں کو تباہی کی طرف غیر محسوس طریقہ پر پہنچانے کی پوری کوشش کی گئی ہے ـــــ ایسے معلوم ہوتا ہے۔کہ یہ کام کسی اندرونی خطرناک سازش کے تحت پاکستانی قوم کو اخلاقی گراوٹ۔بے راہ روی۔گمراہی اور تباہی کی

طرف لے جانے کا ایک خطرناک منصوبہ ہے ـــــ افسوس کا مقام ہے۔کہ پاکستان میں بے شمار تبلیغی ادارے قوم کی اصلاح کیلئے شب و روز مستعد نظر آتے ہیں۔لیکن اس تباہ کن لٹریچر پر انکی نظر نہیں جاتی ـــــ یہ ایسا لٹریچر ہے۔کہ اسکے مقابلہ میں۔کوئی اسلامی تبلیغ یا طریق تعلیم کامیاب نہیں ہوسکتا۔جب تک کہ قوم کے افراد کے ذہن وقلوب کو ایسے خطرناک تاثرات وتصورات سے محفوظ نہ کیا جائے۔اس سلسلہ میں۔میں ایک رسالہ عوامی ڈائجسٹ درخواست ہذا کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔برائے کرم اس رسالہ کا عمیق مطالعہ کر کے اس پر غور کیا جائے۔یہ پاکستان میں۔بچہ سے لیکر جوان اور بوڑھے تک۔چھوٹی بچیوں سے لیکر سکول وکالج کی جوان طالبات۔اور گھروں میں ہر بچی۔ہر بڑی عورت ایسے رسالوں کا کثرت سے مطالعہ کرتے ہیں۔بظاہر اس میں ملک کے بعض اداروں کے کردار کو سامنے رکھا گیا ہے۔لیکن اسکی تہہ میں۔اندازِ بیان وتحریر سے صاف ظاہر ہے۔کہ ایسے افسانوں سے ہر ذہن متاثر ہو کر۔اس میں شہوانی جذبات شدت کے ساتھ برانگیختہ ہو کر۔انسان تباہی کی طرف چلا جاتا ہے۔اسلئے گزارش ہے۔کہ دین اسلام کی تحقیق وتبلیغ کے ساتھ ایسے واقعات پر عمیق غور کر کے اولین اقدام ایسے تباہ کن لٹریچر کی اشاعت کو قطعی بند کیا جائے۔ورنہ یہ قوم ایک دن مغربی قوموں کی طرح سرِ بازار وحشت کا مظاہر کرنے لگے گی ـــــ اور ایسی قوم کسی طرح بھی۔دین کی طرف توجہ نہ دے سکے گی ـــــ نہ ہی پاکستان میں ایک مسلم قوم کا وجود محسوس ہوگا ـــــ خواہ انکے لئے کتنی ہی اسلامی درسگاہیں کھولی جائیں ـــــ

ایک ضروری عرضداشت پیش کرنا چاہتا ہوں۔جیسا کہ قرآن وحدیث کی کتابت میں تصحیح کے متعلق ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کا قیام عمل میں لایا گیا ـــــ اس سلسلہ میں گزارش ہے۔کہ ہندوستان و پاکستان میں بہت سے ایسے قرآن شریف ہیں۔جن میں عام معانی۔ترجمہ اور تفسیر غلط بیان کئے گئے ہیں۔تفاسیر تو ہر قرآن شریف کی تفسیروں میں متضاد۔اور مختلف تصورات دیئے گئے ہیں۔جو بالکل درست نہیں۔اس امر کا خیال رکھا جائے۔کہ آئندہ قرآنی اشاعت میں۔ترجمہ۔وتفسیر میں ایک ہی۔تصور ونظریہ پیش کیا جائے۔اور وہ بھی عام فہم اور جملہ علوم کے عقائد پر غالب ہو ـــــ فقط والسلام

خیر اندیش

نور الدین اویسی۔مکان نمبر 3404 لنک روڈ ایبٹ آباد۔ہزارہ

ازایبٹ آباد مورخہ 14 جولائی 78ء

محترم راجہ بشیر صاحب ۱؎۔ السلام علیکم ۔آپکا رجسٹری خط ملا۔ پیشتر آپ کا ایک خط مجھے ملا تھا اس کا جواب میں نے آپکو لکھا تھا۔اسکے بعد آپ کا کوئی خط نہیں ملا۔ میں آپ کے خط کا انتظار کرتا رہا ویسے آپ کے ساتھ ناراضگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں کافی عرصہ مظفر آباد رہا۔ مجھے ایبٹ آباد کے پتہ پر جو خط آتا ہے۔وہ مجھے مظفر آباد میں مل جاتا تھا۔تا حال آپ کا کوئی خط اس سے پہلے نہیں آیا۔ باقی زاہد حسین کے متعلق سن کر بہت افسوس ہوا۔آپ نے لکھا ہے۔اسکے متعلق خط میں لکھا تھا اور فوٹو بھی بھیجا تھا۔وہ خط مجھے نہیں ملا۔واللہ اعلم کیا ہوگیا اس خط کا۔ بہر حال اب فکر کرنے کی ضرورت نہیں ۔اللہ بہتر کریگا۔ میں اس معاملہ کو پیش کرونگا۔اللہ اسے دشمنوں کی شر سے محفوظ رکھے گا۔سندھ کی پولیس بہت راشی ہے۔معمولی بات کو بڑا بنا کر پھنسا لیتے ہیں۔تا کہ رشوت مل جائے۔اللہ فضل کریگا۔آپ بالکل فکر نہ کریں معلوم نہیں لڑکا کس کی گاڑی چلاتا تھا۔آپ کے پاس لڑکے کا پتہ ہوگا۔ میں ایک تعویذ بھیج رہا ہوں۔یہ تعویذ اس تک پہنچادیں۔بازو پر باندھے۔اللہ بہتر کریگا۔

عزیزم ایوب کے متعلق خوشخبری سنی۔مبارک ہو۔انشاء اللہ جلد ہی اس سے ملاقات کرونگا میں آج چند دن کیلئے باہر جا رہا ہوں۔واپسی پر میں خود کاکول جا کر اس سے ملونگا۔انشاء اللہ آئندہ ملاقات ہوتی رہیگی۔

جناب قبلہ سخی صاحب ۲؎ مرحوم کی فوٹو میرے پاس ہے۔حسین اور زینت کی فوٹو میں نے رکھ لی ہے۔دوسرے خط میں یہ دونوں فوٹو آپکو واپس بھیجدونگا۔سفر سے واپسی پر انکی کاپیاں اٹھا کر۔اصل

۱؎ راجہ محمد بشیر صاحب راجہ سخی ولایت خلیفہ مولوی محمد امینؒ قطب الاقطاب کے چھوٹے بھائی تھے۔آپ کو قبلہ عالم محمد امینؒ اور قبلہ وکعبہ محمد نور الدین اویسیؒ ہر دو ہستیوں سے بیعت کا شرف حاصل تھا۔قبلہ وکعبہ کی ذات سے انکا عشق اور احبابِ سلسلہ سے انکی محبت و پیار مثالی تھا۔آپ 24 مئی 1999ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ کر مطلوب ومقصود کو پہنچے۔(ناشر)

۲؎ راجہ سخی ولایت خانؒ ولد راجہ داؤد خان جنکا آبائی علاقہ سہار ضلع میر پور آزاد کشمیر تھا قبلہ عالم جناب محمد امین رحمتہ اللہ علیہ (قطب الاقطاب) کے خلیفہ تھے۔آپ محکمہ جنگلات میں آفیسر تھے۔اور سرینگر میں رہائش پذیر تھے۔حسن اور زینت بالترتیب انکے بیٹا اور بیٹی ہیں۔آپکا وصال 26 اور 27 اپریل 1957 کی درمیانی شب کو 12.15 پر سرینگر میں ہوا۔(ناشر)

آپکو بھیجدونگا۔

باقی میں پھر تاکید کرتا ہوں۔ کہ زاہد کے بارے میں آپ فکر نہ کریں۔ اوراس کے لئے آپ یہاں آنے کی تکلیف نہ کریں۔ البتہ ویسے ملاقات کیلئے آنے کا ارادہ ہو۔ تو میں گھر واپس آ کر آپکو خط لکھونگا۔ تو پھر جی چاہے۔ آپ یہاں آنے کا پروگرام بنا کر مجھے اپنے آنے کی تاریخ خط میں لکھدیں تا کہ میں کہیں باہر جانا ہو۔ تو نہ جاؤں۔ اور گھر پر آپ کا انتظار کرونگا باقی خیریت ہے۔ گھر میں سب عزیزوں کو السلام علیکم۔ آفتاب احمد یہاں آیا تھا اس نے تعویذ مانگے تھے۔ میں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں تعویذ لکھ کر تمہاری یونٹ میں آؤنگا۔ میں یونٹ میں نہ جاسکا اسلئے میں نے خود ہی خط میں تعویذ آپکو بھیجد یئے۔ میں نے تین چار دن ہوئے آپ کو خط بھیجا ہے۔ دراصل وہ خط الطاف کے نام تھا۔ مگر اسکا صحیح پتہ نہ تھا۔ کہ کس پتہ پر خط لکھوں۔ اسلئے وہ خط آپ کے نام لکھا۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔ الطاف کو بھی میری طرف سے السلام علیکم کہدیں۔ اپنی اہلیہ محترمہ کو بھی میری طرفسے السلام علیکم ذوالقرنین کو بھی السلام علیکم

خیراندیش

نورالدین

مکان نمبر 3404 لنک روڈ

ایبٹ آباد

رئیس صاحب السلام علیکم

روز نامہ جنگ ۲۹ جولائی میں ''خواب نما واردات'' کے مضمون میں آپ نے معمے کے متعلق تفصیل چاہی ١۔ اس سلسلہ میں عرض ہے۔ کہ۔ گو علم النفسیات میں اگر چہ ایسے واقعات کا رونما ہونا یقینی ہے ـــــ اور صحیح بھی ہے۔ تاہم اس مضمون کے پڑھنے سے۔ ذہن میں چند سوالات ضرور ابھرتے ہیں۔ جنکی تفصیل صاحبِ خواب موصوف سے پوچھنا ضروری ہے۔

(1) آدھی رات کے وقت لندن پہنچنا ـــــ لندن میں وقت کونسا تھا۔؟

(2) موصوف شب خوابی کے لباس میں تھے۔ انہیں پاکٹ سے پیسے نکالنے کا خیال کیسے آیا۔ جبکہ شب خوابی کے لباس میں پیسہ موجود نہ تھا ـــــ کیا لندن میں انہوں نے خود کو شب خوابی کے لباس میں پایا۔ یا دن کے لباس میں؟

(ب) ناری قوت کا پیسے ادا کرنا ـــــ اور اچانک ہجوم میں علیحدہ ہونا ـــــ اور پھر واپس آ کر مل جانا۔ اور موصوف کا بقیہ رقم لے لینا ـــــ اس واقعہ میں افسانوی رنگ محسوس ہوتا ہے ـــــ ایسے محسوس ہوتا ہے۔ کہ اس طرزِ بیان سے یہ ثابت ہو کہ رقم موصوف نے لے لی۔ جو صبح آپ کے پاس موجود تھی۔ اگر اس واقعہ میں خواب کا تاثر ہوتا۔ تو سِکّے موجود ہونا ضروری نہیں تھا۔ مگر سکوں کا موجود ہونا اس امر کی دلیل ہے۔ کہ فی الواقع موصوف بجسد لندن میں موجود تھے۔ جس سے ایک واقعہ کو مافوق العقل ہیئت ـــــ دیا جانا متصور ہوتا ہے ـــــ

بہر حال اس واقع میں کیفیات کا ظہور اصولِ نفسیات کے تابع ہے۔

---

١ 29 جولائی 1978 کے روز نامہ جنگ کے کالم ''خواب نما واردات'' کے ذیلی عنوان ''سیر لندن و جنیوا'' میں رئیس امروہوی صاحب نے بقول انکے فیصل آباد کے ایک معقول۔ جہاندیدہ۔ کاروباری دوست کا طویل خط شامل کیا۔ جس میں مخصوص انداز میں رات کو ایک اجنبی کے ساتھ جنیوا اور ویسٹ لندن کی سیر کا ذکر ہے۔ رئیس امروہوی خط نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں ''میں اسے خواب میں ذہن کی ڈرامہ سازی بھی نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ لندن کی شلنگ اور پینس ان کی جیب سے برآمد ہوئے۔ اگر کوئی صاحب اس معمہ کو سلجھادیں تو میں اور فیصل آباد کے یہ دوست شکر گزار ہوں گے۔'' قبلہ و کعبہ محمد نور الدین اویسیؒ اپنے مکتوب میں اس متذکرہ خط کی توجیح و تشریح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ (ناشر)

اول یہ کہ کائنات میں ناری قوتوں کا وجود موجود ہے۔ ہر ناری کرہ میں اسکی قوت کے مطابق مخلوق کا پایا جانا ایک فطری تخلیق کے تحت یقینی ہے۔ جیسے۔نوری آسمانوں میں نوری قوت کے مطابق ملائکہ۔اسی طرح۔سورج۔اور دیگر سیاروں میں۔انہیں قوتوں کے مطابق مخلوق ناری ہونا یقینی ہے۔ زمین میں بھی اسکی ابتدائی ہیتِ ناری کے مطابق ناری مخلوق ہوئی۔جنہیں ''جن'' کہا گیا۔یہ مخلوق چونکہ ارضی ہے۔اسلئے زمین پر ہی رہتی ہیں۔زمین پر جنات کی مختلف قسمیں ہیں۔ان میں سے ایک نوع کی ناری مخلوق یہ ہے۔ جو بشری ہیئت میں متمثل ہوتی ہے۔اس مخلوق میں۔مذکر مونث کی تخصیص ہے ــــ یہ مخلوق بشری ہیئت میں متمثل ہونے کی قدرت رکھتی ہے۔اور ناری اعتبار سے انتقال مکانی پر خواہ وہ زمین کے کسی حصہ پر ہو قدرت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ ناری قوت برقی۔ایثری۔صفت کی حامل ہے۔ بلکہ یوں کہا جائے۔کہ یہ برقی یا ایثری وجود رکھتی ہیں۔اسی قوت کو قرآن نے ''جن'' کے تصور میں پیش کیا۔ جیسے نوری قوت کو ملائکہ کے تصور میں پیش کیا گیا۔اس ناری قوت میں خود انتقال کرنے یا کسی دوسرے کو بجسم منتقل کرنے کی طاقت ہے۔جیسا کہ قرآن میں واقعہ حضرت سلیمان و ملکہ صبا میں۔جن کا دعوے' کرنا کہ وہ دربار برخاست ہونے سے قبل تخت کو منتقل کرسکتا ہے[1] ــــ

اسی حیثیت کے اعتبار سے یہ امر واقع ہے۔کہ ناری قوت کسی شخص (بشر) کے سامنے بشری ہیئت میں متمثل ہو کر آسکتی ہے۔بات کرسکتی ہے۔سن سکتی ہے۔رہا یہ سوال ایک بشر کے ساتھ سیر و تفریح کی خواہش کرنا ــــ یہ امر ایک قوت کی شہوت یا لذتِ نفس سے متعلق ہے۔بشری حیثیت میں بھی یہ لذت اگرچہ قلبی احساسات سے تعلق رکھتی ہے۔لیکن اس لذت کی محرک انسانی لطیف شہوت ہی ہے ــــ ناری قوت ــــ ناری اعتبار سے شہوانی ہوتی ہے۔اصولِ حکمت کے تحت۔انسانی شہوت۔اسکی روح حیوانی سے متعلق ہے۔روحِ حیوانی۔اور ناری قوت ایک ہی جنس ہے۔لہٰذا۔کسی ناری قوت کا لذتِ نفس کے تحت خواہشات نفسانی کی تکمیل کا خواہشمند رہنا۔فطری تخلیق کے تابع ہوتا ہے ــــ اسی جذبہ کے تحت ایک ناری قوت کسی بشر سے شہوانی تعلق بھی قائم کرسکتی ہے۔جسم منتقل کرکے دور دراز فاصلہ

---

[1] قَالَ عِفْرِيتٌ'' مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ج (پارہ۱۹ سورۃ ۲۷ آیت ۳۹) (ناشر)

پر لے جاسکتی ہے۔ یہ کوئی مبالغہ ہے۔ نہ محیر العقول۔ البتہ بشری وجود سے بذات خود انتقالِ مکانی۔ مافوق الفطرت نہیں مافوق العقل ہوتا ہے ـــــ اسلئے کہ بشری وجود کٹھن مجاہدات سے ناری قوت کو قوی بنا کر ایسا کرسکتا ہے یعنی انسان کی جسمانی ہیئت لطیف ہو کر انتقال مکانی کرسکتی ہے۔ اسے علم طریقت میں (یا علم الھیت میں) ''طے مقام'' سے تعبیر دیا جاتا ہے۔ بشری وجود میں روح حیوانی سے یہ عمل سرزد ہوتا ہے۔ اب رہا سوال۔ موصوف پر اس واردات کا رونما ہونا ـــــ سو یہ امر تحقیق شدہ ہے۔ کہ انسان نیند اور بیداری میں ایک ہی قوت (احساس) سے کیفیات مشاہدہ کرتا ہے ـــــ وہ ہے حواس ـــــ اور دماغ ـــــ دماغ میں یونانی محققین نے حصول علم کے قویٰ Organs میں واہمہ۔ حافظہ۔ متصرفہ قوتوں کی نشاندہی کی ہے۔ محققین اسلام نے بھی ان تین قوتوں کی نشاندہی کی ہے۔ محققین مغرب نے بھی حصول علم میں دماغی افعال کی تفصیل بتائی ہے۔ کہ ہر کیفیت کا احساس ''متصرفہ'' Psycich Area سے ہوتا ہے۔ متصرفہ فارسی لفظ ہے۔ تصرف کرنے والا یا حسِ مشترک۔ دوحسوں والا۔ یہ دو حس شعور۔ اور تحت الشعور ہے۔ تحت الشعور دراصل عقل ہے۔ عقل عربی تصور ہے۔ عقل اور تصرف میں ایک ہی قسم کا مادہ ہے ـــــ عقل بیداری میں کیفیات کے علم کا احساس دلاتا ہے۔ شعور چوبیس گھنٹے برسرعمل رہتا ہے۔ نیند کی حالت میں جب عقل کے پٹھے سکڑ جائیں۔ تو اس وقت عقل کا کام شعور سے ہوتا ہے۔ وہ ہر کیفیت کا ادراک کرتا ہے۔ چونکہ یہ حس مشترک ہے۔ اسلئے اسکے عمل میں بھی۔ حرکت۔ اور ارادہ سے انسانی وجود کی محافظت کا کام کرنا ہوتا ہے۔

نیند کی حالت میں کیفیات کا مشاہدہ شعور سے ہوتا ہے۔ ایسی ہی حالت میں کوئی ناری قوت سامنے آئے تو شعور اسکا احاطہ کرلیتا ہے ـــــ یہ حالت محض نیند کی ہوتی ہے ـــــ کسی ناری قوت کا کلام کرنا بھی نیند کی حالت میں ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے موقع پر عقل (تحت الشعور) خفتہ ہوتا ہے۔ لیکن بعض وجود۔ اور ذہن ایسے پائے گئے۔ جن کے شعور عام حیثیتوں میں حساس اور لطیف ہوتے ہیں ـــــ کہ جونہی انسان کے شعور پر حافظہ یا بغیر حواس کی مدد کے کوئی کیفیت (ناری یا نوری) وارد ہوئی۔ تو شعور اسکا مشاہدہ کرلیتا ہے۔ اور یہ کیفیت خواب کی شکل اختیار کرجاتی ہے۔ یہ ایک فطری تخلیقی اثر ہے۔ کہ نیند کی حالت میں شعور بھی تحت الشعور (عقل) کی طرح صاحب اختیار ہوتا ہے۔ لہٰذا نیند کی حالت میں

کروٹ بدلنا۔کھجلانا۔باتیں کرنا۔(وہ حرکتیں جو عقل اور بیداری سے تعلق رکھتی ہیں)سب شعور کے ذریعہ ہوتی ہیں۔ بہ الفاظ دیگر انسان نیند کی حالت میں۔جب بے ارادہ۔بے خبر حالت میں ہو۔شعور کے ذریعہ نیند کی حالت میں بھی۔صاحب ارادہ۔صاحب اختیار۔حرکت وعلم کا حامل ہوتا ہے۔

ایسی حالت میں ایک شخص نیند کی حالت میں گھومتا پھرتا۔باتیں کرتا۔اور ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے چونکہ احساس کرنے والی قوت عقل خفتہ ہوتی ہے۔اسلئے وہ اپنے حرکت وعمل سے بے خبر رہتا ہے۔یہی کیفیت اس واقعہ میں ہے۔کہ ناری قوت موصوف کے جسم کو اپنی توجہ سے منتقل کرتی ہے۔(جیسے واقعہ حضرت سلیمان میں ہے) اور موصوف (عقلی نہیں)شعوری طور واقعات کا احساس رکھتا ہے۔جبکہ فطری طور عقل کے خفتہ ہونے کی وجہ سے وہ حالت نوم میں ہی ہوتا ہے۔چونکہ یہ کیفیت شعور سے تعلق رکھتی ہے۔اسلئے اسکی مشابہت خواب سے ہوتی ہے۔اب رہا سوال لندن کے سکہ کا۔چونکہ اس واقعہ میں نیند کی حالت میں انتقال جسمانی ہے۔لہٰذا۔جسم اپنے بستر پر موجود نہیں رہ سکتا۔ بلکہ یہ جسم لندن میں منتقل ہوتا ہے۔اسلئے سکوں کا جیب میں پایا جانا۔خلاف عقل بھی نہیں ـــ اس واقع میں اگر مافوق العقل کوئی واقع ہے۔تو یہ ہے۔کہ کسی غیر جنس ناری قوت کا موصوف کے پاس آنا۔اور انہیں ساتھ لے جانا۔اس حال میں کہ موصوف نے خود کو ایسے مقامات پر پایا۔ جہاں انکا پہنچنا ممکن نہیں۔اور وہ بھی بجسم پایا جانا۔جسکی تصدیق سکوں سے ہوتی ہے۔تو عرض ہے۔کہ زمین کی ناری قوتیں ۔زمین پر پھرنے میں آزاد ہیں۔ناری اعتبار سے وہ خود انتقالِ مکانی پر قادر ہیں۔اور کسی دوسرے کو منتقل کرنے پر بھی قادر ہیں۔اور کسی بھی شخص کو اسکے ارادہ کے ساقط (نیند) ہونے پر اٹھا کر لے جاسکتے ہیں ۔اور واپس لا سکتے ہیں۔یہ سب عمل ناری توجہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔جیسے ایک عامل مسمریزم کے ذریعہ کسی شخص کو مسحور کر دیتا ہے۔اسکا یقین وتسلیم منحصر ہے۔ناری قوتوں کی تحقیق پر۔کہ ناری قوتوں کے اثرات اور انکے اعمال وافعال کس نوع کے ہیں اور کس قانون اور اصول کے تابع ہوتے ہیں۔یہی تحقیق ان واقعات کی تصدیق ہوسکتے ہیں۔بغیر اسکے یہ تمام واقعات ممکنات سے ہیں۔البتہ ایسے واقعات شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔اس واقع میں نیند کی حالت میں واقعات کا مشاہدہ کرنا ہے۔سو جاننا چاہیے۔کہ نیند کی حالت میں انسان کیسے واقعات کا مشاہدہ کرتا ہے۔علم النفسیات کی رو سے۔نیند سے مراد۔عقل

(تحت الشعور) کا معطل ہو جانا۔ یا حصۂ عقل کے پٹھوں کا سکڑ جانا ___ کیونکہ انسان بیداری میں عقل سے ہی مشاہدہ کرتا ہے۔ نیند کی حالت میں حواس کے ذریعہ آمدہ اطلاعات عقل میں داخل نہیں ہوتیں۔ تو انسان نیند کی حالت میں بے خبر ہو جاتا ہے۔ بے خبر حالت میں جب نیند طاری ہو۔ تو اس وقت بھی انسانی مشاہدہ جاری رہتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ایسا نہیں۔ جو عقل کی بیداری کی طرح ہوتا ہے۔ اس مشاہدہ میں انسان بہر حال اپنی ذات اور ماحول سے بے خبر ہو جاتا ہے ___

نیند کی حالت میں جو کچھ مشاہدہ میں آتا ہے۔ وہ دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک انسانی حافظہ کے جمع شدہ واقعات بجائے عقل کے شعور کی طرف Reel (منتقل) ہوتے ہیں۔ تو شعور کے ذریعہ مشاہدہ خواب کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔

دوسرے بیرونی ایتھری فضا سے۔ انسانی ذہن (شعور یا روح) کا رابطہ ہو جاتا ہے ایسا ہی جیسے بیرونی اشیاء کا عکس آنکھ کے ذریعہ عقل تک پہنچتا ہے۔ اور مشاہدہ میں آتا ہے اسی طرح نیند کی حالت میں شعور یا روح ان کیفیات کا جو ایتھری فضا میں جذب ہو چکی ہوتی ہیں۔ انکا عکس شعور تک پہنچکر خواب کی شکل اختیار کرتی ہے۔ ان دونوں حالتوں میں انسان خود کو بر سرِ عمل محسوس کرتا ہے۔ ایسا ہی۔ جیسا بیداری میں محسوس کرتا ہے۔ کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ میں سن رہا ہوں۔ میں فعل کرتا ہوں۔ اسکی وجہ شعور اور عقل۔ کو حکما متصرفہ سے موسوم کرتے ہیں۔ یعنی عقل کا ایک حصہ جو دو اجزا پر مشتمل ہے۔ اسکی ایک جز شعور کہلاتا ہے دوسری جز عقل یا تحت الشعور کہلاتی ہے۔ تحت الشعور اسلئے کہ اس حصہ کا مقام ماتھے کی سیدھ اگلے حصہ میں واقع ہے۔ اسطرح کہ اپر کا حصہ شعور اور نیچے کا حصہ عقل۔ اسی لحاظ سے اس حصہ کو تحت الشعور کہا گیا ہے۔

اسی اصولِ حکمت کے تابع اس خواب نما واردات کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ صاحب خواب۔ موصوف نے یہ تمام واقعات نیند کی حالت میں دیکھے ___ لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ ہم جاگتی حالت میں یہ سب دیکھ رہے ہیں ___ یہ شعوری کیفیت ہے کہ نیند کی حالت میں کیفیات غیر محسوس۔ محسوس کرتا ہے۔ سنتا ہے۔ چلتا ہے۔ پھرتا ہے۔ وغیرہ۔ اسکے علاوہ بعض ذہنوں کی لطیف خاصیت میں یہ کیفیت دیکھی گئی۔ کہ بعض لوگ نیند کی حالت میں بہ جسم باتیں کرتے ہیں۔ چلتے ہیں۔ پھرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے

ملتے ہیں مگر عقلی حیثیت میں وہ اس عمل سے بے خبر ہوتے ہیں۔یہی شعوری کیفیت ہے۔کہ انسان خود کو جاگتا محسوس کرتا ہے۔لیکن حقیقتاً نیند میں ہوتا ہے۔کوئی اسکے پاس آئے۔تو شعوری طور اس سے ملتا ہے۔اسکے ساتھ دور جگہ چلا جاتا ہے۔یہ تو محض خواب کی شکل ہے۔کہ اس واقعہ (خواب نما واردات) میں جسم کا انتقال ثابت ہوتا ہے۔جو کہ مافوق العقل محسوس ہوتا ہے۔

اسکی صورت یہ ہے۔کہ زمین پر ناری قوتوں کا وجود موجود ہے۔اور وہ زمین پر پھرنے میں آزاد ہیں جہاں چاہے جاسکتے ہیں۔ناری اعتبار سے یہ قوتیں مثل برق انتقال مکانی کر سکتے ہیں۔یہ وجود زمین کی ناری قوت ہے۔انکا مرکب۔برقی یا ایتھری ہے۔

فطری قانونِ تخلیق کے تحت۔کائنات کے ہر ماحول میں اسکی قوت کے مطابق مخلوق پیدا ہوتی ہے جیسے۔آسمان میں آسمانی مخلوق ــــ اسی طرح سیاروں میں ناری مخلوق اور زمین میں بھی ناری اور خاکی مخلوق پائی جاتی ہے۔زمین کی ابتدائی ہیئت ناری تھی اس وقت اس میں ناری مخلوق پیدا ہوئی قرآن اس امر کی نشاندہی کرتا ہے۔آسمان اور جو کچھ (مخلوق) اس میں ہے وہ نوری ملائکہ ہیں ــــ زمین اور وَمَنْ فِیهِنَّ۔جو کچھ اس میں (مخلوق) ہے۔ناری۔اور خاکی۔جن اور انسان۔

نیند کی حالت میں ایسے واقعات کا ہونا ممکن ہے۔زمین کی ناری قوتیں متمثل بشر ملاقات کرتی ہیں۔اس وقت انسان پر غنودگی (نوم و ایقظ کی درمیانی کیفیت) طاری ہوتی ہے۔اور یہ کیفیت بعض ذہنوں میں پائی جاتی ہے۔کہ نیند کی حالت میں بھی جاگتی حالت جیسی کیفیت ان پر طاری ہو۔کہ ان سے غیر ارادی طور۔عقل کے معطل ہونے کی صورت میں جاگتی حالت جیسے حرکات سرزد ہوں۔اور اس اثر سے فارغ ہونے کے بعد انہیں محسوس ہو کہ انہوں نے یہ کیفیت خواب کی حالت میں دیکھی ــــ یہ کیفیت نیند کی حالت میں دیکھنے کے مشابہ ہے۔صرف اتنا فرق ہے۔کہ اس حالت میں انسان متحرک رہتا ہے۔اسکا متحرک ہونا براہ راست دماغ کے اس حصہ سے متعلق ہے جو حصہ مشترک میں 24 گھنٹے مستعد رہتا ہے۔اسے شعور کہتے ہیں۔شعور متصرفہ میں کا ایک حصہ ہے۔اسکا دوسرا حصہ تحت الشعور یا عقل سے موسوم ہے۔آپ کے تحریر کردہ مضمون میں۔اگر چہ واقعات کو نفسیاتی رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔تاہم اس واقعہ کی تصدیق کیلئے ابھی چند سوالات ضروری ہیں ــــ

آخری حصہ خواب میں۔اچانک لندن پہنچنا ـــــ لندن کا وقت پاکستان کے وقت کے مقابلہ میں کیا تھا۔

موصوف صاحب خواب۔کیا شب خوابی کے لباس میں تھا؟اگر شب خوابی کے لباس میں تھا۔توانہیں جیب سے پیسے دینے کا خیال کیسے آیا ـــــ

یہ ہوسکتا ہے۔کہ کوئی ناری قوت بشری ہیئت میں انتقال کرسکتی ہے۔دوسرے کوبھی منتقل کر سکتی ہے ـــــ تو انسان لندن انتقال کرسکتا ہے۔قرآن میں حضرت سلیمانؑ کے واقع میں اسکی شہادت موجود ہے۔مگر انسان اس وقت جاگتی حالت میں نہیں ہوتا۔بلکہ غنودگی کی حالت میں اسکا شعوران کیفیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ایسی حالت میں انسان اپنا اختیار استعمال کرنے پر قادر ہوتا ہے۔مگر ہجوم میں ناری قوت کاعلٰیحدہ ہونا۔اسکا پیسے ادا کرنا ـــــ اور پھر ہجوم میں الگ ہونا۔اور موصوف کا پیسے وصول کرنا ـــــ اس بیان سے محسوس ہوتا ہے۔کہ یہ افسانہ ہے ـــــ اصل واقعہ نہیں ـــــ اسکے باوجود ـــــ ایسا ہونا ممکن بھی ہے ـــــ کہ اس کائنات میں لاتعداد ناری کرے موجود ہیں۔ان میں ناری مخلوق ہے۔ جنہیں عربی میں جن کہا گیا۔البتہ فرق مراتب ضرور ہے۔کہ ہر ناری کرے میں اسکی قوت کے مطابق مخلوق پائی جاتی ہے۔زمین بھی ناری کرہ تھا ـــــ اس میں بھی ناری مخلوق پائی گئی ـــــ اسی طرح۔ مریخ۔مشتری۔زحل۔سورج۔اور دیگر سیاروں میں انکی قوتوں کے مطابق مخلوق پائی جاتی ہے۔جوزمینی ناری قوتوں سے زیادہ قوی ہیں ـــــ زمین پر ناری قوتیں مختلف قسم کی پائی جاتی ہیں جن میں ایک قسم وہ ہے۔جو بشری شکل وصورت اختیار کرتی ہیں۔جیسے ملائکہ بشری شکل وصورت اختیار کرتے ہیں ـــــ چونکہ یہ ناری مخلوق ہے۔انہیں ہزاروں میل انتقال کرنے میں دقت نہیں۔یہ قوتیں برقی قوت کے مشابہ ہیں۔ البتہ ان میں۔سمع۔بصر۔ارادہ۔فہم موجود ہے۔اس اعتبار سے یہ مخلوق مثل انسان اپنا ارادہ استعمال کر سکتی ہیں اسی میں ایک ہیئت ہے۔جو اس خواب میں سامنے آتی ہے۔

خیر اندیش

محمد نورالدین اویسی

3404 لنک روڈ ایبٹ آباد۔ ہزارہ

ازایبٹ آباد

بخدمت عالی محترمہ مائی صاحبہ

السلام علیکم۔صاجبزادہ امین الدین صاحب نے مجھے آپکے حج ۱ پر جانے کے متعلق لکھا تھا۔ میں نے خط لکھا تھا۔کہ مجھے آپکے حج پر جانے کا وقت پر پتہ دیں۔میرا خیال تھا۔کہ اگر وقت پر مجھے خبر صحیح ملتی تو میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی کوشش کرتا۔مگر بشیر الدین صاحب نے آج تک مجھے آپکے حج پر جانے کی اطلاع نہیں دی۔میں نے ولایت سے آپکے لئے تین ہزار روپیہ بھیجا تھا۔معلوم نہیں آپ کو روپیہ ملا ہے یا نہیں ـــــ ہم لوگ تیں سال سے حضور قبلہ پیر صاحب کی صحبت سے محروم رہے۔اور آخر بغیر ملاقات وہ ہم سے جدا ہو گئے۔اب آپ کا سایہ ہمارے سروں پر ہے۔کوشش یہی رہتی ہے۔کہ خط و کتابت کے ذریعہ آپ کی اور صاجبزادوں کی خیریت معلوم ہوتی رہے مگر اس میں بھی ہمیں مایوسی رہی ـــــ بہر حال وقت گزر گیا۔طویل مدت کی جدائی نے ہمیں مایوس کر دیا ـــــ میری صحت چار سال سے برابر خراب رہتی ہے۔آج کل بھی دورانِ خون بڑھنے کی شکایت ہے۔بہت ضعیف ہو گیا ہوں۔خیر چند دن کی بات ہے۔یہ عمر ختم ہونے کو ہے۔مگر فکر عاقبت کا ہے۔جسکا سودا ہم نے حضور قبلہ پیر صاحب سے کیا تھا آپ سے التجا ہے۔کہ میرے اور میرے سب درود خوان دوستوں کیلئے آخرت میں پیر صاحب کا ساتھ ـــــ اور دنیا کی مشکلات سے نجات کیلئے دعا فرمائیں۔اور روضہ مدینہ منورہ پر حاضری دیں۔تو مجھے اور میرے درود خوان دوستوں کو حضور کے پیش فرما کر ہمارے لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کا پیغام حاصل کر کے خط کے ذریعہ عطا کریں۔میرے مہربان عزیز ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب قریشی کے ہاتھ یہ عرضی روانہ کی ہے۔یہ آپ سے ملنے کی کوشش کرینگے۔انکے لئے بھی دعا کریں۔انکے بچے سلامت رہیں عمر۔تعلیم رزق میں برکت ہو بچیاں آباد ہوں۔ان میاں بیوی کو دین

---

۱ محترمہ مائی صاحبہ کا پروگرام حج بیت اللہ 79-1978 کا تھا لیکن کمزوری اور ناسازیٔ طبع کی وجہ سے آپ تشریف نہ لے جاسکیں۔چونکہ مقبوضہ کشمیر سے ڈاک کے ذریعہ رابطہ اتنا اچھا۔بروقت اور موثر نہ تھا۔اس وجہ سے قبلہ وکعبہ نے یہ خط روانہ کیا۔اور اپنے مریدان سے سعودی عرب میں محترمہ مائی صاحبہ سے ملاقات اور رابطہ کیلئے بھی ارشاد فرمایا۔محترمہ مائی صاحبہ کا انتقال یکم دسمبر 1983ء کو ہوا۔اور آپ قبلہ عالم محمد امین رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں مدفون ہوئیں۔(ناشر)

دنیا کی سلامتی عطا ہو۔والسلام

تابعدار

نورالدین

ہماری طرف سے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود وسلام پہنچا دیں۔

میں یہ عریضہ برادرم عبدالرحمٰن صاحب قریشی کے ہاتھ روانہ کرر ہا ہوں۔انکے ہاتھ ایک اور خط بھی بھیج رہا ہوں۔یہ خط۔جدہ شریف میں ایک صاحب عبدالقدیر صاحب واقف آدمی ہیں۔اگر آپ کو کسی قسم کی ضرورت ہو۔تو یہ آپکی خدمت کیلئے حاضر ہیں۔میں نے انہیں۔آپ کیلئے مکان رہنے کیلئے اور حج میں کسی قسم کی ضرورت ہو۔خدمت کرینگے۔پتہ میں خط میں رکھ رہا ہوں۔اس پتہ پر عبدالرحمٰن صاحب کے ذریعہ پتہ کرائیں ــــ امید ہے آپ کے ساتھ کوئی اور بھی آدمی ہوگا۔اسکے ذریعہ اس آدمی کا پتہ کرائیں ــــ والسلام

نورالدین

از ایبٹ آباد۔ مورخہ 27 جون 80ء

ہمشیرہ زیتون بیگم ١۔ السلام علیکم۔

آپکا خط۔ اور ساجد حسین کا خط مجھے ملے۔ میں جواب نہ دے سکا۔ میں تین ہفتہ سے بیمار ہوں۔ میرا اچانک پیشاب بند ہو گیا۔ دو سال پہلے بھی مجھے یہ تکلیف ہوئی تھی۔ درمیان میں دو سال ٹھیک رہا۔ مگر اب اس ماہ میں پھر تکلیف شروع ہو گئی۔ تا حال میں کوئی مستقل علاج نہ کر سکا۔ ڈاکٹر اپریشن پر زور دیتے ہیں۔ میں اپریشن کیلئے تیار نہیں۔ فی الحال میں ایک حکیم سے علاج شروع کر رہا ہوں ۔اللہ کرے یہ علاج مفید ثابت ہو۔ تو اللہ مجھے اپریشن سے بچائے۔ میں ان دنوں شدید تکلیف میں رہا ہوں۔ میرا ذہن بھی کام نہیں کرسکتا۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اکیلا آدمی ہوں۔ اسوجہ سے گھر کی مصروفیت بھی بیماری کی حالت میں تکلیف دہ ہوتی ہے۔ انشاء اللہ مجھے صحت ہو جائے تو میں آپ کیلئے کچھ حیلہ کرونگا۔ بچے کا قصور نہیں۔ یہ قدرتی بات ہے۔ کہ ایسے اکثر واقعات سامنے آتے ہیں۔ کہ لڑکا پہلے دن ہی لڑکی سے نفرت کرتا ہے۔ اب لڑکا سمجھدار ہو۔ اور والدین کی عزت کا احساس کرے۔ تو اسکا بیوی سے راضی ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ لڑکے سے میری طرف سے نصیحت کریں۔ کہ آج کل کے زمانہ میں۔ ہر لڑکی خاوند کی پسند پر پوری نہیں اترتی۔ لہٰذا یہاں ماں باپ کی عزت کو نظر میں رکھو۔ تم نے نفرت کا اظہار کیا۔ تو ماں باپ کی عزت برباد ہو جائیگی۔ اپنی پسند کی خاطر ماں باپ کی عزت قربان نہ کرو۔ بس دیکھو۔ بیوی تمہارے ساتھ۔ ہر طرح فرمانبردار رہیگی۔ ماں باپ کی خدمت کریگی۔ عورت سے یہی کچھ ملنا چاہیے۔ لہٰذا۔ صبر کرو اور اپنا خیال بھول جاؤ۔ بیوی سے اچھا سلوک کرو۔ اللہ تم کو اسکا بہتر اجر دیگا ۔بس میری نصیحت پر عمل کرو ورنہ اگر اپنی ضد پر قائم رہے۔ تو پھر معمولی سی بات کیلئے ضد کرنا۔ تمہارے لئے بھی برا نتیجہ ہو گا ـــــ ماں باپ کی عزت کا خیال کیا تو اللہ تعالیٰ تم کو خوشی اور عزت دیگا ـــــ ہمشیرہ میں آپ لوگوں کے حالات سنکر اور بھی تکلیف میں ہو جاتا ہوں۔ مجھے آپ کا پورا احساس ہے۔ میں دعا

---

١ محترمہ زیتون بیگم صاحبہ راجہ بشیر صاحب برادرِ اصغر راجہ سخی ولایتؒ کی زوجہ اور با مشاہدہ خاتون تھیں۔ آپ کا انتقال 6 جنوری 2013ء کو ہوا۔ (ناشر)

کرتا رہونگا۔ والسلام۔ باقی فی الحال آپ کے یہاں آنے کا موقع نہیں۔ میں صحت یاب ہو جاؤں۔ تو پھر میں آپ کو پتہ دونگا ـــــ فی الحال گھر پر ہی صبر کر کے ٹھہرے رہیں۔ ذوالقرنین کا خط ملا۔ میرا انکو بھی السلام علیکم کہدیں۔ میں دعا گو ہوں۔

خیراندیش

نورالدین

از ایبٹ آباد مورخہ 6 نومبر 81ء مورخہ 11/10 نومبر 81ء

عزیزم محمد عالم۔ السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا۔ خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم رشید بیگ سے ابھی بھی خوفزدہ ہو یہ تمہاری کم علمی کی وجہ سے ہے۔ دراصل تمہیں رشید بیگ کی فقیری نے خوفزدہ کر رکھا ہے کیونکہ تم کو اس نے مدت سے رعب میں رکھا ہوا تھا۔ اور میں بھی اس معاملہ میں رشید بیگ کو کچھ کہتا نہیں تھا۔ تم نے اسے بہت بڑا ولی سمجھ رکھا تھا۔ درحقیقت رشید بیگ بیوی سے خود خوفزدہ گھر سے باہر بھاگتا پھرتا تھا۔ اسکے لئے اور کوئی طریقہ نہیں تھا۔ کہ تم لوگوں پر فقیری کا رعب رکھ کر مرغے کھاتا رہے۔ اور تم بھی سادہ لوگ تھے۔ اسکی ضرورت سے زیادہ عزت کرتے تھے۔ حقیقت یہ ہے رشید بیگ کے پاس سوائے شیطنت کے اور کچھ نہیں۔ وہ فراڈ سے آپ لوگوں سے اپنی غرض پوری کرتا رہا۔ میں نے آپ کو ہر طرح سمجھایا۔ اور یقین دلایا۔ کہ یہ لوگ تمہارا بال بیکا نہیں کر سکتے۔ تم بلا وجہ انسے خوفزدہ ہو ــــ تم نے دل سے عہد کر لیا۔ کہ صحیح اویسی طریق اور آداب کے مطابق نماز درود ادا کرتے رہو گے۔ اسکے بعد ان سے خوف کھانے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور پھر یقین کی بات ہے۔ جو تم سلسلہ اویسیہ اور ہم پر یقین کامل رکھتے ہو۔ تو یہ محمد امینؒ کے کتوں کے برابر حیثیت نہیں رکھتے۔ تمہاری ان سے نسبت ہوئی تو وہ خود تمہارے نگہبان ہیں۔ پھر خوف کھانا ان سے یقین کمزور ہونے کی علامت اور بلا وجہ خوف کرنا جائز نہیں۔ انکے پاس فقیری میں سے کچھ نہیں۔ صرف رشید بیگ کی بناوٹ اور جعلسازی سے اپنا الو سیدھا کرنے کا ڈھنگ ہے تم نے دیکھ لیا۔ رشید بیگ نے تمہارے خلاف طفیل [1] کے آگے شکایت کی بھلا طفیل تمہارا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ جبکہ طفیل کو

---

[1] قبلہ و کعبہ محمد نورالدین اویسی رحمتہ اللہ علیہ طفیل صاحب۔ انکے طرز عمل و طریق کار کے بارے میں صورتِ احوال کی وضاحت کرتے ہوئے نور العرفان کے حاشیہ میں رقمطراز ہیں۔ ''پاکستان میں سکونت کے دوران میرا ارادہ خصوصی طور پیری مریدی نہ تھا۔ میں کشمیر میں بھی رنگ سازی کی مزدوری کرتا تھا۔ یہاں ایبٹ آباد ضلع ہزارہ میں قیام میں بھی ملٹری ملازمت کرتا رہا۔ قدرتی یہ سلسلہ مجھ سے جاری ہوا۔ کہ میں لوگوں کو درود شریف (درود اویسی) تلقین کرتا رہا۔ مگر پیری مریدی کا ارادہ نہ تھا ــــ اسی دوران اچانک ایک صاحب سے ملاقات ہوئی یہ صاحب بھی سلسلہ طریقت کے متلاشی تھے۔ کہنے لگے عرصہ دراز سے میں فقراُ کے پیچھے پھرتا رہا لیکن کسی فقیر پیر سے میں کچھ فیض حاصل (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

میں نے سلسلہ میں شامل کیا۔ جب میں نے اسے سلسلہ سے خارج کر دیا۔تو پھر اسکے پاس بھی کیا ہے۔ جو وہ تمہیں سزا دے سکتا ہے؟طفیل بھی اب اس فیض سے خالی ہے۔ جو میرے ذریعہ اسکو ملا تھا۔ یہ فقیری

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) نہ کر سکا۔اب آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔کہیں آپ بھی یہی فرمائیں۔'' کہ صاحب ہمارے پاس آپ کے لئے کوئی فیض نہیں۔کسی اور جگہ تلاش کریں'۔ میں اب تلاش کرتے تھک چکا ہوں۔مہربانی فرما کر آپ مجھے۔ مایوس نہ فرمائیں۔میں نے کہا کہ مطمئن رہیں آپ شرائط طریقت پر کار بند رہیں۔آپ کو اب کسی اور کے پاس جانے کی ضرورت نہ رہیگی۔میں نے نماز کے ساتھ درود شریف گیارہ سو بار پڑھنے کی ہدایت کی ـــــ طریقت کے کچھ آداب سے واقف ہو چکا تھا ـــــ نام محمد طفیل تھا۔آبائی گاؤں تحصیل سمندری فیصل آباد۔ملٹری ملازم (حوالدار) تھے۔کوشش میں لگے رہے۔بلکہ اپنی محنت کے ساتھ لوگوں کو عقیدت کے ساتھ سلسلہ میں داخل ہو کر درود شریف پڑھنا بتاتے رہے۔کافی عرصہ یہ عمل انکا جاری رہا۔اس دوران۔انہوں نے کافی لوگوں کو درود شریف بتا کر سلسلہ میں داخل کیا۔ ملٹری ملازمت کی وجہ سے آپ کا پاکستان کے بیشتر علاقوں میں تبادلہ ہوتا رہا۔جہاں جائیں وہاں لوگوں کو تلاش کر کے سلسلہ میں داخل کر کے درود شریف کا ورد بتاتے رہے۔جس سے میری نسبت سے سلسلہ اویسیہ کو کافی وسعت حاصل ہوئی اور لوگ مجھے پیر صاحب پکارنے لگے۔ان صاحب میں یہ خصوصیت تھی۔کہ درود شریف پڑھنے کے ساتھ۔مراقبہ میں پڑھنا تمام رات جاگتے رکھنے کی محنت دیتے رہے۔جن میں کبھی کسی شخص کو کچھ حالات۔نوری کیفیات یا اجلاس مدینہ منورہ کا مشاہدہ ہوتا ـــــ ایسے واقعات سے انہیں بھی مشاہدہ کا کافی شوق پیدا ہوا ـــــ جہاں بھی جائیں۔پاکستان میں پنجاب کے علاقوں میں۔تبادلہ کی صورت میں کشمیر۔راولپنڈی۔جہلم۔فیصل آباد۔ملتان اور بہت سے پنجاب کے علاقوں کے لوگوں کو خصوصاً فیصل آباد۔جہاں انکا آبائی گاؤں تھا۔یہاں لوگوں کو درود شریف کا وظیفہ بتا کر کثرت سے درود خوان بنا کر سلسلہ میں داخل کیا۔حقیقت یہ ہے۔کہ پاکستان میں زیادہ تر علاقوں۔شہروں میں کثرت سے درود خوانوں کا مجمع ہوا۔ یہاں تک کہ پاکستان میں اکثر لوگ انہیں صاحب کی ہدایت حاصل کرتے رہے۔

ملٹری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ اپنے شہر فیصل آباد میں مقیم رہے۔یہاں پر بھی انہوں نے سلسلہ اویسیہ کا اجراُ جاری رکھا۔یہاں سکول ماسٹر کی ملازمت ملی۔جس میں سکول کی ملازمت میں بھی لوگوں کو سلسلہ طریقت اویسی میں داخل کرتے رہے۔یہاں انکا دولت خانہ ہی مرجع خلائق رہا۔چنانچہ آپ نے اپنے گھر پر ہی ـــــ ایک ادارہ ـــــ ''سلسلہ اویسیہ کا دربار'۔کی بنیاد ڈالی۔جہاں لوگ کثرت سے آپ کے حاضری دیتے۔اور ہدایات و ارشادات حاصل کرتے رہے۔غرض اویسی دربار نے ایک باحیثیت۔معقول حیثیت اختیار کر لی۔اور انہیں پیروں جیسی عزت آفزائی اور عقیدت حاصل ہوئی۔اسی اثنا میں انکے ذہن میں ذاتی طور صاحب مشاہدہ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہے۔ کوئی ڈرامہ کا کھیل نہیں۔ لہٰذا کسی آدمی سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں اس حال میں کہ تم طریق اویسی پر قائم رہ کر نماز۔ درود پورا کرتے ہو۔ جتنا درود تم سے پورا ہو سکے اتنا ہی پڑھتے رہو مراقبہ کرو۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) ولی ہونے کی خواہش پیدا ہوئی۔ جسکے لئے یہ صاحب اکثر مطالبہ کرنے لگے کہ میں۔ لوگوں کو درود شریف بتاتا ہوں۔ کہ اس درود شریف پڑھنے سے۔ اجلاس محمدیؐ (زیارت رسول اللہؐ) کا مشاہدہ ہوتا ہے لہٰذا مجھے بھی اس قابل کردیں کہ میں صاحب مشاہدہ ہوجاؤں۔ تاکہ میں لوگوں کو درود شریف پڑھنے۔ اور زیارت ہونے کی دلیل پیش کر سکوں ـــــ یہ حالت ایک عرصہ سے انکے ذہن میں ابھرتی رہی ـــــ گویا۔ غالباً آٹھ دس سال کا عرصہ گزرا ہوگا کہ ''صوفی محمد طفیل صاحب اویسی'' ـــــ باوجود تمام رات مراقبہ میں گزارنے اور لوگوں کو کثرت سے درود خوان بنانے اور راتوں کو مراقبہ کرانے کے۔ آپ کو مشاہدہ کی کیفیت حاصل نہ ہو سکی۔ اس سلسلہ میں آپ میں مشاہدہ کی شدت بے حد بڑھتی رہی لیکن کسی صورت مشاہدہ نہ ہوسکا ـــــ اور میں خود بھی باوجود انتہائی کوشش کے مشاہدہ ـــــ یا زیارت اجلاس محمدیؐ نہ دے سکا ـــــ نتیجہ یہ ہوا کہ خواہش کی شدت کے نتیجہ میں انکی طلب نے ایک اور نیا رخ اختیار کرلیا ـــــ
ہوا یہ کہ دوران ملازمت سکول ماسٹری میں۔ انکا تبادلہ کسی گاؤں کے سکول میں ہوا۔ یہ گاؤں شہر فیصل آباد سے دس میل دور چک نمبر 80 میں تھا۔ یہاں اکثر عالم لوگ تھے۔ جو یکتائی کے نام سے مشہور تھے۔ انکا کام یہ تھا۔ کہ گاؤں میں۔ کوئی عالم۔ کوئی فقیر وارد ہو۔ اسکے کمال علم کا محاسبہ کرنے کیلئے۔ اس سے علمی بحث چھیڑ دیتے۔ ان میں اکثر بناوٹی۔ لاعلم عالم ہوتے۔ جو انکا مقابلہ نہ کرسکتے۔ آخر گاؤں سے بھاگ جاتے۔ انکی علمی حیثیت سے انہیں مزید حوصلہ اور بحث و مباحثہ کی خو پڑتی رہی۔ جہاں بھی کسی گاؤں میں کوئی عالم۔ فقیر وارد ہوتا۔ تو یہ لوگ اسکا پیچھا کرتے۔ ناکامی کی صورت میں پیر صاحب۔ عالم صاحب گاؤں چھوڑ کر چلے جاتے۔ اسی دوران انہیں صوفی محمد طفیل کے متعلق علم ہوا۔ کہ آپ بھی فقیری میں درک رکھتے ہیں۔ چنانچہ یکتائی صاحبان میں خاص کر چک نمبر 91 کے مولوی شاہ محمد صاحب جو کسی سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے اور عربی میں مہارت رکھتے تھے۔ انگریزی علم میں بدرجہ کمال درک رکھتے تھے۔ ان سے ملاقات میں بحث و مباحثہ ہوا۔ لیکن طفیل صاحب نے انکی کچھ چلنے نہ دی۔ آخر یہ بیشتر یکتائی انکے خاص دوست بن گئے۔ اب صوفی صاحب کے گھر (سکول) پر ہی انکا اجتماع ہونے لگا۔ اور تمام رات صرف بحث و مناظرہ۔ خاص کر قرآنی آیات پر بحث ہوتی رہتی۔ یہ عادت انکی اتنی پختہ ہوگئی کہ یہ لوگ بغیر بحث و مباحثہ رات نہ گزارتے۔ اب نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صوفی طفیل صاحب۔ بجائے درود مراقبہ کے۔ تمام رات بلکہ دن بحث و مباحثہ میں گزارنے لگے۔ اسکا نتیجہ یہ ضرور ہوا۔ کہ مشاہدہ نہ ہونے کے باعث۔ انکی دلچسپی قرآن و حدیث پہ بے نتیجہ۔ بے اثر۔ بحث و مباحثہ میں بڑھنے لگی۔ اور طفیل صاحب نے قرآن شریف کے ترجمہ (صرف ونحو کے ساتھ) میں زیادہ دلچسپی لینی شروع کی۔ اسی دوران۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

روضہ شریف کا تصور مراقبہ میں قائم رکھو۔تمہارا رابطہ براہ راست پیر۔اور حضورؐ سے رہیگا۔پھر دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آسکتی ـــ پھر بھی میں نے تمہیں تمہاری مرضی پر چھوڑ دیا۔کہ بیشک تمہارا دل چاہے طفیل سے ملنا چاہو۔تو ملو میں منع نہیں کرتا ـــ لیکن یہ بات یاد رکھو طفیل کا جو مقام پہلے تھا۔اب نہیں ہے۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) بعض احباب نے آپ سے ترجمہ۔تفسیر سیکھنا شروع کیا۔اسطرح اس علمی عمل میں آپکی مشاہدہ کی خواہش کو علمی پیاس سے تسکین ہوتی رہی۔مگر سلسلہ طریقہ اویسی میں دلچسپی ختم ہونے لگی۔آخر انہوں نے بجائے اجرائے طریقت کے قرآنی علم کو اپنانا شروع کیا۔اس حال میں کہ اب مجھ سے بھی بحث ومباحثہ میں مجادلہ کرنا شروع کیا۔جو دو دو رات تک جاری رہتا۔جس میں موصوف اپنی ضد پر قائم رہے۔اس کے ساتھ کہ آپکا مطالبہ۔مشاہدۂ اجلاس محمدیؐ جاری رہتا۔جو نہ پورا ہو سکا۔اسکے باوجود دربارِ اویسیہ جاری رہا۔اور سالانہ عرس (قبلہ پیر محمد امین اویسیؒ) ہر سال منعقد ہوتا۔ انکے خاص مریدین ومعتقدین میں یٰسین صاحب شاہکوٹ والے۔مرزا رشید بیگ گجرات والے۔اور اسکے مرید بابو کرم دین قادر آباد (گجرات) والے شمار ہیں۔انکے عقیدتمندوں میں اکثر حاضری دیتے رہے۔اور ہدایات سنتے اور عمل کرتے رہے۔اس حال میں کہ دربار اویسیہ کو سلسلہ اویسیہ کی نسبت سے کافی شہرت ملی۔میں اکثر اپنے احباب کے ساتھ دربار اویسیہ میں بمع چند احباب کے صوفی صاحب کی خدمت میں بحثیت مہمان حاضر ہوتا۔لیکن صوفی صاحب موصوف کا بحث ومناظرہ کا رخ میری طرف ہونے لگا ـــ جو بالآخر اختلاف علم اور عقیدہ میں رونما ہونے لگا۔بالآخر یہی جذبہ۔میرے اور صوفی محمد طفیل صاحب کے درمیان اختلاف۔اور آپس کے تعلقات میں رخنہ کا سبب بنا۔جو آخر دائمی جدائی کی صورت میں ظاہر ہوا۔کہ اب میرے اور انکے درمیان کوئی دوستانہ تعلق یا رابطہ قائم نہیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ حقیقت میں ہر حال میں تسلیم کرتا ہوں کہ اللہ کا فرمان ہے فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ۔بلاشبہ صوفی محمد طفیل صاحب نے جو طریق حصولِ حق میں اختیار کیا۔وہ حدیث نبویؐ کے مطابق اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔نیت پر عمل کا بدلہ ہوتا ہے۔جہاں تک موصوف کی نیت اور حق کی نیت اور سوچ سمجھ کر نیت خالص کا تعلق ہے۔اللہ تعالیٰ نے خود کسی عمل کی جزا دینی ہے کہ کسی نبی۔رسول کی ناراضگی کے باوجود اگر اللہ کے نزدیک عمل خالص ہے۔کسی فرد کا عمل ذرہ بھر بھی ضائع نہیں ہو سکتا۔صوفی محمد طفیل نے سلسلہ اویسیہ میں حسنِ نیت سے جو محنت کی اس کا اجر۔درود پڑھنا۔سلسلہ میں لوگوں کو داخل کرنا۔اپنی جگہ ایک عمل ہے۔جسکو حاصل کرنے۔حاصل ہونے میں کوئی بھی مخل نہیں ہو سکتا۔یہ عمل الٰہی ہے۔کسی کی جائیداد نہیں۔جو کوئی کسی کے فیض حاصل کرنے۔ہونے میں مخل ہونے کا اختیار رکھتا ہو! وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ۔مگر سمجھ پختہ ہو۔عمل حسنِ نیت پر ہو۔کسی کا عمل ضائع نہیں ہو سکتا۔بشرطیکہ راہ صحیح اور مستقیم کو سمجھ کر حاصل کیا گیا ہو۔

(العارض محمد نورالدین اویسی) (ناشر)

بس اسکا عمل صرف نحو تک ہی محدود ہے۔اسکا نتیجہ گمراہی ہے۔جو فقیری سے دور کر دیتا ہے ۔۔۔ باقی سرور صاحب ملیں تو انکو میرا السلام علیکم کہدیں۔انشاء اللہ نومبر آخر ہفتہ میں میر پور آنے کی کوشش کرونگا۔اور آنے کے ساتھ تمہارے پاس ٹھہرونگا۔جس وقت میں یہاں سے روانہ ہوا۔آپ کو مطلع کرونگا۔اور سرور صاحب ؎۱ کو بھی مطلع کرونگا۔باقی خیریت والسلام مبارک ہو آپکی والدہ کے حج سے بخیریت واپسی کی۔والسلام

خیراندیش

نورالدین

خط تو میں نے لکھدیا۔مگر تمہارے خط سے معلوم ہوا۔کہ تم 13 کے بعد ڈیوٹی پر آؤ گے ۔۔۔

؎۱ راجہ محمد سرور صاحب آف کسگمہ قبلہ وکعبہ محمد نورالدین اویسیؒ کے اولین مریدین میں سے تھے قبلہ وکعبہ سے انکی عقیدت و محبت مثالی تھی۔قبلہ پیر صاحب بھی آپ سے انتہائی شفقت اور محبت فرماتے جسکا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم سب میرے مرید جبکہ سرور میرا دوست ہے آپ 24 ستمبر 1999ء کو کل نفس ذائقة الموت کی تعمیل میں اپنے ملجاو ماوئی کے پاس چلے گئے۔(ناشر)

ازایبٹ آباد مورخہ 18 اگست 82ء

برادرم عالم صاحب۔ السلام علیکم

پرسوں اچانک خورشید ۱؎ اور بشیر صاحب ۲؎ قاضی یہاں آئے۔ خورشید کی بیوی کے بچی ہوئی تھی۔ اچانک وہ بیمار ہوگئی۔ لیڈی ڈاکٹر کے غلط علاج کی وجہ سے وہ حادثہ کا شکار ہوگئی۔

ابھی ابھی ارشد مظفر آباد سے آیا۔ اس نے خبر سنائی کہ خورشید کی بیوی وفات پا گئی۔ ارشد ابھی ابھی پنڈی چلا گیا۔ وہاں سے وہ گوجر خان تعزیت کرنے جائیگا۔ آپ فوری طور سرور صاحب کو مطلع کریں۔ کوشش کریں کہ خورشید کے گھر جا کر افسوس کریں اور اسے تسلی اور حوصلہ دیں۔ سرور صاحب کو بھی ساتھ لے جائیں تاکید۔ میں بدقسمتی سے معذوری کے باعث اس وقت گرمی میں جانے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ اسلئے ارشد کو بھیجا۔ وہ خود بھی جانے کیلئے آمادہ تھا ــــــ اگر آپ لوگ جائیں۔ تو صبح صبح وہاں پہنچ جائیں۔ فاتحہ پڑھکر۔ واپس میرپور آجائیں۔ گوجر خان میں کسی کے ہاں نہ ٹھہریں ــــ نہ بشیر کے گھر۔

دوسرے بشیر صاحب پشاور ہیں اس نے ہی فون پر ارشد کو خورشید کی بیوی کے فوت ہونے کی اطلاع دی۔ اور یہ خبر لیکر آج ارشد میرے پاس آیا۔

بشیر صاحب جمعرات کو پشاور سے میرے پاس پہنچ جائینگے۔ یہاں انکے لئے کار کا انتظام کرنا ہے۔ انہوں نے گلگت جانا ہے ــــــ آپ خط ملتے ہی رات کو سرور صاحب کے گھر جا کر صبح انہیں گوجر

۱؎ محترم محمد خورشید صاحب قبلہ و کعبہ محمد نورالدین اویسی رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے ہی پیارے اور محبت و عقیدت رکھنے والے مرید تھے۔ گوجر خان جہاں سے آپ تعلق رکھتے تھے وہاں رائس ڈیلر کا کاروبار کرتے تھے۔ آپکا وصال یکم اکتوبر 94ء بروز ہفتہ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ (ناشر)

۲؎ قاضی محمد بشیر صاحب کا تعلق گوجر خان کی نواحی بستی دلمی کے علمی و روحانی قاضی خاندان سے تھا۔ دوران ملٹری ملازمت آپ فیضِ اویسی سے فیضیاب ہوئے۔ آپ کی وساطت سے سلسلہ میں بڑی جلیل القدر ہستیاں داخل ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئیں۔ آپ بڑے جلالی اور بامشاہدہ تھے۔ بلکہ اکثر یہ کہا کرتے کہ میں یہ مان ہی نہیں سکتا۔ کہ کوئی درود اویسی پڑھے اور حضوری نہ ہو۔ آپ کی نماز جنازہ قبلہ و کعبہ محمد نورالدین اویسیؒ نے انکی آخری خواہش اور وصیت کے مطابق انتہائی تکلیف۔ ناسازیٔ طبع کے باوجود پڑھائی۔ (ناشر)

خان جانے کیلئے تیار کر کے اگر آپ کو فرصت ہو تو ساتھ جائیں۔

ویسے پرسوں جمعہ ہے۔ یہ اچھا فرصت کا وقت ہے۔ دونوں افسوس کیلئے جائیں ـــــ والسلام

مجھے پتہ دیں واپسی۔

خیر اندیش

نورالدین

از ایبٹ آباد مورخہ 11 اکتوبر 82ء

عزیزم محمد عالم صاحب۔ السلام علیکم

ابھی ابھی آپ کا خط ملا۔ میں گزشتہ ہفتہ سے تکلیف میں رہا۔ میری دائیں طرف پسلی کے اندر شدید درد رہا کہ میں نہ حرکت کرسکتا تھا۔ نہ رات کو کروٹ لیکر سو سکتا تھا۔ تین دن بستر پر دراز رہا۔۔ دو دن سے آرام ہے۔ بازو بھی میرے شل ہوجاتے ہیں۔ اس وجہ سے میں جلدی جواب نہ دے سکا۔۔

آپ کی بیوی کا سنکر افسوس ہوا۔ واقعی اسپر ذہنی اثر ہے ۔۔ اگر گردے میں پتھری ہو تو یہ نسخہ تین رات استعمال کرائیں انشاءاللہ پتھری خارج ہو جائیگی ۔۔

(ا) سنڈھ چھ ماشہ پیس کر۔ رات کو دودھ گرم ایک پاؤ میں آدھ چھٹانک گھی دیسی اور چینی ملا کر۔ سنڈھ کی پھکی لگالے اور اوپر سے دودھ پلادیں۔

(2) کلونجی چھ ماشے ایک پیالی پانی میں رگڑ کر شہد (شہد نہ ملے تو چینی سے) میٹھا کر کے صبح نہار منہ پانی پلادیں ۔۔ یا

(3) آدھ چھٹانک پھکنڈہ۔ تین ماشہ سنڈھ آدھ سیر پانی میں گھوٹ کر کھانڈ ملا کر صبح پلادیں۔ انشاءاللہ پتھری ٹوٹ کر نکل آئیگی۔ بیوی کے اضطراب کو خیال میں نہ لائیں۔ جلد بازی نہ کریں۔ ڈاکٹر کی دوا کی ضرورت نہیں ۔۔ پنڈلیوں میں بکرے کے گردے کی چربی گلا کر تیل کی طرح مالش کریں۔

آج ہی سرور صاحب کا خط آیا ہے۔ خیریت سے ہیں۔ میں انہیں بھی خط نہ لکھ سکا جسو جہ سے انہیں پریشانی ہے۔ انکو خط لکھونگا ۔۔ آپ انکو اپنے پروگرام سے مطلع کریں ۔۔ وہ بھی جلد ہی یہاں آئینگے۔ باقی جملہ احباب کی طرف سے السلام علیکم

خیر اندیش

نورالدین

ایبٹ آباد 21-5-83

عزیزم ذوالقرنین صاحب۔السلام علیکم

آپکا خط ملا۔آپکی تکلیف کا سنکر دکھ ہوا۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو سلامتی تندرستی عطا فرمائے۔ ایوب کا سنکر بھی دکھ ہوا۔۔۔ میں خود بھی تقریباً ایک ماہ سے ٹھیک نہیں۔میری صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ کبھی بلڈ پریشر۔کبھی سر درد اور دو ہفتہ سے گلے میں خرابی کھانسی شدید رہی۔کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ میں نے لاہور جانے کا پروگرام بنایا تھا۔خیال تھا میرپور بھی آؤنگا۔مگر بروقت مجھے اچانک تکلیف ہوئی۔ ایک بار میرے دانتوں میں شدید درد ہوا اور میں لاہور نہ جا سکا۔دوسری بار پھر لاہور جانا ضروری تھا۔ اس دفعہ بھی بلڈ پریشر سر درد کا اچانک حملہ ہوا۔تیار ہو کر نہ جا سکا۔بلکہ لاہور جانے کیلئے میرے ایک دوست نے ایک ہزار روپیہ کرایہ دیکر کار بھی لے لی مگر میں مجبور ہو گیا۔۔۔ کل ہی میں نے 19 مئی کو پنڈی اپنے ایک درود خوان دوست کے چالیسویں پر ضروری جانا تھا مگر گرمی کی شدت اور بدنی تکلیف کی وجہ سے پنڈی تک نہ جا سکا۔حالات ایسے ہیں کہ ہر روز کسی نہ کسی تکلیف میں رہتا ہوں۔تاہم اللہ کا فضل ہے۔چلتا پھرتا ہوں۔اتنی تکلیف نہیں کہ بستر پر فراش ہو جاؤں۔تکلیف آتی جاتی رہتی ہے۔البتہ اب پنجاب کا سفر ممکن نہیں ہوسکتا۔گرمی میں تکلیف ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔پھر ادھر ہر وقت مہمانوں کی آمد رہتی ہے۔جسوجہ سے کمزوری کی حالت میں بھی محنت رہتی ہے۔۔۔ گزشتہ ماہ انگلینڈ سے مہمان آئے تھے۔ ان کی وجہ سے میں کہیں باہر بھی نہیں جا سکا۔پھر بھی اللہ کا شکر ہے کہ کام کاج کے قابل ہوں۔۔۔۔ کتابیں میرے پاس 17 عدد آئی ہیں۔ایک کتاب کی درستی ۱ میں دو تین دن لگتے ہیں۔بس مشکل سے ایک کتاب درست کرتا ہوں۔تو سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔پھر رہ جاتا ہوں۔بمشکل تین چار کتابیں درست کی تھیں۔وہ یہاں کے دوست لے گئے۔اب انشاء اللہ ہفتہ تک کتاب مکمل کر کے تیار رکھونگا۔ سرور صاحب میرے پاس آنے والے ہیں۔انکے ہاتھ بھیجدونگا۔ابھی سرور صاحب کو بھی کتاب نہیں

---

۱ نور العرفان کا جو ایڈیشن 1982ء میں سری نگر میں طبع ہوا۔اس میں کتابت۔طباعت اور بائنڈنگ کی خاصی غلطیاں رہ گئیں۔"درستی" سے یہاں مراد متذکرہ اغلاط کی درستی اور نشاندہی ہے۔جو کہ بڑا دقت اور وقت طلب کام ہے (ناشر)

دے سکا۔

باقی میں آپ سب کیلئے دعا گو ہوں۔ سب کو میری طرف سے السلام علیکم کہدیں۔ ہمشیرہ زیتون کا بھی مجھے سخت دکھ ہے۔ بہتر ہے لڑکے کو میر پور ہسپتال میں داخل کرا دیں۔ پرائیویٹ ڈاکٹر سے علاج بہت لمبا اور مہنگا ہو جائیگا۔ اس سلسلہ میں پاکستان میں .T.B کا بہترین علاج ہوتا ہے۔ اور اس بیماری پر فوراً ہی قابو پایا جاتا ہے اسلئے پتہ کر کے کسی .T.B ہسپتال میں داخل کر دیں تو بہتر ہوگا۔ یہ ایسی بیماری نہیں جو لا علاج ہو ـــــ اللہ تعالیٰ امین کو صحت کامل عطا فرمائے۔ ان سب کو میری طرف سے دعا و السلام علیکم۔ ایوب صاحب کو السلام علیکم۔

خیر اندیش

نور الدین

از ایبٹ آباد مورخہ 7 اگست 83ء

عزیزم محمد عالم صاحب۔ السلام علیکم

ابھی ابھی آپ کا خط ملا۔ گزشتہ سرور صاحب اچانک ہی میرے پاس آئے تھے۔ ایک دن رہ کر واپس چلے گئے۔

میں تقریباً ہفتہ بھر سے بخار۔ زکام۔ سردرد اور گلے کی خرابی میں مبتلا رہا۔ اللہ کا فضل ہے۔ کچھ آرام ہے۔ زکام۔ گلے میں درد کچھ باقی ہے کمزوری کی وجہ سے گھر سے باہر جانا بھی مشکل ہو رہا ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ 11/9 کو آپ یہاں آئینگے۔ اور سلیم صاحب کے متعلق بھی لکھا ہے۔ وہ بھی آئینگے۔ آپ مجھ سے واقف ہیں۔ میرے لئے مہمانداری کا بوجھ اٹھانا۔ کمزور حالت میں مشکل ہو جاتا ہے میں سارا دن بستر پر لیٹا رہتا ہوں۔ مہمان آئے تو پھر اسکے ساتھ خدمت گزاری میں مصروف رہنا پڑتا ہے۔ بعد میں مجھے بخار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا۔ آپ آئیں تو میری خدمت ہی کرینگے۔ سلیم صاحب کیلئے مجھے خود محنت کرنی پڑیگی۔ لہٰذا آپ سلیم صاحب کو کسی طرح ٹال دیں کہ وہ فی الحال آنے سے رک جائیں۔ اگست کے مہینے میں برسات کی وجہ سے سارا دن بدن میں درد رہتا ہے۔ بارشیں روزانہ ہو رہی ہیں۔ لہٰذا آپ فی الحال کوئی بہانہ کر دیں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ مجھے انکا یہاں آنا پسند نہیں۔ بلکہ میں دل میں ندامت محسوس کر رہا ہوں۔ کہ وہ شوق رکھتے ہیں۔ اور میں انہیں ٹالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ برسات ٹل جانے کے بعد میں خود انہیں بلاؤنگا۔ یہاں انہیں دقت ہوگی۔ انکی طبیعت کے مطابق خدمت نہ ہو سکے گی۔ باقی خیریت والسلام۔

خیر اندیش

نورالدین

آپ بیشک 11/9 کو یہاں آئیں۔ آپ کا آنا میرے لئے بوجھ نہ ہوگا۔

ایبٹ آباد مورخہ 12-9-83

عزیزم محمد عالم صاحب۔السلام علیکم۔

تمہارا خط ملا۔ایک تو تمہاری مصیبت کا مجھے دکھ ہے۔دوسرے تمہارے خطاب سے مجھے زیادہ تکلیف پہنچتی ہے۔ میں کئی بار کہہ چکا ہوں۔کہ مولا وآقا۔نظر رحمت۔عفو وغیرہ کے القاب مجھے بہت تکلیف پہنچاتے ہیں۔یہ القاب مجھے بھی کہیں مردود نہ بنادیں ___ یہ خطابات بھی تمہاری آزمائش کا سبب ہیں۔

کاروبار دنیوی میں مشکلات بھی آتی ہیں۔اور پھر اس زمانہ میں۔جب دنیا میں۔کفر و ضلالت اور باطل کو ہر جگہ فروغ ہے۔لوگ ظلم و جبر کرنے میں لذت محسوس کرتے ہیں۔کوئی انسان اسوقت پرسکون نہیں۔تو پھر سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہیں۔اضطراب کی ضرورت نہیں۔کوشش جاری رکھو۔غالباً تم مظفرآباد سے واپس آ گئے ہو گے۔میں نے ارشد سے بھی بات کی تھی۔میں انشاءاللہ عید کے بعد مظفرآباد جاؤنگا۔میں بھی اس سلسلہ میں کوشش کرونگا ___ آپ مطمئن رہیں۔

راولاکوٹ میں سرفراز۔پی۔ڈبلیو۔ڈی میں ہے۔اس سے ملیں۔اس سے رابطہ رکھیں تاکہ دل لگا رہے اور بھی آدمی آپ کو مجلس کیلئے مل جائینگے۔درحقیقت اس میں بھی اللہ کی مصلحت ہے۔جو تمہاری ذات کیلئے بہتر ہو گی ___ صبر سے کام لیں ___ سٹاف والے تمہیں کچھ بھی کہیں صبر سے سنتے رہیں۔مجھے خود تمہاری اس مشکل کا احساس اور دکھ ہے۔مگر مجھے امید ہے۔یہ مصلحت کے تابع ہے۔ جس کا نتیجہ آپ کے حق میں انشاءاللہ بہتر ہوگا۔اپنے حالات سے مطلع فرمائیں۔والسلام

خیر اندیش

نورالدین

یہ خط سرفراز کو پہنچادیں۔

ازایبٹ آباد مورخہ 27 اکتوبر 83ء

عزیزم محمد عالم صاحب۔ السلام علیکم۔

آپکا خط ملا۔ میری صحت کافی دنوں سے ٹھیک نہیں تھی۔ اس وجہ سے جلدی جواب نہ دے سکا۔ میں نے سرفراز سے یہاں بھی بات کی تھی۔ بعد میں میں ارشد کی کار تیار کرنے کے بعد اسکے ساتھ مظفرآباد گیا تھا۔ فون پر اس سے تاکید کی تھی۔ اس سے کسی حمایت کی امید نہیں البتہ آپ K.B خان سے رابطہ رکھیں۔ میں بھی فکر رکھتا ہوں۔ آجکل غاصبوں ظالموں کو ظلم کرنے کی کھلی چھٹی ملی ہے۔ یہ لوگ ظلم اور لوٹ کھسوٹ کرنے میں اتنے مست ہیں۔ کہ انہیں اللہ کے انتقام کا قطعی خوف نہیں۔ لیکن اللہ کا انتقام انکے لئے قریب ہو چکا ہے۔ انشاءاللہ یہ لوگ ایسی مصیبتوں میں گرفتار ہونگے۔ کہ کوئی ذریعہ انکی عافیت کا باقی نہ رہیگا ــــ یہ اپنی من مانی آزادی میں اللہ کے ساتھ مذاق کرتے ہیں۔ لیکن اللہ کا قہر شدید ہے۔ وقت پر انکے پاؤں زمین پر نہ لگیں گے یہ اور شدید عذاب میں مبتلا ہونگے ــــ آپ صبر کریں۔ آپ کے ساتھ رہنے والے بھی۔ ان سے کسی خیر کی توقع نہیں ہوسکتی بہرحال آپ جلدی نہ کریں۔ سردی میں آپ سے علاوہ کئی لوگ رہتے ہیں۔ گزارہ کرینگے۔ اسلئے آپ بھی سردی میں رہنے کیلئے تیار رہیں میں بھی مظفرآباد جانے کیلئے کوشش کر رہا ہوں۔ نومبر کے پہلے ہفتہ میں جانے کا ارادہ ہے۔ صحت کی خرابی کی وجہ سے ابھی سفر کرنے پر آمادہ نہیں ــــ جب آپ کا پروگرام ہو مجھے اس بارے میں مطلع کریں اللہ سے بہتری کی امید رکھیں۔ سرفراز نے آپ کے متعلق زمرد بیگم کو بہت کچھ کہا ہے۔ کہ ڈائریکٹر اور شاید راجہ نیاز نے بتایا۔ کہ عالم غبن کرتا رہا۔ اسلئے اسے میرپور سے تبدیل کیا گیا ــــ

آپ سرفراز کو یہ علم نہ ہونے دیں۔ کہ اس نے بہن کو کیا کہا۔ میں نے زمرد بیگم کو کہا۔ کہ اگر یہ بات جھوٹ ثابت ہوئی تو میں سرفراز کو اس ملک میں رہنے نہ دونگا ــــ آپ سرفراز کو کسی بات کا ذکر نہ کریں۔ بلکہ کھلے منہ سے اس سے ملا کریں۔ باقی جملہ اہل خانہ کو السلام علیکم

خیراندیش

نورالدین

ازایبٹ آباد مورخہ 2 مئی 84ء

عزیزم محمد عالم سلامت باشد

السلام علیکم۔آپ کا خط ملا۔حالات سے آگاہ ہوا۔انسان زندگی میں کبھی بھی مستقل نہ خوش رہ سکتا ہے نہ غمزدہ۔نہ کائنات انسان کی مرضی کے عین مطابق چل سکتی ہے۔انسان غلام پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جیسے چاہے انسان کو چلاتا ہے۔کوئی انسان اللہ کو اپنی مرضی پرنہیں چلاسکتا۔اللہ تعالیٰ نے انسانی پیدائش میں مشکلات بیماری لازم رکھی ہے۔اورانسان کسی طرح بھی مستقل خوش بے غم نہیں رہ سکتا۔

یہ تم اللہ کی طرف سے ابتلا سمجھو۔ہر موقع ایک ہی جیسی آسائش کا خواہشمند رہنا۔اللہ کی مصلحت کے خلاف بھی ہوتا ہے ـــــ انسان جب آرام پاتا ہے۔تو خودکو بھول جاتا ہے۔جب تکلیف پہنچتی ہے۔تو واویلا اور شکایت کرتا ہے ـــــ اللہ کا کرنا انسان کے مفاد میں ہوتا ہے۔لہٰذا۔کوشش کرو۔ کہ اسکی تکلیفوں کو بھی صبر وشکر اور بے چینی کے بغیر قبول و برداشت کرو۔اللہ بھی جانتا ہے۔تم پر کیا ستم وارد ہوتا ہے ـــ اگر کسی ظالم کی طرف سے تم پر ظلم پہنچا تو وہ بھی جانتا ہے۔ایسا نہیں کہ وہ ظالم کے ظلم کرنے پر انسان کو بچانے سے مجبور ہے۔انسانوں میں ظلم کرنے والے شیطان نما بے دین حیوان اس خدا کی خدائی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔لہٰذا۔قدرت کا انتقام شدید ہے۔اس ذات پر کوئی شیطان غالب نہیں ہوسکتا ہے لہٰذا یہ آزمائش ہے۔جو وقتی ہے۔اس کا ایک انجام ہے۔ضرور ہے۔ایسے موقع پر واویلا۔بے چینی پریشانی پر قابو رکھ کر صبر و برداشت سے قدرت کے فیصلہ کا انتظار کرو۔اور اپنا کام جاری رکھو اگر محکمہ ختم بھی ہو جاتا ہے۔تو دنیا محدود نہیں۔جس اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔اسکے ذمہ ہے۔کہ وہ تمہیں روزی دے۔لہٰذا محکمہ ختم ہو جائے تو تمہارے لئے اللہ نے کوئی انتظام ضرور کر رکھا ہے۔جو بھی ذریعہ تمہارے زندہ رہنے کیلئے ضرورت ہوگی اللہ نے مقدر کر رکھا ہے۔مایوسی کفر ہے۔لہٰذا بے چینی اضطراب پر قابو رکھو اور اطمینان سے اللہ کی قدرت پر بھروسہ رکھ کر جہاں۔جو دن نکلتا ہے۔گزارو ـــــ اس میں تمہارے لئے بہتری ہوگی۔

29 اپریل صبح یہاں طفیل فیصل آبادی آیا تھا۔ساتھ بشیر صاحب گوجرخان والے۔رشید بیگ۔سلطان نمبردار چک نمبر 80 والے ساتھ لایا تھا۔معافی مانگنے۔کہنے لگا میں تو آپ کے نام پر ہی لوگوں

کوسلسلہ میں لاتا رہا۔۔۔اب یہ دواڑھائی سو مرید ہیں انکو اپنے ساتھ رکھو۔میں نے کہا یہ بھیڑ بکریاں نہیں۔کہ مجھے دیدو۔تم کو کس نے کہا ہے سلسلہ چلاؤ۔جانے دوانکو۔کہدو کہ میں نے سلسلہ چھوڑ دیا ہے ۔اور اِدھر عرس بھی کرتے ہو۔تم یہ سلسلہ چھوڑ دو۔اب فائدہ کچھ نہیں۔تم نے میرا قصور نہیں کیا ہے۔میں معافی دوں۔۔میں تمہیں معافی دیتا ہوں۔لیکن سلسلہ کی نسبت سے نہیں۔یہ معاملہ اللہ ورسولؐ کا ہے۔ قصور انکا کیا ہے تو ان سے معافی مانگو۔جو انکا قصور نہیں۔تو پھر مجھ سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔ رشید بیگ کہتا تھا۔کہ ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے۔صرف دست شفقت سر پر رکھو۔میں نے کہا طفیل نے اپنے سر سے میرا دستِ شفقت ہٹالیا ہے۔اب جو مرضی ہے کرو۔میرا طریقت کا سلسلہ تم سے قائم نہیں۔ باقی میرے گھر آنا چاہو تو ایک عام آدمی کی حیثیت سے آؤ تمہارا میرا رشتہ طریقت کی وجہ سے تھا۔نہ تم کو اسکی ضرورت ہے۔نہ اب اس سے کچھ ملیگا۔بس ایک گھنٹہ رہ کر واپس چلے گئے۔جاتے میں طفیل کہنے لگا۔اب آئندہ آپ کے نام پر میں لوگوں سے مال کھا سکتا ہوں۔میں نے کہا پہلے کب میری مرضی پر کھاتے تھے۔جو مرضی کرو میرا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ۔۔۔۔دراصل اس بار ملکوانہ۔ٹھاکر والا میں عرس منانے کی وجہ سے طفیل کو فکر لاحق ہو گیا۔کہ لوگ پوچھینگے کہ ادھر کس کا عرس ہو رہا ہے۔اور تم کس کا عرس کرتے ہو۔لوگ سیر ہو جائینگے۔تو اسکی بکری ختم ہو جائیگی۔۔۔

بہر حال جس کی جو مرضی کرے۔ہمیں کسی سے سروکار نہیں۔تمہارے لئے لازم ہے۔کہ اللہ پر پورا بھروسہ رکھ کر صبر وتحمل سے کام لو۔اللہ تعالیٰ بد باطن ظالموں کو انکے ظلم کی شدید سزا دیگا۔حرام انکی ناکوں سے نکلیگا۔تمہارے دن بہتر آئینگے۔

میں اللہ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔یوسف صاحب۔عزیز الرحمٰن۔انوری بیگم کی طرف سے السلام علیکم

خیر اندیش

نورالدین

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِااللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

مغرب کی نماز کے بعد (341) تین سو اکتالیس بار پڑھیں۔ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے ساتھ

تعویذ مسلسل نہیں ڈالنے جب موقع ملے۔ ناغہ ہو تو حرج نہیں۔ کوئی بھی ڈالے۔ خود ڈالنا بہتر ہے۔

ایبٹ آباد Date.10-6-84

عزیزم محمد عالم صاحب۔السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا۔یہاں شدت کی گرمی پڑ رہی ہے۔روزوں میں نہ گھر سے باہر نکلا جا سکتا ہے۔نہ کوئی کام ہوسکتا ہے۔پیاس اور تھکن شدت کی ہوتی ہے۔تین دن سے گلے میں درد اور کھانسی ہو رہی ہے۔برف کا پانی پیا۔گلے میں سخت خراش ہوگئی۔دن میں سر چکراتا ہے۔کمزوری ہو رہی ہے۔اسلئے خط لکھنا بھی مشکل ہے۔تمہارا خط غالباً گھر سے آیا تھا۔پھر صحیح مقام کا پتہ نہیں تھا۔کہ خط کدھر لکھوں۔ارشد میرے پاس آیا تھا۔وہ راولاکوٹ گیا تھا۔اسکی زبانی معلوم ہوا کہ تم وہاں سرفراز کے گئے تھے۔

تمہیں پیشتر معلوم ہے۔کہ طفیل۔رشید بیگ میرے پاس آئے تھے۔وہ ایک چال چلنا چاہتے ہیں۔کہ مشہور کریں کہ صوفی طفیل اور پیر صاحب کی صلح ہوگئی ہے۔یہ تاثر سب کو دینا چاہتے ہیں۔اب انکی ساکھ گرتی جارہی ہے۔زیادہ اس وجہ سے کہ اس سال جومکوانہ میں عرس ہوا۔طفیل کو فکر ہے۔کہ لوگ پوچھینگے کہ وہاں کیوں الگ عرس ہوا تو وہ لوگ کہینگے۔کہ ہم نے طفیل کا ساتھ چھوڑ دیا۔پیر صاحب نے طفیل کو سلسلہ سے الگ کردیا۔اب ہم پیر صاحب کے حکم سے الگ عرس کرتے ہیں۔اس طرح ایک تو طفیل کی بےعزتی ہوگی۔باقی لوگ بھی آنا جانا ختم کردینگے اس لئے طفیل میرے پاس آیا تھا۔اب رشید بیگ اسی اثر کو ختم کرنے کیلئے۔جگہ جگہ پھر کر یہ ظاہر کرتا ہے کہ بعض غلط لوگوں نے پیر صاحب طفیل کے درمیان فساد ڈلوادیا تھا۔اب صلح ہوگئی جس میں تم کو بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔کہ عالم نے یہ فساد ڈلوایا ہے۔مظفر آباد بھی یہ لوگ گئے۔اور انکو یہی بات کہی مقصد صرف یہ ہے۔کہ انکی ساکھ ختم ہورہی ہے۔لوگوں کو دھوکے میں رکھ کر اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں اور اویسی سلسلہ سے نسبت رکھنے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔بہرحال یہ دین کا معاملہ ہے۔دین عمل ہے۔عمل کی جزا ہے۔جزا اللہ نے دینی ہے۔صلح یا پراپیگنڈے کا اس میں دخل نہیں۔وہ لوگ دنیا کیلئے حیلے اور مکر کرتے ہیں۔انکا نہ دین سے واسطہ ہے۔نہ طریقت سے لگاؤ۔صرف اپنی اغراض کے غلام ہیں۔میں نے طفیل اور رشید بیگ سے کہا تھا۔کہ یہ معاملہ دین کا ہے۔تم عبادت کرو اللہ اجر دیتا ہے میری صلح یا ناراضگی سے اللہ نہ راضی ہوتا ہے۔نہ ناراض اسلئے ایسی صلح بےکار ہے۔باقی دوستی میں آپ لوگوں کے ساتھ رکھنا نہیں چاہتا۔میری دوستی صرف دین و

طریقت کے سلسلہ میں ہے۔ جسے تم لوگوں نے ٹھکرا دیا۔اب آ ؤ تو مہمان کی حیثیت سے طریقت کے سلسلہ سے میرا آپ لوگونکا کوئی تعلق نہیں۔رشید بیگ مکر کرتا رہا کہ آپ صرف قبلہ صوفی صاحب پر دست شفقت رکھیں ہمیں اتنا ہی کافی ہے آخر روانہ ہوتے وقت طفیل گلے ملا۔اور کہا اب مجھے لوگونکا مال کھانے کی اجازت مل گئی۔میں نے کہا یہ تمہارا اپنا فعل ہے میری اجازت کی ضرورت نہیں۔بہرحال مجھے کسی ایسے مرید کی ضرورت نہیں۔نہ ضرورت ہے کوئی سلسلہ میں داخل ہو۔یہ سب بدتمیز بے ادب مرید ہیں جنکی سلسلہ کو ضرورت نہیں ناراض ہوتے ہیں تو ہونے دیں۔ہمیں اسکی پرواہ نہیں۔نہ تمہیں پرواہ کرنی چاہیے۔بس خلوص۔سچائی۔اور صحیح عبادت۔درود شریف خلوص سے پڑھنا۔یہی عمل ہے۔اسی عمل سے نسبت اور تعلق قائم رہ سکتا ہے۔اس کو پختہ کریں۔اور کسی سے خوف نہ کھائیں۔باقی خیریت۔سب کو السلام علیکم کہدیں۔والسلام

خیراندیش

محمد نورالدین اویسی ایبٹ آباد

باقی جودن اللہ نے روزی کا رکھا ہے وہاں دیگا۔اسکے بعد بھی اسی نے روزی دینی ہے وہ سبب کریگا۔

مورخہ 10-7-84

برادرم محمود صاحب السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔حالات سے آگاہ ہوا۔آپ نے خط بہت مدت بعد لکھا۔آپ کے ذمہ بھی خط لکھنا تھا۔اول تو میرا حافظہ کمزور ہے۔یادنہیں رہتا کس سے کیا وعدہ کیا تھا۔آپ کو خط لکھنا چاہیے تھا۔ میرے خط کا انتظار نہ کیا کریں۔میں اکثر مصروف رہتا ہوں۔اکثر مہمانداری بہت رہتی ہے۔پھر میری صحت بھی کمزور ہے۔سر میں مستقل درد رہتا ہے۔ایسے میں بھی خط لکھنا دشوار ہوتا ہے۔تین دن سے سر میں کافی درد رہا۔آج بھی تھوڑا درد ہے۔اس حال میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔

انگلینڈ سے بشیر صاحب گوجر خان نے مجھے خط میں ایسے ہی ایک آدمی کے متعلق لکھا تھا۔ شاید آپ کا بھانجا ہی ہوگا۔اس نے کتاب میں پیر صاحب کی فوٹو پر اعتراض کیا تھا۔بشیر صاحب نے بھی یہی کہا تھا۔کہ پہلے کتاب کا مطالعہ کرو۔اسکے بعد تصویر پر جو سوال کرینگے جواب دیا جائیگا اسکے بعد ایسا ہی ہوا۔کہ اس نے اعتراض نہیں کیا۔اسکے بعد اسکے متعلق بشیر صاحب نے کچھ نہ لکھا۔اسے آپ لکھیں۔کہ بشیر صاحب سے رابطہ رکھیں وہ انہیں اچھی طرح سے تسلی کرا دینگے اگر وہ نزدیک ہوں تو انکے پاس جایا کرے۔ورنہ خط و کتابت سے رابطہ رکھے۔بشیر صاحب کا پتہ اسکے پاس ہوگا دوسرا پتہ اسے لکھ کر بھیجدیں۔

Ghulam Mohammad Bhatti

15 ASHMERE GROVE

FARTOWN-HUDDERSFIELD-ENGLAND

غلام محمد بھٹی صاحب ہمارے سلسلہ کو انگلینڈ میں چلاتے ہیں ان سے خط و کتابت یا خود ملیں تو یہ اسے اچھی طرح تسلی کرا دینگے۔بہتر ہے۔اگر حق کا صحیح راستہ تلاش کرنے کی خواہش ہو تو ان سے ملیں تو انشاء اللہ اسے تسلی بخش جواب ملیگا۔اور مطمئن ہو جائینگے۔باقی اصل کام ہمارے ذمہ صرف اور صرف درود شریف پڑھنا بغیر کسی مطلب اور غرض کو ذہن میں رکھنے کے۔اللہ و رسول راضی کرنے کا بہتر طریقہ بے غرض عبادت ہے۔وہ جو کچھ چاہیں آپ کیلئے پسند کریں۔وہ بات پوری ہوگی۔اس میں اضطراب۔

بددلی پیدا نہیں ہونی چاہیے حسنِ نیت سے عمل کیا جائے تو وہ عمل ضائع نہیں ہوگا اس کا نتیجہ ضرور ملیگا۔صرف اہلیت کا ہونا لازمی ہے۔لہٰذا اطمینان سے اپنا عمل پوری دلچسپی کے ساتھ جاری رکھیں۔اور عمل پورا کریں۔تو انشاءاللہ نتیجہ ہر حال میں بہتر حاصل ہوگا۔

ادریس صاحب کو میری طرف سے السلام علیکم

ذوالقرنین کا بہت عرصہ سے خط نہیں آیا۔انہیں انکے گھر میں سب کو میرا السلام علیکم پہنچا دیں۔اور کہیں کہ اپنی خیریت سے ضرور آگاہ کریں۔ایوب صاحب گزشتہ دنوں میرے پاس آئے تھے۔وہ کبھی کبھی میرے پاس آتے رہتے ہیں۔کہتے تھے کہیں باہر جانا ہے۔واللہ اعلم کہیں گئے یا نہیں ویسے خیریت سے تھے۔باقی خیریت والسلام

خیراندیش

نورالدین

ازایبٹ آباد مورخہ 18 جولائی 84ء

عزیزہ ہمشیرہ زیتون جی۔السلام علیکم

آپکا خط ملا۔ بہت مدت بعد آپ نے خط لکھا۔ میں آپکو اکثر یاد کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو خوش اور صحت وسلامت رکھے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ گرمی میں۔ میں سفر نہیں کرسکتا اسلیئے گرمیوں میں۔ ادھر آنہیں سکتا۔ دعا کریں اللہ سلامت رکھے تو اکتوبر کے مہینے میں میر پور آنے کی کوشش کرونگا۔ آپ بھی اپنی خیریت سے آگاہ کیا کریں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ گرمیوں میں۔ اتنا لمبا سفر آپ نہیں کرسکینگی ورنہ میں آپ کو یہاں آنے کیلیئے لکھتا۔ بہرحال اللہ نے چاہا تو میں خود آکر آپ سے ملونگا۔ بس اپنا درود شریف روضہ شریف کا تصور کرکے صحیح طریقہ سے پڑھیں۔ تو میں خود کسی صورت میں نظر آجاؤنگا ـــــ روحانی ملاقات ہوجائیگی ـــــ باقی میں امین کیلیئے تعویذ بھیج رہا ہوں اسکو پلادیں اور گلے میں ڈالدیں۔ احسان کیلیئے بھی تعویذ بھیجتا ہوں۔ اگر خط لکھو تو اسکو خط میں تعویذ بھیجدیں۔ اللہ تعالیٰ اسکو کامیاب کریں۔ اور امین کو بھی صحت عطا کرے۔ باقی سہارا[1] کی سب بہنوں بیٹیوں اور عزیزوں کو میری طرفسے السلام علیکم بشیر صاحب کو بھی میری طرف سے السلام علیکم

خیراندیش

نورالدین

ساتھ تعویذ

ساتھ تعویذ امین کیلیئے ہیں۔ روزانہ ایک تعویذ پانی میں گھول کر پلادیں۔ پرہیز۔ فکر اور وہم دل میں نہ رکھیں۔ انشاءاللہ بالکل صحت مند ہوجائیگا ـــــ

نمبر 2 تعویذ سبز کپڑے میں منڈھکر گلے میں ڈالدیں۔

نمبر 1 تعویذ احسان کو بھیجدیں۔ وہ بازو پر باندھے انشاءاللہ کامیاب ہوجائیگا۔

---

[1] سہارنخی ولایت خان رحمتہ اللہ علیہ کا آبائی علاقہ ہے۔ یہ خوبصورت گاؤں پیر گلی سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر پیر گلی کھوئی رٹہ روڈ پر ضلع میر پور آزاد کشمیر کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ جسکی حدود ضلع کوٹلی سے ملتی ہیں۔ (ناشر)

نمبر0 تعویذ احسان کے چھوٹے لڑکے کیلئے سبز کپڑے میں منڈھ کر گلے میں ڈالدیں۔ والسلام

نورالدین

ازنکہ۔میر پور

مکرمی محمد رفیق صاحب۔السلام علیکم

میں 17 جنوری میر پور۔نکہ۔راجہ محمد سرور خانصاحب کے گھر آیا ہوں۔آپ کا خط مجھے یہاں مل گیا۔حالات سے آگاہ ہوا___ گزارش ہے۔کہ آپ کی تڑپ اور لگن کا مجھے احساس ہوا۔جیسا بشیر صاحب۔شاہین صاحب نے آپ سے ترتیب بتائی ہے۔آپ اپنا عمل جاری رکھیں۔یعنی روزانہ گیارہ سو بار درود شریف چوبیس گھنٹے میں پورا کریں۔اور صبح نماز فجر سے قبل ایک۔آدھ گھنٹہ نکال کر۔درود شریف۔آنکھیں بند کر کے تصور روضہ مدینہ شریف کر کے روزانہ پڑھیں اور رات بعد از نماز عشا۔سونے کے وقت بھی اسی طرح ایک آدھ گھنٹہ صرف کر کے۔آنکھیں بند کر کے۔یکسوئی کے ساتھ روضہ مدینہ شریف کا تصور کر کے درود شریف پڑھیں ___ یہ عمل مستقلاً جاری رکھیں ___ طریقہ اویسیہ میں ایک طالب چالیس روز مسلسل پڑھتا رہے۔تو وہ Candidate (مستحق زیارت) ہو جاتا ہے۔اسکے بعد یہ عمل ہمیشہ کیلئے جاری رکھنا لازم ہے۔اللہ آپ کو توفیق دے۔اور اپنی اپنے محبوب کی محبت اور رضا عطا کرے۔یقین کے ساتھ اپنا عمل جاری رکھیں۔دل و دماغ میں اضطرابی کیفیت نہ آنے دیں۔سکون۔امید اور یقین سے درود شریف، پڑھیں۔انشاءاللہ کامیابی حاصل ہوگی۔بشیر صاحب۔شاہین صاحب سے رابطہ قائم رکھیں ___ میں یہ خط نکہ راجہ سرور خانصاحب کے گھر سے لکھ رہا ہوں۔سرور خانصاحب محمد رشید کونٹری والے کے بھائی ہیں۔سلطان خان بھی سرور صاحب کے بھائی ہیں۔غالباً آج کل ہائی وکیم ہونگے۔یہاں سے افضل صاحب (میر و موڑہ) کل 24 کو انگلینڈ جا رہے ہیں انکی دستی یہ خط بذریعہ محمد رشید صاحب آپ کے نام بھیج رہا ہوں۔مطمئن رہیں اور سکون سے رہیں اللہ آپ کو کامیابی عطا کریگا۔جملہ احباب کی خدمت میں السلام علیکم

خیر اندیش

نورالدین

میں ہفتہ تک ابھی گھر سے باہر ہوں۔آپ گھر (ایبٹ آباد) کے پتہ پر خط لکھیں۔

اچھا ہے۔آپ نور العرفان کا اچھی طرح مطالعہ کریں۔خاص کر اس میں آداب طریقت۔آداب مریدی

۔آداب معاشرت۔وغیرہ کا غور سے مطالعہ کریں۔آپکو سلسلہ اویسیہ کے اصول وضوابط سے آگاہی ہو جائیگی۔

از ایبٹ آباد مورخہ 11 ستمبر 84ء

محترم جناب رفیق صاحب۔السلام علیکم

آپکا خط ملا۔حالات سے آگاہ ہوا۔۔۔۔ مجھے احساس ہے۔کہ آپ نے میری ہدایت کے مطابق پانچ ہزار درود شریف پڑھا۔دس ماہ کی طویل مدت میں شدید مجاہدہ۔تزکیہ اور درود شریف پڑھنے سے آپ تھک گئے۔یہ مجاہدہ اب آپ کیلئے ناقابلِ برداشت ہو رہا ہے۔لہٰذا اب آپ مزید تاخیر برداشت نہیں کرتے۔شاید اب آپ زیارت کیلئے بے چین ہو رہے ہیں۔مزید مجاہدہ اور کثرتِ درود زیادہ دیر تک جاری رکھ نہیں سکتے۔مجھے آپ کی بے چینی واضطرابی حالت کا پورا پورا احساس ہے۔سوچ رہا ہوں۔کوئی موقع ملے۔حضورؐ کی خدمت میں آپ کی بے چینی کا ذکر پیش کروں کہ رفیق صاحب آپ کی زیارت میں طویل تاخیر برداشت نہیں کر سکتے۔لہٰذا۔آپ ہی تکلیف فرما کر انہیں جلوہ دیدیں۔اب میں شش و پنج میں پڑ رہا ہوں۔کہ آپ کیلئے میری عرضداشت کیا حضورؐ۔قبول فرمائینگے۔!۔مالک تو وہ خود ہیں۔ڈرتا ہوں۔میری یہ گزارش۔گستاخی نہ بن جائے۔رہا۔نورالعرفان میں بیان کئے گئے۔واقعات۔نورالعرفان کے حوالہ سے بیان کئے گئے واقعات کے علاوہ اور بھی مضامین طریقت کے متعلق تحریر کئے گئے ہیں۔انکا بھی مطالعہ کریں غور سے۔خاص کر اصولِ طریقت۔آداب طریقت۔اسکے بعد آپ اپنا ایک خاص نظریہ قائم کریں۔کہ درود شریف۔صرف اجلاس میں داخل ہونے تک مخصوص نہیں بلکہ یہ حُب رسول کو اپنی تمام زندگی تک قائم رکھنے کیلئے ہے۔کہ آخرت میں ہم آپؐ کے جھنڈے تلے اٹھیں۔رہا طریقت کے تابع۔مراتبِ عرفان۔اور زیارت رسولؐ۔یہ واقعی طریقت کا ایک اہم تصور ہے۔میرے محترم۔دس ماہ کی قلیل مدت میں ہی آپ تھک گئے۔ابھی تو عمر بھر کا سودا ہے۔یہ ٹھیک ہے۔چالیس دن درود پڑھنے والا مستحق ہو جاتا ہے۔مستحق ہو جاتا ہے۔یہی نہیں۔بلکہ ایک بار ہی پڑھنے سے مستحق ہو جاتا ہے۔لیکن ایک طالب حق کیلئے اور بھی آداب ہیں۔۔۔۔ آپ سمجھیں کہ یہ میرا دعویٰ نہیں۔کہ میں حضوری کر دونگا۔بلکہ باطن کا قانون ہے۔کہ سلسلہ اویسی کی نسبت سے درود خوان ایک بار پڑھنے سے حضوری ہو جاتا ہے۔۔۔۔ کفارِ مکہ نے حضورؐ سے نبوت کے دعوے کی دلیل میں مطالبہ کیا کہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔تو حضورؐ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دکھائے۔لیکن یہ معجزہ گزشتہ

نبیوں کی طرح۔ نبوت کی دلیل کیلئے معجزات دیئے گئے۔ معجزوں میں شامل نہیں۔ حضورؐ کو ایسے معجزے نبوت کی دلیل کیلئے نہیں دیئے گئے۔ یہ معجزہ آپ نے By the way کر دکھایا یہ آپ کیلئے شرطِ نبوت نہیں ـــــ اسی طرح سلسلہ اویسیہ میں ولیٔ اکمل سے متعلق کرامات شرطِ ولایت نہیں۔ ایسے ہی ہر مرید کیلئے ایک بار درود پڑھنے کے ساتھ حضوری ہونا شرط نہیں۔ کیونکہ حضوری ہونا۔ بہت بڑا مقام ہے۔ جس کے لئے طالبِ صادق ہونا ـــــ صرف درود پڑھنے سے طالبِ صادق ہونا نہیں۔ بلکہ آداب ضروری ہیں۔ نفس گم کردہ ے آید جنید و بایزید اینجا[1] ـــــ ہاں یہی مقام ہے۔ یہی اجلاس ہے۔ جسکی طلب کیلئے انسان عمریں صرف کرتا ہے۔ ابراہیم ادھم اپنی تمام سلطنت دینے کے باوجود۔ جنگلوں کی ویرانی کے باوجود یہ مقام "بلا مزید تاخیر" کے حاصل نہ کر سکا ـــــ لہٰذا۔ آپ مستحق ہو چکے ہیں۔ "قانوناً" ـــــ مگر حصولِ مقصد میں۔ بے چینی۔ اضطراب ابھی اپنی جگہ باقی ہے ـــــ "بلا مزید تاخیر" کے لفظ پر غور کریں۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہونا ہے ـــــ کسی گورنر۔ صدر۔ کے ایوان میں داخل ہونا نہیں ـــــ لہٰذا۔ اپنی طرف سے۔ ادب۔ جذبۂ احترام۔ خلوص۔ بے غرضی۔ صبر و استقلال بھی ایک طالبِ صادق کیلئے لازم ہیں۔ یہ باتیں آداب میں شمار ہیں چند دن درود پڑھنا تو کیا۔ اپنی تمام زندگی کیلئے یہ عمل لازم کرنا ہے۔

بلاشبہ نور العرفان میں چالیس دن کا دعوےٰ یقینی ہے ـــــ جیسے اُدْعُوْنِیْ استجب لَکُمْ میں کسی کے دعا مانگنے پر اجابتِ دعا اللہ پر واجب و لازم آتی ہے۔ مگر دعا مانگنا۔ اور اجابت میں خصوصیت لازم ہے۔ کہ ایک مقامِ اجابت مقرر ہے۔ شرائط کے ساتھ۔ تاہم میں آپ کو مایوسی میں ڈالنا نہیں چاہتا کہ باتوں سے آپ کو خاموش کر دوں۔ ایسا نہیں آپ اس خیال سے چالیس دن کی شرط کے تحت درود نہ پڑھیں۔ بلکہ بلا غرض۔ بغیر شرط درود پڑھیں ـــــ چالیس دن کی شرط اور دعوے کے ساتھ سلسلہ اویسیہ (باطن) کے ذمہ آپ کو حضوری کرنا واجب ہے۔ مگر آپ شرط کو سامنے نہ رکھیں۔ اپنے میں استقلال اور خلوص پیدا کریں۔ "بلا مزید تاخیر" ـــــ شرط ہے۔ دس ماہ درود پڑھنا شرط ہے۔ لیکن درود پڑھنا۔

---

[1] مکمل شعر اسطرح ہے۔ ادب گاہیست زیرِ آسمان از عرش نازک تر نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا (عزت بخاری) (ناشر)

عبادت میں شامل ہے۔ عبادت کی غرض سے اپنی تمام زندگی کا معمول سمجھ کر ـــــ نورالعرفان کا پورا مطالعہ کریں۔ اس میں درود پڑھنا زیارت کیلئے شرط نہیں ـــــ دس ماہ شدید محنت زیارت کیلئے شرط نہیں ـــــ بلکہ ادب ـــ حُب ۔ احترام ـــــ بے غرض عبادت اصل عمل ہے۔ ہاں شرط کے ساتھ ـــــ بے غرض "طالبِ صادق" کی صفت شامل ہے۔ بہر حال آپ چالیس دن درود پڑھنے کے ساتھ مستحق ہیں۔ بشرطیکہ بقول آپ کے ۔ معمول ہمیشہ جاری رہے۔ تو اسکی limit کا تعین نہیں۔ جب آپ میں۔ خلوص۔ ادب آجائے۔ ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد خود فیض یاب ہوں۔ اور دوسروں کیلئے نمونہ عمل بنیں۔ تو ایسے آدمی نمونہ بنائے جائینگے۔ اور وہ لوگ حقیقتاً "ولی" کی حیثیت سے سلسلہ کیلئے دلیل بنینگے۔ یہ میرا ذاتی کام نہیں ـــــ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دین ہے ـــــ اور اویسؓ کا سلسلہ ہے نام انہیں کا چلتا ہے۔ وہ (اگر سلسلہ حقیقتاً اویسی ہے) خود اپنی لاج رکھینگے۔ اور حقیقت کا مشاہدہ کرائینگے۔ یہ سلسلہ۔ "باطن" ـــــ "اویسؓ" ـــــ "محمد امینؒ" کے نام سے چلتا ہے۔ میں نے اپنی طرف سے دعویٰ نہیں کیا۔ صرف عقیدہ ہے۔ کہ یہ سلسلہ حقیقی۔ اویسی۔ امینی ہے۔ جو سچا سلسلہ ہے۔ اسکے دعوے سچے ہیں۔ ورنہ میں ایسے دعوے کتاب میں نہ لکھتا۔ لہٰذا مطمئن رہیں۔ اطمینان سے عمل جاری رکھیں۔ "قلب" کا مزکی۔ اور قابل برداشت ہونا بھی۔ اور ہمیشگی شمولیت کا قائم رہنا بھی ضروری ہے یہ عمل چند دن کیلئے نہیں۔ آپ اپنا عمل جاری رکھیں۔ کرتا فقیر ہی ہے جو کچھ کرتا ہے۔ لیکن فقیر بھی پورے غور و تدبر سے کام کرتا ہے۔ والسلام

خیر اندیش

نورالدین

بہتر ہے۔ کہ آپ نماز فجر سے قبل تہجد کے موقع پر ایک گھنٹہ مراقبہ میں درود شریف پڑھیں۔ اس حال میں کہ آپ دل میں یہ تاثر پیدا نہ ہونے دیں۔ کہ میں بہت بڑا عمل کر رہا ہوں۔ درود پڑھنا۔ یا طوالت پیدا ہونا ـــ یا حضوری میں تاخیر آزمائش نہیں ہوتی طریقت میں ایسا ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ قلب و ذہن میں تقویت۔ پاکیزگی۔ نہ آئے۔ دیدار ہونے میں۔ تاخیر ہونا۔ فطری امر ہے۔ یہ آزمائش کی تکلیف نہیں۔ بلکہ۔ اضطراب ہے۔ بے معنی اضطراب۔ اسی کیفیت کو ترک کرنے کی میں نے تلقین کی تھی۔

ازایبٹ آباد مورخہ 29 ستمبر 84ء

عزیزہ ہمشیرہ زیتون بیگم۔ سلامت رہو

السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔ حالات سے آگاہ ہوا۔ احسان الحق میرے پاس آیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ سعودی عرب جانے کیلئے کوشش کررہا ہے لیکن وہ کامیاب نہ ہوا۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ کہ جو اللہ کو منظور وہ بہتر ہوتا ہے۔ کامیابی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ بہتر سمجھے تو کبھی موقع مل جائیگا۔

میں بہت مصروف ہوں۔ صبح شام مہمانوں کا ہجوم رہتا ہے۔ فرصت نہیں ملتی خط لکھوں۔ خط بھی بہت سے جمع ہو گئے۔ جن کا ابھی تک جواب نہ دے سکا۔ تاہم موقع نکال کر جواب دیدیتا ہوں۔ مجھے آپ کی محبت وعقیدت کا پورا احساس ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین ودنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ اپنے حبیب کی محبت اور زیارت عطا کرے۔ انشاء اللہ میرا پروگرام ہے۔ اکتوبر آخری ہفتہ میں موسم ٹھنڈا ہو جائے۔ تو جلد ہی میرپور آؤنگا۔ اور آپ کے گھر سہار بھی انشاء اللہ بشرطِ زندگی ضرور آؤنگا۔ ابھی پنجاب میں گرمی ہے۔ جو میں برداشت نہیں کرسکتا۔ اسلئے موسم ٹھنڈا ہو جائے تو میں آپ کے پاس بھی آؤنگا ــــ باقی میں نے کئی بار آپ کو امین کے متعلق کہا۔ کہ آپ ایک بار ضرور اسکو محکمہ صحت میرپور آزاد کشمیر میں لے جائیں۔ وہاں مستقل علاج ہوتا ہے پھر کبھی تکلیف باقی نہیں رہتی۔ لہٰذا امین سے کہدیں کہ وہ خود میرپور جا کر ہسپتال میں ایک دفعہ جا کر علاج کرائے انشاء اللہ ایک دفعہ علاج صحیح طور کرے تو بالکل صحت ہو جائیگی ــــ بشیر صاحب آئیں تو انکو میرا السلام علیکم کہدینا۔ اور سہار کے سب بہنوں بیٹیوں کو میری طرفسے دعا والسلام علیکم۔ زاہد حسین کو دعا وسلام۔ سلیم کی والدہ وہاں ہوں تو انکو بھی السلام علیکم کہدیں۔

خیر اندیش

نورالدین

محترم محمد رفیق صاحب۔السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا۔یادآوری کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔آپ کا یاد کرنا اور خلوص نیت سے۔ درودنماز ادا کرنا ___ کافی ہے۔آپ کیلیئے۔کہ باطنی توجہ خود بخود آپ پر پڑتی ہے۔اس پر یقین اور اعتماد۔ حسنِ نیت سے رکھنا چاہیے۔اس حال میں۔کہ کسی مشکل وقت میں استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔اللہ ورسول پر کامل بھروسہ رکھنا چاہیے۔تو باطن ہر لحہ آپ کی نصرت وراہنمائی میں مستعد رہتا ہے۔بس حسنِ نیت ___ اور استقلال ___ اپنا عمل جاری رکھیں۔نتیجہ اللہ ورسول پر چھوڑ دیں۔وہ ہر طرح آپ کے حامی وناصر ہونگے۔آپ کی یادآوری کا شکریہ۔میں ہر لحہ آپکی تکمیلِ ولایت اور حصولِ رضا کیلیئے کوشاں رہونگا۔جملہ احباب کی خدمت میں السلام علیکم۔نیلسن میں ہمارے عزیزانِ مخلص کیخدمت میں السلام علیکم۔میاں صاحب برادرم اللہ دتہ صاحب کی خدمت میں السلام علیکم

خیراندیش

نورالدین

ایبٹ آباد مورخہ 86-10-12

عزیزم ذوالقرنین صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ حالات سے آگاہ ہوا۔ پیشتر احسان گھر سے واپسی پر مجھے ملا تھا۔ اس نے بتایا۔ کہ آپ اس جمعہ 10 اکتوبر میرے پاس آرہے ہیں۔ میں انتظار کرتا رہا۔ مگر آپ نہ آئے کل 11 اکتوبر آپ کا خط ملا۔

بیگم ایوب کے متعلق بھی علم ہوا۔ کہ وہ واپس گھر آگئی ہیں۔ شکر ہے خیریت سے گھر پہنچ گئی امید ہے۔ بچہ بھی بصحت وسلامت ساتھ آگیا ہوگا۔

میں کافی دنوں سے صحت مند نہیں۔ اب اکثر بستر پر ہی لیٹا رہتا ہوں۔ گلے میں خراش۔ سر میں درد۔ جسم میں درد اور کمزوری۔ بلڈ پریشر۔ کھانسی شدید ان بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ اسکے ساتھ ہی مہمانوں کا بھی رش رہتا ہے۔ جس وجہ سے بیماری اور مصروفیت کی وجہ سے کسی کے خط کا بھی جواب نہیں دے سکتا ـــــ اور پھر مقدمہ میں پیشیوں کا فکر۔

میرا ارادہ ہے۔ کہ اکتوبر آخر میر پور آنے کی کوشش کرونگا۔ ویسے اب سفر کرنے کی بھی ہمت نہیں رہی۔ ہر وقت خدشہ رہتا ہے۔ کہ کسی جگہ کوئی حادثہ پیش آئے۔ تاہم میرا مصمم ارادہ ہے۔ کہ اکتوبر آخر میں میر پور آؤنگا۔ لہٰذا۔ بیگم ایوب کو بھی کہہ دیں۔ کہ فی الحال یہاں آنے کا ارادہ ترک کردیں۔ اللہ کو منظور ہوا۔ وہیں ملاقات ہوگی۔

ہمشیرہ زیتون بیگم کے متعلق احسان نے بتایا انکو دمہ کی شکایت ہوگئی ہے۔ یہ بات غلط ہے انکو دمہ نہیں ہوسکتا۔ صرف گلے کی خراش اور بلغم کی کثرت۔ اور پھیپھڑوں میں بلغم سخت ہوگیا۔ انہیں کہیں۔ کہ حکیم سے نزلہ زکام اور بلغم خارج کرنے کی دیسی جڑی بوٹیوں کا نسخہ لیں۔ جڑی بوٹیوں کا جوشاندہ (جیسے ہمدرد کی جوشاندی جڑی بوٹیوں کی ملتی ہے) استعمال کریں۔

بنفشہ دو تولہ۔ ملٹھی چھ ماشہ۔ اصل السوس چھ ماشہ۔ سونف دو تولہ۔ اور صبح ناشتہ کے وقت ایک کھانے کا چمچہ شہد استعمال کریں۔ بازار پنساری سے لیکر ان ادویہ کو پانی میں ابال کر صبح دو پیالی شربت میٹھا ملا کر۔ اور رات سوتے وقت یہی شربت پئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل عطا فرمائے۔ فکر کرنے کی

ضرورت نہیں۔

باقی گھر میں سب کو السلام علیکم۔حاجی منیر صاحب سہار والے کو بھی میرا السلام علیکم۔انکا خط آیا ہے مصروفیت کی وجہ سے جواب نہ دے سکا۔انشاء اللہ میں جلد ہی میر پور آنے کی کوشش کرونگا۔گھر میں سب کو السلام علیکم۔ہمشیرہ زیتون بیگم۔انکے بچوں کو السلام علیکم۔احسان کو کہیں کہ پرہیز رکھیں۔اور غذا۔شہد وغیرہ استعمال کرتے رہیں اوراب زیادہ محنت بھی نہ کریں۔تھوڑا بہت کام کیا۔مگر زیادہ کام نہ کریں۔کچھ آرام بھی کیا کرے اللہ اسکو تندرستی سلامتی عطا فرمائے۔آپ کے گھر میں سب کو السلام علیکم۔ادریس۔محمود اور جملہ احباب کو بھی میرا السلام علیکم پہنچادیں۔والسلام

خیر اندیش

نورالدین

ازایبٹ آباد 21 دسمبر 86ء

عزیزم محمد عالم صاحب۔السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔اسلئے جلدی جواب نہ دے سکا۔سردی بہت ہو رہی ہے میرے گھٹنوں میں تکلیف ہے۔چلنے پھرنے میں تکلیف ہوتی ہے ـــــ تاہم اللہ کا شکر ہے۔ اس حال میں چلتا پھرتا ہوں۔

آپ نے اگر جلدی کسی وقت مظفرآباد جانا ہوتو آپ شریف صاحب کے گھر جا کر ارشد کو میری طرف سے بتا دیں۔کہ وہاں میری لوہے کی ایک انگیٹھی پڑی ہے۔جو حصہ انہوں نے گرایا ہے۔ اسی حصہ کے گودام میں پڑی تھی۔وہ حصہ نیا بنارہے ہیں۔وہاں انگیٹھی تلاش کر کے واپسی جب آئیں۔ تو ایبٹ آباد کی طرف سے آ کر انگیٹھی ضرور ساتھ لائیں یہاں سردی بہت سخت ہے۔مجھے سردی سے کافی تکلیف ہورہی ہے۔سردی کی وجہ سے میرے گھٹنوں میں درد ہوتا ہے۔اسلئے آپ ارشد کو تاکید کریں۔ کہ انگیٹھی تلاش کر کے آپ کو دیدے تاکید ہو۔کہ آپ اگر مظفرآباد نہ جانا ہو۔تو بلاوجہ آپ پھر ضروری نہ جائیں۔جب کام پڑے تب جائیں۔تاکید ہے۔میری تاریخ 17 دسمبر کو تھی۔مخالف حاضر نہیں ہوا۔ اسکی -/2000 کی ضمانت پھر ضبط ہوگئی اور پھر 13 جنوری تاریخ ہوگئی۔باقی خیریت سلیم صاحب اور انکے گھر میں سب کو دعا والسلام علیکم

خیراندیش

نورالدین

ایبٹ آباد 87-3-9

عزیزم ذوالقرنین صاحب۔السلام علیکم

میرا ارادہ انشاءاللہ عرس 20 مارچ کو کرنے کا ہے۔میری صحت تو ٹھیک نہیں۔تاہم عرس کرنا ضرور ہے۔آپ کے متعلق میرا خیال ہے۔کہ اگر آپ سب لوگ ادریس ماسٹر وغیرہ اور بھی باقی لوگ اکٹھے ہو کر کالا ڈب میں (آپ کے گھر میں) قرآن خوانی کریں۔تو کافی لوگ آپ کے پاس جمع ہو جائینگے۔اور دوسرے لوگ بھی ختم میں شامل ہو جائینگے اور اگر آپ یہاں آنے کا ہی ارادہ کرینگے تو پھر آپ کی مرضی پر منحصر ہے یہاں آ کر شرکت کر سکتے ہیں۔ایسی صورت میں ماسٹر محمود صاحب ادریس اور دیگر درود خوان یہاں شامل ہو سکتے ہیں۔دونوں صورتیں جو آپ کو پسند ہوں۔آپ کے اختیار میں ہے۔

باقی مسز کیپٹن ایوب بھی یہاں آنا چاہتی ہیں۔انکو کہدیں۔کہ اگر ایوب صاحب ادھر آئیں۔تو انکے ساتھ بیشک آ جائیں۔اگر وہ یہاں نہ آ سکیں تو پھر اسکو بھی روک دیں۔عرس کے بعد جب موقع ملا ایوب صاحب کے ساتھ آئیں ـــــ کیونکہ عرس پر عورتوں کا انتظام نہیں ہو سکتا۔

سہار والوں میں سے اگر کوئی کالا ڈب شامل ہو (بشرطیکہ آپ کالا ڈب میں عرس کریں) تو بہتر ہے۔ورنہ حاجی صاحب [1] کی جیسے مرضی ہو ادھر آنا چاہیں یا کالا ڈب جو انہیں پسند ہو ـــــ لہٰذا پیغام ملتے ہی مجھے اپنے پروگرام سے مطلع کریں۔جملہ احباب و اہل خانہ کو السلام علیکم

خیر اندیش

نورالدین

---

[1] مراد راجہ منیر صاحب مرحوم جو کہ راجہ مظفر شائق برادر راجہ یحیٰ ولایت کے فرزند ہیں۔(ناشر)

ایبٹ آباد

عزیزم ذوالقرنین صاحب۔السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔میں نے احسان الحق کے دستی آپ کو خط بھیجا ہے۔انشاءاللہ 20 مارچ میں عرس کا ارادہ رکھتا ہوں۔آپ کو میں نے لکھا ہے۔اگر آپ سب درود خوان اکٹھے ہو کر کالا ڈب میں ختم شریف پڑھیں۔اور سب درود خوان ودیگر احباب ختم قرآن میں شامل ہوں۔تو بہتر ہے۔

اور اگر آپ ادھر آنا ہی چاہیں تو بیشک آسکتے ہیں۔تو حسب دستور آپ 19 مارچ ایبٹ آباد آجائیں۔اور اپنے درود خوان احباب کو ساتھ لائیں۔

ایوب صاحب کے متعلق میں نے لکھا ہے۔کہ اگر وہ وقت پر جہلم ہوں۔اور عرس میں شرکت کیلئے یہاں آنا چاہیں۔تو وہ بھی آپ کے ساتھ ہی آجائیں۔انکی بیگم کے متعلق بھی میں نے لکھا ہے اگر ایوب صاحب آئیں تو پھر بیگم بھی انکے ساتھ آئیں۔ورنہ انہیں کہدیں انشاءاللہ عرس کے بعد وہ مجھ سے ملاقات کریں۔میں انکو خط لکھونگا۔باقی خیریت جملہ اہل خانہ واحباب کو السلام علیکم

خیر اندیش

نورالدین

ویسے میں نے یہاں کے ختم شریف میں آپ کو شریک کیا ہے۔یہاں آنا چاہیں تو بہتر ہے۔

ایبٹ آباد 15-3-87

عزیزم ذوالقرنین صاحب

السلام علیکم

پیشتر میں نے 20 مارچ عرس کرنے کے متعلق پروگرام کے متعلق لکھا تھا ____ لیکن اچانک انوری بیگم۔عزیز الرحمٰن کا بہنوئی فوت ہوگیا۔20 مارچ انکا ختم دینا ہے۔جس میں انہوں نے ہر حال میں شامل ہونا ہے۔اسوجہ سے میں 20 مارچ میں انتظام نہ کرسکونگا۔لہٰذا۔واضح ہو کہ میں عرس ملتوی کرتا ہوں۔

انشاء اللہ آئندہ 27 مارچ جمعہ کے دن طے ہوا۔آپ فی الحال 20 کو پروگرام پر نہ آئیں۔ 27 مارچ کا انتظار کریں البتہ جیسا میں نے خط میں لکھا ہے۔اگر آپ کالاڈب میں ختم دینا چاہیں تو سب درودخوان اکٹھے ہوکر قرآن خوانی کریں۔آپ اس سلسلہ میں ادریس صاحب سے مشورہ کریں۔

خیراندیش

نورالدین

سہار والوں کو بھی مطلع کریں کیونکہ سہار سے احسان نے بھی 20 کو آنا تھا۔وہ بھی آئندہ پروگرام کا انتظار کریں۔آپ بمہربانی سب احباب کو جو پلاہل وغیرہ سے یہاں آنا چاہتے ہیں مطلع کریں۔

ازایبٹ آباد مورخہ 25 اپریل 87ء

ہمشیرہ زیتون بیگم صاحبہ۔ السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ میں نے احسان کو یہی مشورہ دیا ہے۔ کہ ساری پنشن کا روپیہ بنک میں جمع کرو۔ وہاں سے ماہوار $1\frac{1}{2}$ ہزار روپیہ نفع ملیگا۔ اسکے بعد اسکا خیال رکھشا لینے کا تھا۔ میں نے کہا۔ کہ رکھشا اگر لوگے تو اس میں گھر سے کم از کم پچاس ہزار یا تیس چالیس ہزار پرانا رکھشا لوگے۔ تو اس میں تمہاری اپنی رقم ہی دو سال میں پوری ہوگی۔ اسکے بعد تم کو رکھشا سے نفع ملیگا۔ مگر اس میں ہر وقت رکھشا کی مرمت پر بھی روپیہ لگیگا۔ اسکے علاوہ اگر خدانخواستہ کوئی حادثہ ہوا۔ تو تمہاری رقم ضائع ہو جائیگی۔ لہٰذا بغیر خرچہ۔ بغیر محنت گھر بیٹھکر $1\frac{1}{2}$ ہزار روپیہ زیادہ بہتر ہے۔ اگر ماہوار پانچ سو روپیہ بنک سے لوگے اور اسکے ساتھ پنشن کی رقم ماہوار لوگے تو تمہارے گھر کا خرچہ آسانی سے پورا ہو جائیگا۔ اس طرح آدھی رقم بنک میں جمع ہو جائیگی آدھی گھر خرچہ میں خرچ کروگے۔

اب آپ کا جو خیال ہے۔ اسکے متعلق عرض ہے۔ آگے آپ اپنا گھر اپنے خرچہ سے چلا کر اچھا وقت گزارتے رہے۔ بشیر صاحب بھی تنخواہ لیتے ہیں۔ لہٰذا آپ جس طرح وقت گزارتے ہیں اسی طرح گزاریں احسان کے روپیہ پر آس نہ لگائیں۔ اللہ پر آس لگائیں۔ رکھشا پر خرچ کرکے وقت پر تھوڑی رقم مل جائیگی۔ مگر $1\frac{1}{2}$ دو سال تک تھوڑا ملتا رہیگا۔ بعد میں رکھشے سے تیس چالیس ہزار روپیہ واپس نہیں ملیگا ــــــ میرے نزدیک رکھشے میں صرف اپنی رقم ہی واپس $1\frac{1}{2}$ سال میں پوری ہوگی۔ بنک میں رقم جمع رہیگی۔ جسکو نقصان نہیں۔ رہی بات زاہد کی۔ اگر زاہد اور احسان نے رکھشا لیکر چلایا۔ کل ہو سکتا ہے۔ کہ کسی وقت رکھشا پر رقم خرچ کرنی پڑیگی۔ تو احسان تنگ آجائیگا۔ اسلئے بہتر ہے کہ زاہد جیسے کام کرتا ہے۔ ویسے ہی کرے ــــ اب رہا دوکان کا کام۔ اسکے لئے بھی سوچنا چاہیے۔ کہ اس میں احسان اور زاہد اکٹھے کام کر سکتے ہیں۔ لیکن کاروبار میں پوری سوچ بچار کرکے دیکھیں کہ آپ لوگ کس قسم کا کاروبار کرسکینگے۔ اور کونسا کام فائدہ مند ہوسکتا ہے۔ کاروبار میں۔ روپیہ لگایا۔ تو وہ بھی محفوظ ہوتا ہے۔ اور اس سے زیادہ نفع بھی مل سکتا ہے۔ لہٰذا۔ دونوں بھائی آپس میں سوچ بچار کرکے پہلے آپس میں مشورہ کریں۔ کہ کام کس طرح کرینگے ہر بات پر سوچیں تاکہ کل کوئی ایسی بات پیدا نہ ہو جس سے دو بھائی

آپس میں ناراض ہو جائیں ـــــ

باقی ہمشیرہ صاحبہ میں آپ کو یہی مشورہ دونگا۔ کہ آپ اس معاملہ میں نہ سوچیں۔ کہ احسان روپیہ کسی کام میں لگا کر آپ کو نفع دے۔ آپ اپنے اللہ پر بھروسہ رکھکر۔ جو کچھ اللہ دیگا۔ اس پر صبر کریں اور راضی رہیں۔ احسان کے روپیہ پر بھروسہ نہ کریں۔ پھر یہ چیز احسان کے ذمہ ہے۔ کہ وہ والدین کی خدمت مدد خود کرے۔ اور خود آپکو جو دینا اچھا ہے۔ وہ دے ـــ البتہ دوکانداری میں اچھی بات ہے۔ کہ زاہد جو کماتا ہے۔ آپ کو دیتا ہے۔ پھر آپ کو اسی طرح زاہد سے مدد ملتی رہیگی ـــــ لہٰذا۔ رکھشا بالکل نہ لیں اور کوئی ایسا کاروبار کریں۔ جو فائدہ مند ہو۔ پھر دونوں بھائی فیصلہ کر کے شراکت پر کام کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ برکت کر کے آپ کو زیادہ نفع دے۔ باقی خیریت والسلام۔

احسان۔ زاہد۔ امین اور سب کو السلام علیکم۔ حاجی منیر صاحب انکے گھر میں سب کو السلام علیکم

دعا ـــــ خیراندیش

نورالدین

عید مبارک

ایبٹ آباد 18-5-87

عزیزم۔ اکرم ادریس۔ السلام علیکم

آپ کا 28-4-87 کا خط ملا یاد نہیں کس دن۔ آج اچانک آپ کا خط میرے ہاتھ میں آیا۔ دیکھا تو جواب دینا تھا۔ غالباً آپ منتظر رہے ہونگے۔ مجھے افسوس ہے۔ شاید آپ کو زحمت انتظار کرنا پڑی ہوگی۔ بہر حال میں خیریت سے ہوں۔ اللہ کا فضل ہے۔ آج بیسواں روزہ ہے۔ جنرل ضیاء الحق کے حکم کے مطابق۔ لیکن اللہ کے حکم کے مطابق آج انیسواں روزہ ہے۔ ایک دن علمائے اجہل کے حکم کے ذریعہ بلاضرورت لگایا گیا جبکہ بدھ کا چاند آسمان پر تھا ہی نہیں۔ اصل روزہ جمعرات کا تھا اس حساب سے خیال رہے لیلۃ القدر 25 مئی بروز سوموار 26 رمضان ہوگا۔ یہی 26 کی رات لیلۃ القدر کی رات ہوگی۔

یہاں مسلسل بارشوں کی وجہ سے موسم کافی ٹھنڈا رہا۔ اسلئے روزے ٹھنڈے گزر رہے ہیں۔ اللہ نے فضل کیا کہ ہم آسانی سے بغیر تزکیہ نفس روزے گزار رہے ہیں۔

باقی اس سکھا شاہی حکومت میں انصاف کا خون ہو رہا ہے۔ ایسا ظلم رنجیت سنگھ کانے کی حکومت میں بھی نہ تھا۔ میرے مقدمہ کا فیصلہ طوالت کے بعد مجسٹریٹ نے سنا دیا۔ ایک اصل سرغنہ جو انگلینڈ بھاگ گیا۔ اسے مفرور قرار دیا گیا۔ ضمانت ضبط۔ وصولی ضمانت کیلئے جائیداد قرق کی جائیگی۔ دوسرا ملزم جسکے لئے مجسٹریٹ نے جان بوجھ کر پانچ ماہ تاریخیں دیکر case کو طول دیتا رہا۔ کہنے لگا اسے میں چھوڑ دیتا ہوں۔ بحث کے بعد انہوں نے کوشش کی یہ لڑکا بچ جائے۔ چنانچہ عدالت کے عملہ اور کورٹ انسپکٹر نے مجسٹریٹ کو رشوت دیکر پھنسایا۔ اور وہ تاریخیں دیتا رہا۔ حالانکہ اسے سزا و جرمانہ لگنا قانوناً ضروری تھا۔ مگر رشوت لیکر مجسٹریٹ نے اسے چھوڑ دیا۔ بس یہ فیصلہ ہوا۔ اب مقدمہ باقی نہیں رہا۔ نہ ملزم کو پولیس نے گرفتار کرنا ہے نہ اسکے خلاف قیامت تک case چلنا ہے۔ وہ انگلینڈ میں بھاگ گیا ہے یہاں رہ کر اسکو بلا ضمانت گرفتاری پر پولیس نے اسے گرفتار نہیں کیا۔ اب انگلینڈ سے کون اسے پکڑ کر لائیگا۔ میں رمضان شریف میں اکثر بد دعا کرتا رہا۔ اللہ ان ظالموں پر حادثہ ڈال اس بد دعا میں میں اپنے

لئے خیر کی دعائیں کرنا بھول ہی گیا۔ اتنا افسوس ہے مجھے اس سکھا شاہی حکومت پر جتنا جتنا اس حکومت میں اسلام کا نفاذ ہوتا ہے۔ اتنا ہی کمزوروں پر ظلم سخت ہوتا جا رہا ہے۔ بہر حال ذہنی دباؤ کافی رہا ـــــ روزوں کے سرور میں خلل آیا۔ اب تھوڑے دن رہ گئے۔ عید آنے والی ہے۔ مگر پاکستان میں سکھوں والی عید ہوگی ـــــ کیونکہ اس ملک میں ایک آدمی بھی سکھی اور محفوظ ظلم سے نہیں کہ خوشی محسوس کرے ـــــ

اللہ کا فضل ہے۔ میں خیریت سے ہوں۔ صحت ٹھیک ہے۔ کمزوری لاحق ہے۔ دن اچھا گزرتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے روزے قبول کرے۔ اور حقیقی عید کی خوشیاں نصیب کرے۔ ماسٹر محمود و دیگر تمام درود خوان احباب کیخدمت میں السلام علیکم ـــــ ذوالقرنین صاحب انکے گھر میں سب کو السلام علیکم

خیر اندیش

نورالدین

از ایبٹ آباد

عزیزان محترم سلطان ۔ومحمود طاہران ــــ وطاہرانِ راہِ معرفت ۔

السلام علیکم ۔آپ کا خط ملا ۔آپ سب کے حالات سے آگاہ ہوا ۔خصوصاً خط میں تحریر کئے گئے حالات سے آگاہ ہوا ۔میری یہی خواہش ۔یہی دعا رہتی ہے ۔کہ آپ صراط مستقیم پر بہ جان و دل مصروفِ سفر ۔مصروفِ عمل رہیں ۔یہ اچھی بات ہے ۔کہ آپ سب احباب یکجا ملکر درود شریف مراقبہ کا عمل قائم کئے ہیں ۔

ہاں ۔یہ عمل غرض سے پاک ہو ۔تو باطن سے خوشنودی حاصل ہوتی ہے ۔اسکا مطلب یہ کہ آپ محض مشاہدہ کیلئے ہی مراقبہ کو مخصوص نہ کریں ۔بس ایک فریضہ ۔حُب ۔اور لگن کے ساتھ ادا کرنے کی نیت رکھیں ۔باطن جب چاہے (جب سمجھے) مشاہدہ دیدیگا ــــ

جیسے آپ نے اپنے خط میں مشاہدہ کے آثار تحریر کئے ہیں ۔اسکا مطلب یہ ہے ۔کہ آپ مشاہدہ ہونے کیلئے زیادہ جذباتی ہیں ۔لیکن جب تجلیات کا ورود ہوتا ہے ۔تو آپ کا قلب ان تجلیات کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ــــ یہ حقیقت ہے ۔کہ انسان میں خلوص اور اللہ و رسول کی حب اور لگن پیدا ہو تو اس وقت باطن سے تجلیات کا نزول قلب پر ہوتا ہے ۔صورت یہ ہے ۔کہ تجلیات ہر حال میں قلب پر وارد ہوتی ہیں ۔لیکن قلب میں تجلیات کی شدت برداشت نہیں ہوتی تو ایسی صورت میں قلب لرز جاتا ہے یا دوسری صورت یہ کہ اگر قدرے مشاہدہ ہو ۔تو شدید تجلیات کے ورود پر قلب برداشت نہ کرنے کی صورت میں قلب اور ذہن پر پردہ پڑ جاتا ہے جس سے مشاہدہ بند ہو جاتا ہے ۔یہ اس لئے ۔ کہ قلب متاثر نہ ہو ۔اور ذہن متاثر نہ ہو ۔اس تاثر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے ۔دل پر غم کا بوجھ محسوس ہوتا ہے ۔دل اداس اور اچاٹ ہوتا ہے ۔دنیا سے لگاؤ کم ہو جاتا ہے ۔تنہائی پسندی آتی ہے ۔جس وجہ سے امورِ دنیا میں خلل واقع ہوتا ہے ۔ایسی صورت میں ۔قاعدہ ہے ۔کہ شدید تجلیات کے ورود پر قلب اور ذہن پر Automatically پردہ آجاتا ہے ۔تاکہ قلب و ذہن متاثر نہ ہو ۔اسکے لئے مراقبہ کے وقت قلب و ذہن کو خواہش سے پاک رکھنا چاہیے ۔یہ عمل زندگی کے ساتھ ہے لہٰذا ۔یہ عمل کسی خاص غرض کیلئے نہیں ۔ باطن سے تعلق ہو ۔تو اپنا ہر معاملہ باطن (اللہ و رسول ۔پیر) پر چھوڑ دو وہ جو تمہارے لئے چاہیں وہ بہتر

ہے۔اسے بے غرض عمل کہتے ہیں ــــ اور عمل بے غرض ہوتو لائقِ انعام ہوتا ہے اس میں اجرت نہیں دی جاتی۔ بلکہ انعام ــــ انعام اجرت سے بہتر اور دائمی ہوتا ہے۔ باقی یہ اچھی بات ہے۔ کہ آپ بغیر کسی جبر کے موقع مناسب ملے۔تو آپس میں مل بیٹھ کر مراقبہ کیا کریں۔لیکن ایسا مراقبہ ہمارے لئے۔نہ شرط ہے۔نہ رواج بس مصلحت کے تابع آپس میں باہم محبت اور طریقت سے لگاؤ کی بنا ٔ پر کڑھ ہوتو اچھا ہے۔ باقی ہمارے روزے بھی نہایت آرام و اطمینان سے گزرے۔عید کی خوشی بھی عطا ہوئی۔میری صحت بالکل ٹھیک رہی۔ٹھیک ہے۔اللہ کا بے حد شکر۔باقی ابھی میں مہمانداری میں ہی مصروف ہوں۔اور کچھ گھریلو مصروفیات ہیں۔انشاء اللہ آخر جون تک ملاقات کا پروگرام بنائینگے۔انشاء اللہ آئندہ خط میں پروگرام طے کرینگے۔ جملہ احباب کیخدمت میں السلام علیکم

خیراندیش

نورالدین

سلطان ــــ محمود صاحبان

آپ کے مشاہدے میں جو بھی کیفیات ہیں۔ وہ روضہ مدینہ شریف۔اور اجلاس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی شبیہ ہیں۔صرف قلب کی کمزوری کی وجہ سے اصل ہیئت میں مشاہدہ نہیں ہوتی ہیں۔اسکا مطلب ہے۔کہ آپ کا مقام اجلاسِ محمدیؐ میں ہے۔مگر نورِ محمدیؐ کا مشاہدہ شدید نور کی صورت میں۔ صاف نہیں ہوتا ــــ لہٰذا۔مراقبہ جاری رکھیں۔رفتہ رفتہ اجلاس محمدیؐ کی کیفیات صاف صاف مشاہدہ میں آئینگی ــــ یہ کیفیت مبارک ہے۔والسلام

نورالدین

ایبٹ آباد 16-6-87

عزیزہ دلکشا بیگم۔ سلامت رہو

السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔ ایوب صاحب گلگت جاتے وقت ایبٹ آباد سے گئے ــــ مجھ سے مل کر گئے تھے۔ آپ کے متعلق بتایا تھا۔ کہ آپ جہلم میں ہیں ــــ

عمار کے متعلق سنکر رنج ہوا۔ اللہ اسکو صحت عطا کرے۔ امید ہے اب وہ صحت یاب ہوگا۔ خسرہ کا آسان علاج ہوتا ہے۔ فکر کی بات نہیں۔ خط ملنے پر واپسی عمار کی خیریت سے آگاہ کریں۔ آپ ابھی جہلم میں ہی رہینگی۔ یا گھر جائینگی۔

باقی درود شریف پڑھتے رہیں۔ اور سکون کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ پھر خواب دیکھیں گی فکر نہ کریں۔

ابھی تک ایوب صاحب کا خط نہیں آیا۔ آپکو اگر خط آئے تو مجھے بھی خیریت سے آگاہ کریں۔

گھر خط لکھنا ہو تو میری طرف سے سب کو السلام علیکم۔ باقی میں آپ سے ناراض نہیں۔ یہ صرف آپ کا خیال ہے۔ بیٹیوں سے ناراض نہیں ہوتے۔ فکر نہ کریں اپنی خیریت سے آگاہ کرتے رہیں۔ میں بالکل صحت یاب ہوں۔ فکر نہ کریں والسلام

خیر اندیش

نورالدین

ازایبٹ آباد مورخہ 9 مارچ 88ء

عزیزہ دلکشا بیگم۔السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔آپ نے عرس پر یہاں آنے کیلئے لکھا ہے۔اچھی بات تھی۔کہ آپ یہاں آتیں۔لیکن یہاں عورتوں کیلئے کوئی انتظام نہیں ہوتا۔رش بہت ہوتا ہے۔میں سمجھتا ہوں۔کہ آپ کو بچوں کو لیکر آنا۔تکلیف ہوگی۔اور واپسی پر جانے میں بھی تکلیف ہوگی۔اسلئے میں مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ یہاں آکر تکلیف اٹھائیں۔

ذوالقرنین 17 مارچ کو یہاں آئینگے۔انکے ساتھ اور بھی آدمی ہونگے۔یا 18 مارچ دن کو آئینگے ایسے حالات میں آپکا انکے ساتھ آنا بھی مناسب نہیں۔آگے آپ جیسے مناسب سمجھیں گے۔آپ ذوالقرنین سے رابطہ کرکے اس سے مشورہ لیں جیسے وہ مشورہ دیں کریں۔سب کو السلام علیکم۔

خیر اندیش

نورالدین

از ایبٹ آباد مورخہ 10 مارچ 88ء

عزیزم محمد سلطان صاحب۔ السلام علیکم

واللہ اعلم آپ لاہور میں ہیں؟ ـــــ

انشاءاللہ امسال 18 مارچ 88ء۔ بروز جمعہ حضور قبلہ پیر صاحب[1] کا عرس مبارک منعقد ہو گا۔

مناسب سمجھا آپ کو بھی مطلع کروں۔ فراغت ہو تو آپ بھی عرس میں شریک ہونے کی کوشش کریں۔ کالاڈب والوں کو بھی مطلع کیا ہے۔ والسلام

خیر اندیش

نورالدین

---

[1] حضور قبلہ پیر صاحب سے مراد قبلہ عالم محمد امین رحمتہ اللہ علیہ اویسی کشمیری (قطب الاقطاب) ہیں۔ (ناشر)

از ایبٹ آباد مورخہ 10 جنوری 89ء

عزیزم محمد سلطان صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط ملا ـــــ ہم آج 12 بجے دو پہر یہاں سے روانہ ہو کر۔ انشاء اللہ شام راجہ سرور صاحب کسگمہ میر پور کے گھر پہنچ جائینگے۔ محمد ایوب کیپٹن۔ ذوالقرنین صاحب کے بھائی ابھی صبح گاڑی لیکر میرے پاس ایبٹ آباد آئے ہیں۔ میں انکے ساتھ ہی 12 بجے دو پہر یہاں سے روانہ ہو جاؤنگا۔

آپ کو فرصت ہو۔ تو میں 15 جنوری تک راجہ سرور خانصاحب کے گھر رہونگا۔ تو ملاقات کیلئے آسکتے ہیں۔ 16 جنوری میں کسگمہ سے واپس ہو کر رات میر پور عالم صاحب کے پاس رہونگا ـــ 17 گوجر خان۔ 19 اسلام آباد کیپٹن ایوب صاحب کے گھر۔ 20 کو اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا۔ گھر پہنچ جاؤنگا۔

22 جنوری میرے مقدمہ کی تاریخ ہے جسکے لئے مجھے 20 جنوری گھر پہنچنا ہے آپ اگر امتحان سے فارغ ہوں تو ممکن ہے۔ آپ گھر آئینگے لہٰذا آپ مجھے کسگمہ سرور صاحب کے گھر مل سکینگے۔ کالا ڈب سے بھی احباب مجھے کسگمہ ہی ملنے آئینگے۔ والسلام

خیر اندیش

نور الدین

ایبٹ آباد 89-2-26

عزیزم ذوالقرنین صاحب۔السلام علیکم

واضح ہو۔کہ اس سال 17 مارچ 89ء پر ہی عرس شریف کرنے کا ارادہ ہے۔بشرط زندگی۔ انشاءاللہ آپ حسب معمول سب احباب درود خوانوں کو مطلع کریں۔حسب دستور یکم یا جس وقت یہ میرا پیغام پہنچے اپنے سب احباب 17 مارچ تک جتنا وقت میسر ہو قرآن خوانی کریں جتنے بھی آپ حضرات سے پڑھے جائیں۔ادریس اکرم۔محمود صاحب۔سب درورد خوانوں کو مطلع کریں۔سہار والوں کو بھی ہمشیرہ زیتون صاحبہ کو بھی پیغام دیں کہ وہ بھی اپنی جگہ قرآن خوانی کرائیں قبلہ پیر صاحب مرحوم کے نام ____ باقی مکمل پروگرام 7 مارچ کے بعد دوبارہ خط لکھونگا۔اللہ کو منظور ہوا۔میری صحت ٹھیک رہی۔تو آپ حسبِ معمول عرس کے موقع پر یہاں شریک ہونگے۔جملہ احباب کیخدمت میں السلام علیکم

میں $1\frac{1}{2}$ ماہ سے ٹھیک نہیں۔میری تاریخ 19 فروری تھی۔اب یکم مارچ کو ہے۔وقت کم ہے صحت بھی ٹھیک نہیں اسلیئے اس دوران ادھر نہ آسکونگا انشاءاللہ 17 مارچ کے بعد اللہ نے چاہا تو ادھر آنے کا پروگرام بناؤنگا۔والسلام

خیراندیش

نورالدین

ازایبٹ آباد 21-3-89

عزیزم محمد ایوب صاحب۔السلام علیکم

آج میرے مقدمہ کی تاریخ تھی۔عدالت نے دوبارہ 28-3-89 تاریخ دے دی۔

اسلئے حسب وعدہ میں 25-3-89 کو میرپور نہ جا سکونگا ___ لہٰذا آپ 25-3-89 کو یہاں مجھے لے جانے کیلئے نہ آئیں۔

ارادہ ہے انشاءاللہ 28 کے فیصلہ کے بعد اگر لمبی تاریخ ہوئی تو انشاءاللہ 30-3-89 کو میں پروگرام طے کرونگا۔والسلام گھر میں سب کو السلام علیکم

خیراندیش

نورالدین

از ایبٹ آباد مورخہ 24 اپریل 89ء

عزیزم محمد عالم صاحب۔ السلام علیکم

گزشتہ معلوم ہوا۔ کہ آپ میر پور میں حاضر نہیں تھے۔ آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں۔ جو ضروری ہے۔

فیصل آباد۔ گلستان کالونی میں کچھ آدمی ہیں۔ جواب درود خوان ہیں۔ میرے پاس رمضان شریف میں ہفتہ ہوا آئے تھے۔ فیصل آباد کا ایک آدمی صابر رضا صاحب انگلینڈ میں رہتے ہیں۔ انہوں نے وہاں ہمارے عزیزوں شبیر صاحب۔ اور بشیر صاحب سے رابطہ رکھا ہے۔ اور اب درود خوان ہیں بہت عقیدت مند ہیں۔ وہ بھی انگلینڈ سے میرے پاس دوبار آئے ہیں۔ اسی نسبت سے فیصل آباد والے انکے بھائی عارف رضا صاحب۔ اور انکے بہت سے دوست خاص کر ریاض مجید صاحب درود خوان عقیدت سے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ انہوں نے۔ منازل فقر کا نسخہ مطالعہ کیا ہے۔ جس سے بے حد متاثر ہیں۔ اور اب یہ لوگ۔ عارف رضا۔ اور ریاض مجید صاحب اکثر تعلیم یافتہ لوگوں سے رابطہ رکھتے ہیں۔ انہیں اس سلسلہ کے متعلق بتاتے ہیں جس وجہ سے فیصل آباد کے اچھے تعلیم یافتہ لوگ متاثر ہو کر درود خوان ہیں۔ اور ہمارے سلسلہ کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔ اسکے علاوہ میری نئ تصنیف حقیقت تصوف۔ کے مسودہ کو انہوں نے فوٹو کاپی بنا کر کتاب کی شکل دی ہے۔ جو لوگوں کے مطالعہ میں دیتے ہیں۔ اس کتاب کے مضمون سے بھی لوگ متاثر ہیں۔ اور مجھ سے ملاقات کیلئے بے حد زور دیتے ہیں۔ لیکن میں نے انہیں یہاں اس وقت آنے سے منع کیا ہے۔ یہ لوگ زور دیتے ہیں کہ انہیں ہفتہ وار یہاں آنے کی اجازت ہونی چاہیے۔ لیکن میں نے معذوری پیش کی کہ اتنا وقت میں نہیں دے سکتا۔ تاہم میں نے انہیں یہ ہدایت کی کہ ہر جمعرات کو ایک جگہ مختصر اپنے دوستوں کی جماعت اکٹھے ہو کر مراقبہ کیا کریں۔ یہ لوگ تھوڑا بہت طریقت سے واقفیت رکھتے ہیں۔ بلکہ پروفیسر عارف رضا کسی انگریز کی تصوف سے متعلق کتاب کا اردو ترجمہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ ''مراقبہ'' ــــ اور ''توجہ'' سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارے طریق سے ابھی واقف نہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ آپ جب بھی گھر جائیں۔ تو ان سے ضرور ملیں۔ بلکہ رات انکے پاس رہنے کا وقت نکالیں۔ اور انہیں مراقبہ کی ترتیب سکھائیں۔ اسلئے میں یہ خط اس

لئے لکھ رہا ہوں۔کہ آئندہ عید پر جب آپ گھر جائیں تو ان سے پیپلز کالونی میں ضرور ملیں۔اور انہیں بتا دیں کہ پیر صاحب نے مجھے آپ سے ملاقات کرنے کی ہدایت کی ہے۔لہٰذا آتے جاتے ان سے ضرور ملا کریں۔فیصل آباد کے بیشتر تعلیم یافتہ لوگ درود خوان ہوئے ہیں۔آپ بھی حالات کا جائزہ لیں۔ لاہور کے اشفاق احمد۔جو ٹی وی میں اسلامی طرز کے ڈرامہ لکھتے ہیں۔وہ بھی شدید زور دے رہا ہے۔کہ مجھے پیر صاحب کے پاس لے جاؤ۔مگر میں نے انہیں منع کیا۔کہ فی الحال رمضان شریف میں کسی کو یہاں لانے کی کوشش نہ کریں۔رمضان شریف کے بعد دیکھا جائیگا۔میں نے انہیں کتاب نور العرفان کا ایک نسخہ دیا ہے۔اسکے مطالعہ کے بعد فیصل آباد میں بہت زور شور بپا ہوگا۔ان لوگوں نے قریباً تیس چالیس آدمی درود خوان بنائے ہیں۔ابھی انکے مطالعہ میں صرف منازل فقر ہی آئی ہے۔

آپ مہربانی کر کے ان سے ضرور ملیں۔مگر خیال رہے کہ ان میں پیری مریدی کا تصور پیدا نہ کیا جائے۔یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم فیصل آباد میں جس طرح طفیل نے دربار بنایا تھا اسی طرح دربار بنائیں۔میں نے منع کیا کہ یہ طریقہ پھر ادارے کی شکل میں بن جائیگا۔میں یہ طریقہ پسند نہیں کرتا ــــ بس اپنا کاروبار کرتے رہیں۔اور ایک وقت جیسا آپؓ شغل کرتے ہیں۔لوگوں سے ملیں ان تک علم پہنچائیں۔وہ بھی آپ سے عام حیثیت میں ملیں۔دربار۔یا خانقاہ کی شکل نہ اختیار کی جائے ــــ بہر حال آپ اب جب عید پر گھر جائیں۔تو ان سے ملیں اور حالات کا جائزہ لیں۔اور اپنے سلسلہ کے اصول اور طریق کے متعلق سمجھائیں۔یہ لوگ زیادہ تر مشاہدہ کے شوقین ہیں میں نے انہیں تھوڑا سمجھایا۔کہ جلد بازی سے کام نہ لیں۔ٹھنڈے دل سے اپنا عمل جاری رکھیں۔کیونکہ طریقت میں مشاہدہ فوری طور حاصل ہونا۔جب تک علم نہ ہو فائدہ مند نہیں ہوتا ــــ میں نے کتاب نور العرفان انہیں دی ہے اسکے مطالعہ سے ان میں مزید تڑپ پیدا ہوگی۔اور جذبات زیادہ ابھرینگے ــــ ان میں کسی کسی کو کچھ آثار مشاہدہ ہیں۔لیکن علم نہیں ــــ میں انکا پتہ لکھ رہا ہوں۔

(1) پروفیسر عارف رضا صاحب 424/G گلستان کالونی۔فیصل آباد

(2) ریاض مجید صاحب 480/D پیپلز کالونی فیصل آباد

اگر صحیح پتہ پر نہ پہنچے۔تو عارف رضا صاحب کا فون نمبر 51955 ہے۔اس نمبر پر آپ اس سے جگہ کا پتہ

پوچھ لیں۔

یہ ضرور خیال رکھیں یہ لوگ جذباتی حد تک عقیدت میں ۔ملینگے ۔آپ خود آزاد منش آدمی کی طرح ان سے ملیں۔جس میں زیادہ عقیدتمندی کا اثر نہ ظاہر ہو۔۔۔۔۔والسلام

خیراندیش

نورالدین

نیز اگر یہ کوئی تحفہ میرے لئے یا آپ کے لئے پیش کریں۔تو منع کریں۔کہ ہم میں نذرانہ کا اصول نہیں۔البتہ اگر یہ لوگ گھر ٹھہرنے کی دعوت دیں تو اچھا ہے۔کہ یہ لوگ سب آپ سے ملنے آئینگے۔ تو انہیں مراقبہ میں بٹھائیں اور توجہ وغیرہ دیں۔ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں۔جنہیں مشاہدہ ہوسکتا ہے لیکن یہ ابھی مشاہدہ کے اصول سے واقف نہیں البتہ انکے پاس عام مروجہ علم طریقت ہے جس پر یہ لوگ عمل کرتے ہیں۔بس خود محتاط رہیں۔

نوٹ: عارف رضا صاحب کو پیٹ کی تکلیف ۔گیس کی شکایت ہے۔انہیں۔معجون املی کا نسخہ بنا کردیں۔ تھوڑی مقدار میں۔

از ایبٹ آباد۔ مورخہ 19 ستمبر 89ء

برادرم عالم صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ حالات سے آگاہ ہوا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ہم لوگوں کو خیر کی طرف بلاتے ہیں۔ مگر ہوتا شر ہی ہے۔ خادم حسین عجیب قسم کا آدمی ہے اسکے اپنے قضیئے پہلے کے لگے تھے۔ اس نے بیوی سے جورو یہ رکھا وہ فقیری سے پہلے کا تھا۔ اسکا نتیجہ یہی ہونا ہے۔ کہ بیوی نے مجبور ہو کر یہ قدم اٹھایا۔ اس میں فقیری یا اللہ کا کیا قصور ـــــ میں اس دن سے فکر مند ہی تھا۔ جب خادم حسین کا حادثہ ہوا ـــــ یہ بات بھی درست ہی ہے۔ کہ اس میں اس کی بیوی کی دلشکنی کی گئی اور اسکو خاطر میں نہ لایا گیا۔ یہ اسی رویہ کا ردعمل ہے۔

باقی میرے متعلق جو کچھ اس نے کہا۔ وہ اس میں بھی حق بجانب ہے۔ کہ پیر صاحب نے ایک معصوم اور مجبور عورت پر جبر ہٹانے میں کوئی اقدام نہیں کیا ـــــ مجھے خادم حسین نے دو خط لکھے جن میں صرف دو شعر لکھے ہیں۔ اور کوئی حالات نہیں لکھے ہیں اب ہم ہی ان حادثات کے ذمہ دار ہیں ـــــ ہم سے پہلے شاید یہ لوگ آرام سے گزار رہے تھے ـــــ اب میں آپ کو ضروری ہدایات دیتا ہوں۔ ہم اللہ و رسول کیلئے لوگوں کو دین و عبادت کی طرف بلا رہے ہیں۔ یہ دین ہے۔ کوئی کاروبار نہیں یہ لوگ سمجھتے نہیں۔ بس درود شریف پڑھا انکے تمام معاملات کی ذمہ داری ہم پر آ گئی لہٰذا۔ آئندہ آپ لائل پور ۱ میں کسی سے نہ ملیں۔ نہ کسی کے پاس جائیں۔ جیسے آپ کسی کو نہیں جانتے۔ میں بیمار آدمی ہوں۔ آپ کو میری پریشانی کا علم ہے۔ ان الجھنوں میں ملوث ہونا نہیں چاہتا ـــــ یہ باتیں میرے لئے مزید پریشانی کا سبب بنتی ہیں اسلئے آپ۔ اگر کوئی فون پر بات کرے۔ تو معذرت کریں۔ کہ فرصت کی وجہ سے آپ ان سے ملاقات نہیں کر سکتے۔

دوسرے خادم حسین کو بھی کہہ دیں۔ کہ پیر صاحب کی صحت خراب ہے۔ وہ مصروف ہیں۔ اور

---

۱ پنجاب کے انگریز گورنر سر جیمز لائل کے نام پر 1890ء میں یہ شہر لائل پور کے نام سے بسایا گیا۔ 1977ء میں سعودی عرب کے عظیم فرمانروا شاہ فیصل مرحوم کے نام پر اس کا نام تبدیل کر کے فیصل آباد رکھا گیا۔ (ناشر)

انہیں کسی سے ملنے کا موقع نہیں۔البتہ یہ نصیحت کریں۔کہ پیر صاحب کے خلاف اسکی بیوی کی طرف سے نازیبا الفاظ کہنے کے جرم میں بیوی کو طلاق دینے کا خیال نہ لائیں ــــ مجھے ان باتوں سے کوئی رنج نہیں ۔اپنی طبیعت کو ٹھنڈا کریں۔یہ آپ کی گزشتہ بیوی سے رویہ کا ردِعمل ہے۔جس بنا پر اس نے پیر صاحب کے خلاف زہر اگلا۔مجھے ان باتوں سے کوئی رنج یا افسوس نہیں۔لہٰذا موقع کی نزاکت کے تحت بہتر سوچ استعمال کریں۔اور بالکل خاموش ہو جائیں۔نہ بیوی کو بلائے۔نہ اس کو کچھ کہے۔نہ طلاق دینے کا ارادہ کریں اسکی کسی حرکت پر کوئی احتجاج و اعتراض نہ کرے ــــ باقی خادم حسین سے بھی رابطہ قائم نہ رکھیں ــــ جسکے نصیب میں ہوگا درود پڑھے گا۔جس کے نصیب میں نہ ہو۔تو اللہ خود اسکا حامی ہے۔ اس سلسلہ میں فی الحال فیصل آباد والوں سے آپ رابطہ منقطع کریں۔اور اپنی طرف سے کوئی تجویز کسی کو نہ بتائیں۔

میری صحت بہت خراب ہوتی جا رہی ہے۔جسم میں۔سر میں درد ہونے کی وجہ سے۔سخت تکلیف رہتی۔اور یہ بے معنی فضولیات سنکر اور پریشانی اٹھانی پڑتی ہے ــــ بلڈ پریشر کی تکلیف ساتھ رہتی ہے۔اسلئے فی الحال میں ان مخمصوں سے بے خبر رہنا چاہتا ہوں۔خادم حسین کی والدہ کو بھی سمجھائیں۔کہ میں نے پیر صاحب کو آپ کی تکلیف کے متعلق لکھا تھا۔انہوں نے کہا۔مجھے خادم حسین کی بیوی کی باتوں سے کوئی افسوس نہیں۔آپ صبر سے کام لیں۔اور غم نہ کریں۔اب دوبارہ خادم حسین کی بیوی کو لینے نہ جائیں۔نہ انکو کوئی پیغام بھیجیں۔بالکل خاموش رہیں ــــ اسکی کسی بات کو نوٹس میں نہ لائیں۔طلاق دینا اچھی بات نہیں۔اللہ حالات بہتر بنائیگا۔میری صحت ٹھیک نہیں فی الحال صبر سے کام لیں۔میں خود فیصل آباد آنے کی کوشش کرونگا۔گرمی میں ذرا کمی ہونے تک صبر کریں۔یہاں آنے کی تکلیف نہ کریں۔اللہ پر سب کام چھوڑ دیں اور ذہن سے یہ بات نکال دیں۔اور اکثر مراقبہ کریں۔حالات بہتر ہو جائینگے۔یہ پیغام چاہے آپ خط میں لکھ کر بھیجدیں۔فون پر زیادہ باتیں نہ ہونگی ــــ اور فون کا سلسلہ کم کر دیں ــــ سرور صاحب کا کافی دنوں سے خط نہیں آیا۔انہیں کہیں کہ خط لکھیں اور انگلینڈ والوں کی خیریت لکھیں۔ میں نے کل حسن کو خط لکھا ہے۔رشید۔سلطان کو بھی خط لکھا ہے۔باقی خیریت جملہ احباب کی طرف سے السلام علیکم۔13-9-89 کو سیشن میں حاضر ہوا۔وکیل پیش نہیں ہوا۔وہ پشاور چلا گیا تھا لہٰذا سیشن نے

28-9-89 تاریخ رکھدی۔ والسلام۔

خیر اندیش

نورالدین

سرور صاحب کے گھر میں سب کو السلام علیکم

ازایبٹ آباد مورخہ 22 مارچ 90ء

عزیزم محمد عالم۔ السلام علیکم

میں انشاء اللہ یکم مارچ کو سرور صاحب کے ہاں آ رہا ہوں میں نے سرور صاحب کو خط لکھا ہے۔ کہ فیصل آباد سے ریاض مجید صاحب عارف رضا صاحب میں نے انہیں خط لکھا ہے۔ میرا خیال تھا کہ فروری آخر تک موقع ملے تو میں فیصل آباد جاؤں۔ مگر میں بیمار ہوں اب فیصل آباد جانا ممکن نہیں۔ اسلئے میں نے انہیں لکھا ہے۔ کہ میں مارچ میں سرور صاحب کے لڑکے کی شادی پر میر پور جاؤنگا اگر سرور صاحب کی طرف سے انہیں دعوت نامہ دیا گیا۔ تو سرور صاحب کے گھر میر پور آ کر ملاقات کی کوشش کریں اب آپ سرور صاحب سے مل کر معاملہ طے کریں۔ ریاض صاحب کو فون کر کے انہیں میرا پیغام دیں۔ کہ اگر آپ کو فرصت ہو حالات سازگار ہوں۔ تو جو وقت انہیں مناسب ہو تو میر پور آ سکتے ہوں تو آئیں ـــــ میں نے سرور صاحب کے خط میں لکھا ہے کہ 8-9-10- یہ دن مناسب ہوں تو ـــــ 8 کو میر پور پہنچ جائیں۔ 9 کو برات اگر طے ہو تو برات پر شامل رہیں 10 کو بعد ولیمہ واپس جائیں اب آپ خود ریاض صاحب سے فون پر بات کر کے طے کریں۔ کہ وہ خود آ سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر آ سکیں تو 8-9-10 مارچ کا بتا دیں۔ انہیں بتا دیں۔ جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں عمل کریں اپنی طرف سے کوئی رائے نہ دیں۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری رائے کو حکم سمجھ کر۔ چلے آئیں اور انہیں حرج ہو۔ اسلئے ان سے ہی پوچھ لیں۔ کہ آیا وہ آ سکتے ہیں۔ تو عارف صاحب اور علامہ صاحب۔ اور تین چار درود خوان اکٹھے ہو کر آ جائیں ـــــ اگر موقع نہ ہو تو عرس 16 مارچ کے بعد ـــــ 28 مارچ رمضان شریف سے قبل درمیانی وقت میں جو وقت مناسب ہو تشریف لائیں۔ ویسے ریاض مجید صاحب۔ عارف صاحب کو سرور صاحب دعوت نامہ بھیجدیں۔ یا ان کے علاوہ کسی اور درود خوان کو ساتھ لانا ہو تو اسکے متعلق تم خود بتا دینا ـــــ اگر انکے آنے کا پروگرام ہوا۔ تو انہیں بتا دینا کس طرح وہ میر پور پہنچ جائینگے علاوہ ازیں آپ فرصت نکال کر سرور صاحب کے ساتھ شادی کے سلسلہ میں تعاون کریں میری اجازت کا انتظار نہ کریں۔ میں نے سرور صاحب کو خط میں لکھا ہے۔ کہ آپ اسے رابطہ قائم کریں۔ حقیقتاً۔ سرور صاحب میرے بہت قدیم اور عزیز دوست ہیں یہ سب درود خوانوں سے سنئیر ہیں۔ انکی ہر اعتبار سے عزت اور عقیدت کو ملحوظ

رکھنا ہمارا اخلاقی فرض ہے۔آپ بھی انکے ساتھ مخلصانہ عقیدتمندانہ تعلق قائم رکھیں۔انکی عزت پیر بھائی کی حیثیت سے کرنا اخلاقی اور سلسلہ کی حیثیت سے لازمی ہے۔اصل چیز خلوص کے ساتھ سلسلہ سے نسبت رکھنا۔اس کا خیال رکھنا۔جس میں ظاہری سیاست کو دخل نہیں۔اللہ و رسول ؐ کیلئے محبت و عقیدت اور بھائی چارہ قائم رکھنا ہمارے سلسلہ کا اہم اصول ہے۔اس پر خلوص سے کار بند رہنا چاہیے۔

میرے نزدیک آپ ویسے ہی ہیں جیسے پہلے تھے۔تم مجھ سے کسی قسم کا نہ خوف کرو نہ محسوس کرو۔نہ سمجھو کہ مجھ میں کچھ فرق نہیں آیا میں تم سے برابر۔حب اور شفقت روا رکھتا ہوں۔والسلام

نورالدین

از ایبٹ آباد مورخہ 24 اپریل 90ء

عزیزم سلطان طاھر صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ میں کافی دنوں سے ٹھیک نہیں۔ کافی تکلیف ہے اور رمضان شریف کی پابندی بھی ہے۔ اسلئے وقت نہیں ملا۔ کہ آپ کو جواب دے سکوں۔ اب مختصراً عرض ہے۔ کہ جو قصہ آپ نے خط میں لکھا ہے۔ اس سلسلہ میں میرا مشورہ ہے۔ کہ آپ شادی کے معاملہ میں اتفاق کر کے آمادگی ظاہر کریں۔ بلکہ اپنے سرپرستوں کو ''ہاں'' کہہ دیں۔ اور کہیں کہ میں آپ کی تابعداری کیلئے تیار ہوں۔ اسلئے آپ میری والدہ اور بھائی صاحب سے رابطہ کر کے ان سے بات کریں۔ وہ رضامند ہوئے تو میں ہر حال میں راضی ہوں۔ کہ میں اسوقت تعلیم کے اہم مقام پر ہوں۔ جسکے لئے مجھے فرصت ملنی چاہیے۔ کیونکہ شادی ہونے کے ساتھ میں اپنی تعلیم میں پورا دھیان نہ دے سکونگا۔ اسلئے تعلیم سے فارغ ہو کر میں ہر حال میں راضی ہوں۔

موقع ملے۔ تو والدہ اور بھائی کو بھی یہی بات سمجھائیں۔ تو پھر اس شادی میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ شادی آپ کیلئے خیر و برکت کا سبب بنے آمین۔ والسلام

خیر اندیش

نورالدین

ایبٹ آباد مورخہ 24 اپریل 90ء

جملہ عزیزان و احباب ساکنانِ کالا ڈب

محمد ادریس۔ ماسٹر صاحب۔ محمود صاحب وغیرہم۔ السلام علیکم

نصف رمضان شریف سے میری صحت خراب رہی۔ آپ حضرات کے عید کارڈ مجھے ملے۔ رمضان کی مصروفیت کے باعث میں فرداً فرداً اپنے احباب کو جواب نہ دے سکا اسلئے۔ آپ سب کی خدمت میں السلام علیکم

"عید مبارک"

اللہ تعالیٰ آپ سب احباب کو دائمی۔ ظاہری۔ باطنی خوشیاں نصیب فرمائے ــــــ ذوالقرنین صاحب۔ انکے جملہ عزیزان و بزرگان کی خدمت میں السلام علیکم۔ عزیزہ بی بی خورشید کو بھی دعا و السلام علیکم

غالباً دلکشا بھی گھر آ گئی ہونگی۔ انہیں اور ایوب صاحب بچوں کو دعا و السلام علیکم۔ عید مبارک۔ بشیر صاحب کیخدمت میں السلام علیکم۔

خیر اندیش

نور الدین

24-4-90

عزیزم ذوالقرنین صاحب

میں گزشتہ رمضان شریف میں شدید تکلیف میں رہا۔ ابھی بھی صحت ٹھیک نہیں۔ بمشکل یہ خط لکھ رہا ہوں۔

یہ خط آپ ہی کی طرف لکھ رہا ہوں۔ تمام احباب کو فرداً فرداً میری طرفسے السلام علیکم۔ عید مبارک عرض کر دیں۔ خاص کر بشیر صاحب۔ ایوب صاحب۔ دلکشا۔ خورشید بیٹی۔ والدہ صاحبہ آپ کی بیگم صاحبہ اور سب کو السلام علیکم۔

ایوب صاحب غالباً عید پر گھر آئینگے۔ انہیں کہہ دیں کہ جب کبھی ایبٹ آباد آئیں۔ تو کتاب

''حقیقت تصوف'' ساتھ لائیں۔ مجھے ضرورت ہے۔ یہاں پر اسکی کچھ کتابیں چھپائی جائینگی والسلام

نورالدین

محترم ادریس صاحب۔السلام علیکم

آج صبح ہیڈ ماسٹر صاحب تشریف لائے۔جملہ حالات سے آگاہ ہوا۔۔۔۔آپ کا تذکرہ ہوا۔تو ہیڈ ماسٹر صاحب کی زبانی یہ معلوم ہوا۔کہ آپ کے گھر کے نزدیک اس وقت جگہ خالی ہے۔جہاں آپ کو آنے میں محنت نہیں کرنی ہے۔یہاں آپ کے لئے میرے نزدیک سہولت بھی رہیگی سوائے اسکے کہ آپ چند وجوہات سامنے رکھکر یہاں تبادلہ پر آمادہ نہیں۔

باقی حالات سننے کے بعد میرا ذاتی مشورہ ہے کہ یہاں آنے میں میرے نزدیک گھر کا نزدیک ہونا اور خاصکر والد کی خدمت حاصل ہونا سب مصلحتوں سے بہتر ہے۔

اسلئے یہ رقعہ۔بطور حکم نامہ تحریر کر رہا ہوں کہ کوشش کریں۔کہ آپ گھر کے نزدیک رہیں۔لڑائی جھگڑے نہ ہوں۔تو مزا نہیں آتا۔

خیراندیش

نورالدین

1-2-91

از ایبٹ آباد مورخہ یکم مئی 1991ء

پیاری بیٹی۔ خورشید بیگم۔ سلامت رہو

السلام علیکم۔ میں آپ کی یاد آوری کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں۔ کہ آپ مجھے ہر وقت یاد کرتی ہیں۔ اور اکثر مجھے خط لکھتی ہیں۔ میں آپ کی اس محبت پر دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ جتنی قدر و محبت کا آپ اظہار کرتی رہیں میں اتنا آپ کو جواب نہ دے سکا۔ جسکے لئے میں معافی چاہتا ہوں۔ اگر جواب نہ لکھ سکا۔ لیکن میرے دل میں آپ کیلئے بے حد عزت اور قدر۔ اور بیٹی سے زیادہ محبت ہے۔ میں آپ کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ اور ہر وقت تمہاری۔ خوشیوں اور راحتوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش اور سلامت رکھے۔ اور دین میں لگن ــــ اور عبادتوں کی توفیق عطا کرے اور آپ کے ماں باپ۔ بھائیوں۔ عزیزوں کو عمر دراز صحت وسلامتی اور خوشی عطا فرمائے۔ میں آپ کی محبت۔ اور عزت نہ بھولونگا اللہ آپ کو عزت و سلامتی اور خوشحالی عطا فرمائے۔

میری پیاری بیٹی میں آپکے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ محبت صرف دل سے ہوتی ہے۔ جو آپ میں بیٹیوں سے زیادہ ہے ــــ آپ نے میرے لئے جو رقم بھیجی لالہ ایوب صاحب نے مجھے دی۔ میں ایسی رقمیں نہیں لیتا۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ مگر ایک عزیز بیٹی کی طرف سے بھیجی ہوئی رقم دل سے قبول کر کے لے لی۔ میں بہت شکر گزار ہوں۔ اس رقم میں سے میں نے ایک بیوہ کو پانچسو روپیہ دیا۔ باقی رقم میں سے میں نے تمہاری خالہ انوری کو کچھ رقم خرچ کیلئے دی۔ باقی تقریباً تین ہزار۔ آئندہ عرس ہونے والا ہے۔ اس میں خرچ کرنے کیلئے جمع رکھدی تاکہ آپ بھی عرس میں شامل ہوں۔ اور آپ کو دعاؤں میں شامل کیا جائیگا۔

میری بیٹی! میں اکثر بیمار رہتا ہوں۔ صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ اور ایسے میں مہمان بھی آتے رہتے ہیں۔ خط لکھنے کا موقع نہیں ملتا اسلئے آپ کو جلد خط نہ لکھ سکا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ میرے جواب نہ دینے کو mind نہیں کریں۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میری طرف سے والدہ صاحبہ بشیر صاحب اور تمام عزیزوں کو السلام علیکم

آپ کا ''پیر صاحب''۔ دعا گو

نور الدین

گزشتہ ہفتہ محترم بشیر صاحب۔ لالہ ایوب صاحب۔ ذوالقرنین صاحب مجھے ملنے آئے تھے۔ میری طرف سے بشیر صاحب کیخدمت میں السلام علیکم باقی عزیزہ دلکشا سے کافی دن ہوئے ملاقات نہیں ہو سکی۔ وہ بھی آپ کی طرح مجھ سے محبت کرتی ہیں۔ میں انکے لئے بھی ہر وقت دعا کرتا رہتا ہوں۔ اللہ انہیں بھی عزت و سلامتی سے بمعہ بال بچوں کے کامیابی عطا کرے۔ آمین۔ یہاں سب عزیزوں کی طرفسے مجھے خط آتے ہیں۔ سب خیریت سے ہیں۔ والسلام

از ایبٹ آباد مورخہ 21 ستمبر 91ء

عزیزم ذوالفقار احمد صاحب و بیٹی خورشید صاحبہ السلام علیکم

آپ کے بہت سے خط آتے رہے۔ مگر میں نے کسی خط کا جواب نہیں دیا۔ اتنے خط آنے پر مجھے شرمندگی محسوس ہوئی کہ میں آپ کو جواب نہیں دیتا رہا۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ میری صحت اکثر ٹھیک نہیں رہتی۔ بلڈ پریشر اور جسم۔ گھٹنوں میں درد رہتا ہے۔ مہمانوں کی آمد ہر وقت رہتی ہے جس وجہ سے۔ موڈ نہیں بنتا۔ اور موقع بھی نہیں ملتا کہ آپ کو خط لکھوں۔ کئی دنوں سے ارادہ کر رہا تھا۔ کہ آپ کو خط لکھوں۔ آج کچھ طبیعت میں سکون ہے۔ موقع ملا تو فوراً ہی خط لکھنے لگا۔ صبح سے تیاری کر رہا تھا۔ مگر مہمانوں سے فرصت نہیں مل سکی۔ بہر حال آج آپ کو آپ کے خطوں کا جواب دے رہا ہوں۔

میری دعا ہے۔ آپ دونوں copule۔ جوڑے ہمیشہ صحت مند خوش وخرم اور مطمئن زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے اور دین کی طرف لگن رہے۔ نماز و درود کی طرف ہر لمحہ توجہ رہے ـــــ آپ میرے متعلق جو احساسات رکھتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں۔ میں بھی ہر وقت آپ کیلئے دعا گو رہتا ہوں۔ اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو کامیاب زندگی عطا فرمائے۔ میری طرف سے والدہ صاحبہ اور والد صاحب کی خدمت میں السلام علیکم عرض کریں۔ اور دیگر عزیزوں کو بھی میری طرف سے السلام علیکم عرض کر دیں۔

ایوب صاحب کبھی کبھی میرے پاس حاضری دیتے ہیں ادر اکثر میری خدمت کرتے رہتے ہیں۔ میں ان سے خوش ہوں۔ اور انکی ترقی اور عزت کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین میں اور دنیا میں بھی بلند درجہ عطا فرمائے۔ عزیزہ دلکشا بھی کبھی کبھی میرے پاس آتی ہیں۔ وہ مجھسے بے حد محبت رکھتے ہیں۔ والد سے بھی زیادہ۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی صحت، وسلامتی اور عزت سے رکھے۔ اور دین سے لگاؤ پیدا کرے۔ میں ایوب صاحب سے کہتا ہوں کہ میری طرفسے ذوالفقار اور خورشید بیٹی کو خیریت اور سلام لکھیں۔ اسلئے میں مطمئن رہتا ہوں۔ کہ ایوب صاحب کے ذریعہ یا دلکشا کے ذریعہ آپ کو میری خیر اور سلام پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش وخرم صحت وسلامتی سے پرسکون زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اب ایک فرمائش بھی آپ سے اچانک کرنے کا موقع ملا ـــــ انوری بیگم اور اسکی بچیاں

سب السلام علیکم کہتی ہیں۔انوری نے اپنی رشتہ دار۔ایک بچی پال رکھی ہے۔اسکی عنقریب ہی شادی کا انتظام ہورہا ہے ــــ شادی کے لئے ضروری اشیأ جمع کر رہی ہے ــــ میرا خیال تھا۔کہ آپ بھی اس شادی کیلئے اپنی طرف سے امدادی طور کچھ رقم اگر ہو سکے تو بھیجدیں۔بشرط آپ کو آسانی کے ساتھ میسر ہو۔ورنہ کوئی ضروری فرمائش نہیں۔اگر رقم کی صورت میں بھیج سکیں تو میرے نام پر بھیجدیں۔میرے پتہ پر۔شکریہ۔باقی خیریت والسلام

خیر اندیش

نورالدین ایبٹ آباد

ازایبٹ آباد مورخہ 12 مئی 92ء

عزیزم زاہد حسین۔ السلام علیکم

ابھی آپ کا خط ملا۔ میں اللہ کے فضل سے اب خیریت سے ہوں۔ اب پہلے سے آرام ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ چل پھر نہیں سکتا۔ گلے میں تھوڑی سی تکلیف ہے۔ اللہ کریگا یہ باقی تکلیف بھی جلد دور ہو جائیگی۔

باقی آپ کی تڑپ کو میں محسوس کرتا ہوں۔ آپ کو میرے ساتھ بہت محبت ہے۔ اسلئے میرے دل میں بھی آپ کیلئے محبت ہے۔ میں آپ کیلئے ہمیشہ دعا کرتا ہوں۔ کرتا رہونگا۔ آپ کے ہر خاندان کے فرد کیلئے خاص کر ہمشیرہ زیتون صاحبہ اور راجہ بشیر صاحب کیلئے ہمیشہ دعا کرتا ہوں۔ باقی عزیزوں۔ آپ کے بھائی۔ احسان صاحب سب کیلئے دعا گو ہوں۔ عزیزم بات یہ ہے۔ کہ میری عادت ہے جب تک میں خود ایک مہمان کی خدمت نہ کروں مجھے آرام نہیں آتا ہے۔ میں اکیلا ہوں۔ اسلئے کوئی بھی ہو۔ میں اسکی خود خدمت کرتا ہوں۔ اسلئے میں کسی آدمی کو یہاں آنے سے روک دیتا ہوں۔ کہ اس وقت میں کسی کی خدمت نہیں کرسکوں گا۔ دعا کریں اللہ صحت دے۔ اب گرمیوں کا موسم آرہا ہے میں خود آپ کو یہاں آنے کی دعوت دونگا آپ فکر نہ کریں۔ میں ہمیشہ آپ کا ساتھ دونگا۔ اللہ آپ کو ہر معاملہ میں کامیابی عطا کرے۔ اپنے محبوب کی رضا آپ کو عطا کرے۔ اللہ آپ کو ہر معاملہ میں کامیابی عطا کریگا۔ میری طرف سے گھر کے تمام احباب کو السلام علیکم۔ خاص کر راجہ بشیر صاحب۔ اور ہمشیرہ زیتون صاحبہ کو السلام علیکم۔ ابھی تک ہمشیرہ کا خط نہیں ملا ورنہ جواب دیتا۔ اچھا خدا حافظ۔ والسلام

خیراندیش۔ نورالدین

مکان نمبر 3404/A

لنک روڈ ایبٹ آباد

ازایبٹ آباد مورخہ 24 جون 92ء

عزیزم زاہد صاحب۔السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔حالات سے آگاہ ہوا۔میں آپ کے خیالات اوراحساسات کی دل سے قدر کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو عمر دراز صحت اور اپنی عبادات کی توفیق عطا فرمائے۔بہت اچھی بات ہے۔ آپ کو دین سے لگاؤ کا جذبہ ہے۔آپ نماز اور درود پر قائم ہیں۔اللہ آپ کو ہمیشہ قائم رکھے۔اور بزرگوں کی دل میں محبت عطا کرے۔انسان کا اصل مقصد یہی ہے جواس پر قائم رہا۔وہ دنیا میں کامیاب رہا۔اور جہاں تک انسان نے دنیا میں رہ کر روزی حاصل کرنی ہے۔وہ بھی اللہ کی عبادت میں شامل ہے۔اس کا خیال رکھنا بھی فرض ہے۔دنیا سے لاتعلق ہونا اللہ کی مرضی پر ہی ہے۔یہ بھی فرض ہے۔باقی میری صحت اب پہلے سے بہتر ہے۔بیماری میں بہت فرق ہے۔مگر بیماری شدید تھی۔کمزوری بہت ہے۔ کہ چل نہیں سکتا۔اللہ کرے کمزوری دور ہو جائے۔اور آپ سے ملاقات نصیب ہو۔آجکل گرمی ہے۔ اسلئے سفر نہیں کرسکتا۔یہ بات ٹھیک ہے۔سوائے اللہ کے میرا کوئی ہمدرد نہیں۔اکیلا ہوں ہر آدمی کیلئے مجھے خود خدمت کرنی پڑتی۔اسلئے میں اس حالت میں زیادہ ملنے سے دور رہتا ہوں۔اللہ کرے مکمل صحت ہو جائے۔آپ کا میں بہت مشکور شکرگزار ہوں آپ ہی کو مجھ سے اتنی ہمدردی ہے۔اللہ بہتر اجر دے۔ میری طرفسے والدہ صاحبہ۔راجہ بشیر صاحب اوراحسان اور جملہ عزیزوں کوالسلام علیکم۔آجکل یہاں پر بھی گرمی تیز ہورہی ہے جس سے دن کو تکلیف رہتی ہے۔باقی خیریت ہے۔والسلام

خیراندیش

نورالدین

عزیزم زاہد صاحب۔السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا۔آپ کی ہمدردی کا بہت شکر گزار ہوں۔آپ میرا درد رکھتے ہیں۔دراصل میری تکلیف کبھی ٹھیک۔کبھی اچانک بیمار ہوجاتا ہوں۔اسلئے کسی وقت ٹھیک ہوتا ہوں۔اوراچانک بیمار ہوجاتا ہوں ۔۔۔ اورکوئی دوست آئے تو میں ٹھیک ہوتا ہوں۔پھر رات کو بیمار ہوگیا۔تو صحت خراب ہوتی ہے۔میری طبیعت ایسی ہے۔میں خود کسی کو اپنی تکلیف میں شامل نہیں رکھنا چاہتا۔مجھے خود بھی کسی دوست کے ساتھ رہنا پڑتا ہے تو میری طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔میں اکیلا ہی رہتا ہوں۔آپ ایک انسان ہیں۔اپنی زندگی کو بنائیں۔اوراچھی زندگی گزاریں۔آپ کو دیکھ کر۔آپ کی والدہ۔آپ کے والد دکھی رہتے ہیں۔انکوخوش رکھنا آپ کیلئے اللہ کا حکم ہے۔ماں باپ کی خدمت کرو۔جب آپ اس حالت میں رہیں تو انکو غم ہوتا ہے۔اسلئے ہر حال میں انکی خدمت اور دنیادار رہنا میری خدمت سے زیادہ ضروری ہے۔آپکا بہت بہت شکریہ۔

مجھے رات کو نیند نہیں آتی۔فالج کا ہلکا اثر ہے۔زیادہ تکلیف نہیں۔اٹھتا بیٹھتا ہوں۔زیادہ تکلیف نہیں۔دائیں بازو اور لاتوں میں تھوڑی کمزوری ہے۔اللہ جلد ٹھیک کریگا۔والدہ اور بشیر صاحب کو السلام علیکم۔وہ فکر نہ کریں سب کو السلام علیکم۔

خیر اندیش

نورالدین

ازایبٹ آباد مورخہ 10 جولائی 1992ء

عزیزم محمد اعظم صاحب۔السلام علیکم

آپکے خطوط ملتے رہتے ہیں۔میں چار ماہ سے سانس کی تکلیف میں شدید بیمار رہا۔اس لئے آپ کو جواب نہ دے سکا۔آپ کافی روحانی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں۔کہ آپ کو یہاں ملاقات کی اجازت دوں۔عزیزم آپ میری تکلیف کا اندازہ نہ کرسکینگے۔تین ماہ مسلسل میں رات دن کی نیند سے محروم رہا اور شدید عذاب میں مبتلا رہا۔اس حال میں بھی لوگ بلا اجازت یہاں آتے رہے۔جس وقت میں کسی سے ملنے کیلئے وقف نہ تھا۔جس وجہ سے پریشان رہا۔آپ اگر آئیں۔یا کوئی بھی دور نزدیک سے آئے تو مجھے اسکے لئے خود کو خدمت کیلئے وقف کرنا پڑتا ہے۔جس کی مجھے ہمت نہیں یہاں تک کہ میں خط کا جواب دینے سے قاصر رہا۔اصل بات سلسلہ میں کثرت سے درود پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔ ملاقات بھی ضروری ہوتی ہے مگر دوسرے کا احساس کرنا ضروری ہے۔اس زمانہ میں۔میں ذہنی طور سخت پریشان رہا۔مگر ہر آدمی صرف ملاقات چاہتا ہے۔خواہ مجھے کیسی ہی تکلیف ہو۔کوئی آدمی کسی کی تکلیف کا احساس نہیں کرتا۔میں معافی چاہتا ہوں۔آپ بار بار اس بات کو دہراتے ہیں۔برائے مہربانی۔صبر سے کام لیں۔اپنی مرضی پر مجھے محنت میں نہ ڈالیں وقت صحت ہوئی تو انشااللہ۔کبھی ملاقات کا سبب بن جائیگا اللہ آپ کو امتحان میں کامیابی عطا فرمائے اور دین سے لگاؤ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔جملہ احباب کی خدمت میں السلام علیکم

خیر اندیش

نورالدین

از ایبٹ آباد مورخہ 24 جولائی 92ء

محترمہ ہمشیرہ صاحبہ۔ السلام علیکم

آپکا خط ملا۔ اللہ کا فضل ہے۔ میں خیریت سے ہوں۔ چار مہینے مجھے سانس بند ہو جانے کی تکلیف رہی۔ رات کو سو نہیں سکتا تھا۔ چار ماہ میں رات کو بھی بیٹھ کر گزارتا رہا۔ پھر اللہ کا فضل ہوا۔ کہ میں ایک ماہ سے۔ رات کو لیٹ کر سونے لگا۔ مجھے شروع میں بخار۔ کھانسی۔ بلغم کی تکلیف رہی۔ اسی دوران میرا سانس بند ہونے لگا۔ جب چارپائی پر سوتا تو لیٹ کر سانس بند ہو جاتا۔ یہ حالت تین مہینے رہی۔ بہت شدید عذاب رہا۔ اللہ نے اب فضل کیا۔ آپ کی دعا سے سب تکلیف دور ہو گئی۔ اب سانس بند ہونے کی تکلیف نہیں۔ مگر تین ماہ سے میں کھانا کھانے سے بھی خوف کھاتا رہا۔ فاقہ کی وجہ سے۔ میرا جسم سوکھ گیا۔ میں چلنے پھرنے سے مجبور ہو گیا۔ ہر وقت بستر پر پڑا رہتا۔ اللہ کا فضل ہے۔ اب بہت آرام ہے۔ صرف کمزوری بہت ہے۔ دماغ بہت خشک ہو گیا۔ سر میں کمزوری اور چکرا بھی آتے ہیں۔ گھر سے زیادہ دور جانے میں بھی احتیاط کرتا ہوں۔ ابھی سر چکرانے کی وجہ سے کسی رات نیند نہیں آتی مگر اب میں بہت ٹھیک ہوں۔ اللہ نے چاہا تو میں بالکل صحت مند ہو جاؤں گا۔ ہمشیرہ عزیزہ۔ بات یہ ہے کہ بیماری میں بھی لوگوں نے مجھے پریشان کیا۔ ہر وقت۔ ہر روز آدمی آ کر تنگ کرتے۔ کہ ہمیں تعویذ دو۔ اور مجبور کرتے رہے۔ کوئی لوگ دور سے سیالکوٹ۔ فیصل آباد۔ جہلم۔ میر پور سے آتے انکو رات رکھنا۔ انکی خدمت کرنا۔ مجھے کافی تکلیف ہوتی۔ اللہ بھلا کرے۔ عزیزہ انوری کا جو رات دن اکیلے میری تیمارداری اور خدمت کرتی۔ اس نے میری بہت خدمت کی۔ جسکا میں بدلہ نہیں دے سکتا۔ ایک انوری رہی جو میری خدمت میں۔ دن کو اور راتوں کو خدمت کرتی رہی۔ سوائے اللہ کے اور کوئی سامنے نہیں آیا۔۔۔ شکر ہے۔ اللہ کا اب مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ صرف کمزوری ہے کہ چل نہیں سکتا۔ پھر بھی مہمانوں کی خدمت کرنی پڑتی ہے۔ اللہ کی مرضی ہے۔

محترم عزیزہ۔ میں اسلئے کسی کو آنے کی اجازت نہیں دیتا جب کوئی مہمان میرے گھر آتا ہے۔ تو گھر میں اکیلا ہوں۔ مجھے بستر چھوڑ کر اسکی خدمت میں رہنا پڑتا ہے۔ روٹی کھلانا خود کرتا ہوں۔ بستر دینا رات سلانا سب مجھے کرنا پڑتا ہے۔ پھر مہمان کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے۔ میں ابھی زیادہ وقت

بستر میں لیٹا رہتا ہوں۔ایسے میں مہمان کی خدمت نہ ہواسکوبھی تکلیف اٹھانا پڑتی۔پھر پریشانی ہو۔تو کسی کا آنا مشکل لگتا ہے۔آپ کواس لئے روکتا ہوں۔کہ آپ کے لئے اتنا لمبا سفر مشکل اور تکلیف دینے والا سفر ہے۔آپ اتنا سفر برداشت نہ کرسکینگے۔اسی لئے۔میر پوروالوں کو میں اتنا لمبا سفر کرنے سے روکتا ہوں۔مجھے بھی انکی خدمت کرنی پڑتی ہےاور مہمان کوبھی تکلیف ہوتی ہے۔آپ کا بہت بہت شکریہ آپ بہنوں کی طرح میرا درد رکھتی ہیں۔اور اکثر تکلیف میں رہتی ہیں۔اسلئے آپ کو اجازت نہیں دیتا۔اگر زندگی ہوئی تو گرمی کم ہونے پر آپ سے ضرور ملنے آؤنگا۔زندگی ختم ہوئی تو دعا کرنا۔۔۔۔اللہ قیامت میں بھی ہمارا ساتھ رکھے۔اللہ آپ کو بشیر صاحب کو آپ کے بال بچوں کو تندرستی اور امان سے رکھے میں ہر وقت آپ کا فکر رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔یقین جانیں۔مجھ میں اب خط کا جواب دینے کی ہمت نہ رہی۔یہ آپ کی پریشانی کا احساس کرکے اسی وقت جواب دے رہا ہوں۔اللہ سلامتی دین و ایمان عطا کرے۔سب عزیزوں کو میری طرف سے السلام علیکم۔بشیر صاحب۔عزیزم زاہد کوبھی السلام علیکم۔اسکا شکریہ وہ مجھ سے بہت محبت اور قدر رکھتا ہے۔باقی خیریت والسلام

خیراندیش

نورالدین

ازایبٹ آباد مورخہ 21 اکتوبر 92ء

محترمہ عزیزہ دلکشا بیگم صاحبہ

السلام علیکم۔آپ کا خط ملا۔حالات سے آگاہی ہوئی۔ مجھے خود فکر تھا۔کہ آپ میری وجہ سے پریشان ہونگی۔اللہ کے فضل سے ہم یہاں خیریت سے ہیں۔ہمارے علاقہ میں بارش سے مکان گر گئے۔ جانی نقصان بھی ہوا۔شکر ہے۔اللہ کا ہم بالکل محفوظ رہے۔کوئی فکر نہیں ہوا۔البتہ آپ کے متعلق فکر تھا۔ کہ ٹیلی ویژن پر منگلا میں سیلاب آیا ہوا تھا۔خیال یہی تھا۔کہ آپ لوگ غالباً بیرل کالونی میں رہتے تھے ۔وہ اونچی جگہ تھی۔ایوب صاحب کے متعلق بھی یہی فکر تھا۔کہ وہ سیلاب زدگان کی مدد میں لگے ہونگے۔ اللہ کا فضل ہے۔آپ سب لوگ خیریت سے ہیں۔گاؤں میں بھی خیریت ہے۔پچھلے دنوں ہیڈ ماسٹر صاحب۔محمود صاحب یہاں آئے تھے۔انکی زبانی آپ کی خیریت معلوم ہو کر سکون ہوا۔اللہ آپ کو سلامتی سے رکھے۔مجھے خود بھی آپ لوگوں کا فکر تھا۔ایک تو دور چلے گئے۔دوسرے سیلاب کا خطرہ رہا ـــــ کہ آپ بھی منگلا چلے گئے۔تاہم مجھے پتہ تھا۔کہ آپ بیرل کالونی میں رہتے ہیں۔اور شکر ہے۔کہ بچے سکولوں میں داخل ہو گئے اسکا بھی مجھے غم تھا۔پھر ہر روز ہی انتظار رہا کہ آپ جمعہ کو آئینگے۔مگر سیلاب کی مصروفیت کا خیال آتا کہ ابھی ایوب صاحب کو فرصت نہیں ہوگی۔اب اطمینان ہوا۔کہ آپ نے خط میں لکھا ہے۔کہ واپس یونٹ میں آگئے ہیں۔ میں اللہ کے فضل سے اب صحت مند ہوں۔ایک تکلیف ہے۔کہ رات تمام نیند نہیں آتی۔دن کو بھی نیند نہیں آتی۔جس وجہ سے جسم میں تکلیف ہوتی ہے کبھی کبھی رات کو نیند آجاتی ہے۔وہ بھی انوری بیگم میری بے حد خدمت کرتی ہے۔سر میں تیل کی مالش کرتی ہے۔ پھر کبھی نیند آجاتی ہے۔باقی کسی قسم کی تکلیف نہیں۔اللہ سے دعا ہے آپ سب کو اللہ صحت و سلامتی خوشحالی سے رکھے آمین۔میری طرف سے گاؤں میں۔سب کو السلام علیکم پہنچا دیں۔ذوالقرنین کو اسکے اہل و عیال کو السلام علیکم۔انگلینڈ سے اکثر ذوالفقار۔اور خورشید کے خط آتے رہتے ہیں۔میں خود انکو خط نہ لکھ سکا۔میری طرف سے آپ خط لکھیں تو انہیں سلام و دعا لکھیں۔والسلام

خیر اندیش

نورالدین

میری طرف سے اپنے عزیزوں انوار۔شہر یار۔عمار کو دعا وسلام انکا کافی فکر رہا۔شکر ہے وہ اب سکول میں لگ گئے ہیں وقار صاحب بھی پاس ہو گئے ہیں۔ان سب کو میری طرفسے مبارک دعا وسلام ہو ـــــــ انوری۔عزیز الرحمٰن۔نرگس کی طرف سے السلام علیکم۔

ازایبٹ آباد مورخہ 22 اکتوبر 92ء

عزیزم انوار صاحب۔ السلام علیکم۔

آپکا خط پہلے ملا تھا۔ مگر میں بہت مصروف رہا۔ اسلئے جلد جواب نہ دے سکا۔ معافی چاہتا ہوں ـــــ گزشتہ 11 اکتوبر اچانک خبر آئی۔ کہ ہمارے برادرم شریف صاحب مظفر آباد میں فوت ہو گئے۔ مجھے دیر سے خبر ملی۔ میری صحت بہت خراب تھی سفر کرنے کے قابل نہ تھا۔ آخر 12 اکتوبر میں مظفر آباد گیا۔ اسی روز مرحوم کا جنازہ ہوا۔ میں چار پانچ روز مظفر آباد ٹھہرا وہاں میری طبیعت اور خراب ہوگئی۔ اور 18 اکتوبر گھر واپس آ گیا پریشانی کی وجہ سے میں آپ کو خط نہ لکھ سکا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ کو بھی تکلیف ہوگئی۔ مجھے شدید دکھ ہوا۔ اللہ آپ کو بمعہ سب عزیزوں کے سلامتی عطا کرے۔ عزیزہ دلکشا بیگم اور میجر ایوب صاحب کو بھی غم اٹھانا پڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر بلا و سختی سے امن میں رکھے۔ میں آپ سب کے لئے دعا گو ہوں۔ اللہ آپ کو جلد صحت عطا کرے۔ میری طرف سے عزیزہ دلکشا۔ اور ایوب صاحب کو السلام علیکم۔ انگلینڈ سے مجھے اطلاع ملی کہ ذوالفقار کے گھر بچہ پیدا ہوا۔ اسکو بھی تکلیف ہے۔ اللہ اسکو بھی صحت کامل عطا کرے۔ وہ جلد ٹھیک ہو جائیگا۔ انکو میری طرف سے دعا و سلام پہنچا دیں۔ باقی خیریت والسلام

خیر اندیش

نورالدین

برائے مہربانی واپسی پتہ ہر خط پر لکھا کریں مجھے خط تلاش کرنے میں پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ یہ خط اب ذوالقرنین صاحب کے پتہ پر لکھتا ہوں۔ انوار کا پتہ نہیں مل سکا۔ معذرت خواہ ہوں۔ یہ خط انوار کو پہنچا دیا جائے۔ نورالدین

ازایبٹ آباد مورخہ یکم جنوری 93ء

عزیزم انوار صاحب۔السلام علیکم

عزیزم میں خیریت سے ہوں۔کل ہی میجر ایوب صاحب میرے پاس تشریف لائے تھے۔ انکا خیال تھا کہ میں منگلا آؤں۔مگر مجھے افسوس ہے۔کہ میں بیمار ہوں۔سفر کرنہیں سکتا۔ڈرتا ہوں۔ تکلیف زیادہ ہوگئی تو سب کو تکلیف ہوگی۔میں اصل میں بیمار ہوں۔گھر سے باہر نہیں جاسکتا اب وعدہ کیا تھا۔آپ لوگوں کی محبت وعقیدت دیکھکر میں مجبور ہو جاتا ہوں۔میں نے ایوب صاحب سے وعدہ کیا تھا 4 جنوری کو میں آنے کی کوشش کرونگا۔مگر مجبور ہوں۔سفر میں زیادہ تکلیف ہوگی۔آج رات مجھے کافی تکلیف رہی۔کہ میں چلنے پھرنے میں مجبور ہوں۔

میں اکیلا آدمی ہوں۔بے بس ہوں۔میجر صاحب کے ساتھ شیخ مسعود صاحب بھی تھے۔ان سے وعدہ کیا تھا کہ 4 تاریخ آپ آئیں تو میں ساتھ چلونگا۔اللہ بہتر جانتا ہے۔میں نہایت کمزور ہو چکا ہوں۔اب سفر کرنے کی طاقت نہیں۔سوچا۔وقت پر میں آپ کے پاس نہ آسکوں۔تو آپ کو بھی پریشانی ہوگی۔اور میجر ایوب صاحب مجھے لینے کے واسطے آئینگے۔مگر مجھے یہ معلوم ہے۔کہ میں آنے کے قابل نہیں۔سفر میں مجھے تکلیف ہوگی۔لہٰذا یہ خط آپ کے ذریعہ بھیج رہا ہوں۔کہ میجر صاحب کو روک دیں۔ کہ میری صحت ٹھیک نہیں۔آج ساری رات میں جاگتا رہا۔بلڈ پریشر ہائی ہوگیا۔بدن میں طاقت نہیں۔ اللہ جانتا ہے۔کہ میرا کیا حال ہوگا۔لہٰذا۔اگر خط میرا وقت پر ملا۔تو میجر صاحب سے کہدیں۔کہ وعدہ پر 4 جنوری کو لینے کے واسطے نہ آئیں۔میں حالت دیکھتا ہوں۔اگر ٹھیک ہوا۔تو پتہ دونگا۔ورنہ خدا حافظ ـــــ دلکشا بیٹی کو بھی کہدیں کہ صبر کریں سب کو السلام علیکم

خیر اندیش

نورالدین

سرور صاحب سے بھی کہدیں۔کہ فی الحال میں آنہیں سکتا۔انتظار کریں بلکہ فیصل آباد ریاض مجید صاحب کو بھی میرا پیغام فون پر پہنچادیں۔کالا ڈب والوں کو ہیڈ ماسٹر صاحب سے بھی کہیں۔ کہ فی الحال صبر کریں۔

ازایبٹ آباد مورخہ یکم 6 جنوری 93ء

عزیزم محترم ایوب صاحب السلام علیکم

غالباً آپ اپنی ڈیوٹی پر گئے ہونگے۔ آپ کے یہاں سے جانے کے بعد شدید غم ہوا کہ آپ مایوسی کی حالت میں واپس جا رہے ہیں۔ اسکے بعد میں حسب وعدہ بدھ کے دن آپ کے پاس تیاری کر رہا تھا۔ مگر بدقسمتی مجھے ایسی بیماری لاحق ہے۔ کہ میں ذہنی طور بیمار ہوں رات کو پھر بدخوابی کی تکلیف ہو گئی۔ ہوتا یہ ہے۔ کہ مغرب اور عشا کے وقت سخت نیند آتی ہے۔ مگر جب سونے کا ارادہ کرتا ہوں۔ تو نیند غائب ہو جاتی ہے تمام رات جاگتا رہتا ہوں۔ جس سے صبح۔ سر میں درد۔ اور بے چینی۔ اور سارا جسم درد کرتا ہے۔ چلتے میں لڑکھڑاتا ہوں۔ پھر ہمت نہیں رہتی کہ گھر سے باہر نکل سکوں۔ ذہن پریشان رہتا ہے ایسی حالت میں۔ میں سفر کرنے کی بالکل طاقت۔ ہمت نہیں رکھتا۔ یہی حالت رات کو رہی خیال ہوا۔ کہ میں سفر نہ کرسکونگا۔ جلدی میں انوار کے خط میں آپ کو لکھا۔ کہ بلاوجہ آپکو تکلیف اور افسوس ہوگا۔ میں پھر سفر کے قابل نہ رہا ___ خیال تھا معلوم نہیں کہ بروقت آپکو خط ملیگا یا نہیں۔ کہیں آنے کی تکلیف نہ ہو اسکے بعد تین دن کا وقفہ رہا۔ میں پھر تیاری کرنے لگا۔ اور بدھ 6 جنوری کو انتظار کرنے لگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا خط آپ کو مل چکا ہے۔ میری حالت یہ ہوتی ہے۔ کہ ابھی ٹھیک محسوس کرتا ہوں۔ مگر رات کو نیند نہ آنے کی وجہ سے پھر بیمار حالت ہو جاتی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ آپ کی خواہش کے مطابق آپ کے پاس آؤں۔ مگر کمزوری۔ سر چکرانا۔ اور رات کو نیند نہ آنے کے ڈر سے ہمت نہیں پڑتی۔ آج چاند کا مہینہ رجب ہے۔ میں گزشتہ سال اسی مہینے رجب میں بیمار ہوا۔ اور ابھی تک بیماری کی حالت بدستور ہے۔ کمزور ہو گیا ہوں چل پھر نہیں سکتا۔ ایسی حالت میں مجبوراً رک جاتا ہوں۔ مجھے بھی تکلیف ہو گی۔ جسکے پاس گیا۔ اسکو بھی پریشانی ہوگی۔ اسلئے آپ محسوس نہ کریں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کیا انجام ہو گا۔ میری طرف سے بیٹی دلکشا۔ اور بچوں کو دعا وسلام والسلام

نورالدین

ازایبٹ آباد 31 مارچ 93ء

عزیزم انوار صاحب۔ السلام علیکم

آپکے خطوط ملتے رہے۔ شکریہ۔ کافی عرصہ گزرا۔ آپ سے ملاقات نہ ہوسکی اول تو صحت ٹھیک نہیں۔ اصلی بیماری۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ یہ اس وقت بھی تھی جب آپکے پاس آیا تھا۔ یہاں کوئی ڈاکٹر حکیم اسکا علاج نہیں جانتے۔ جسم میں کمزوری بہت ہے۔ چل پھر نہیں سکتا ورنہ آپ کے پاس ضرور آتا۔ ویسے حالات معلوم ہوتے رہے۔ آپ کی والدہ کی طرف سے ابھی خط ملا ـــــ میجر ایوب صاحب کی طرف سے کوئی خط کافی دن ہوئے نہیں آیا۔ دل ملاقات کرنے کو چاہتا ہے۔ جیسے اللہ کی مرضی ـــــ میری طبیعت بھی اکثر بے چین رہتی ہے۔

میں 28 رمضان رات دو بجے گھر سے مظفر آباد چلا گیا۔ اس وقت بھی تکلیف تھی۔ مگر مجبور تھا۔ عید کے دن برادرم محمد شریف کی وفات کے سلسلہ میں فاتحہ خوانی پر جانا تھا۔ خیال تھا کہ کچھ دن وہاں ٹھہرونگا۔ مگر تکلیف کی وجہ سے نہ رہ سکا۔ واپس گھر چلا آیا۔ میری عدم موجودگی میں ماسٹر محمود صاحب آئے تھے۔ مگر ملاقات نہ ہوسکی۔ اللہ کرے۔ میجر ایوب صاحب اور دوسرے دوستوں سے جلد ملاقات ہو۔ اب میں گھر پر ہی رہونگا۔ انگلینڈ سے۔ ذوالفقار صاحب۔ خورشید بیگم صاحبہ کے خط برابر آتے ہیں۔ سب خیریت سے ہیں ـــــ امید ہے آپ لوگوں نے عید اچھی طرح کی ہوگی۔ غالباً گھر بھی گئے ہونگے۔ میجر صاحب آجکل کہاں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ اپنی خیریت سے آگاہ کرتے رہیں میری طرف سے میجر ایوب صاحب عزیزہ دلکشا بیگم صاحبہ کیخدمت میں السلام علیکم۔ آپ سب بھائیوں کو دعا و سلام۔ گھر کالا ڈب میں سب کو میرا السلام علیکم پہنچادیں۔ انوری کی طرف سے بھی سب کو السلام علیکم باقی خیریت

دعاگو

خیراندیش

نورالدین

ایبٹ آباد 14-4-93

عزیزم انوار صاحب ــــ السلام علیکم

آپکا خط ملا۔ بہت بہت شکریہ۔ شکر ہے۔ اللہ کا آپ بمعہ اپنے بھائیوں کے خیریت سے ہیں ۔اور آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ یہ سنکر بے حد خوشی ہوئی۔ کہ آپ سب اچھے نمبروں میں پاس ہوئے۔ اور آپ بھی پاس ہوئے۔ آپ نے کافی تکلیف اٹھائی۔ اپریشن بھی ہوا ـــــ بیمار بھی رہے۔ تب بھی آپ کامیاب رہے آپ کو بہت بہت مبارک اور شکریہ ہے۔ انشاء اللہ آپ پھر بھی کامیاب اور اول رہینگے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بلند مرتبہ عطا کرے۔ اور کامیابی عطا فرمائے۔ اور ساتھ ہی ذوالقرنین صاحب کو بھی میری طرفسے مبارکباد کہنا۔ کہ انکا بچہ بھی کامیاب ہوا۔ اللہ اسکو ہر مرحلہ پر کامیابی عطا کرے۔ میں اللہ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔ بہت دل چاہتا ہے۔ کہ آپ سے ملاقات ہو۔ مگر میں خود کمزور ہوں۔ سفر کے قابل نہیں۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ جس وجہ سے صحت ٹھیک نہیں تاہم چلتا پھرتا ہوں۔ بہت عرصہ ہوا۔ میجر ایوب صاحب سے ملاقات نہ ہوسکی۔ نہ عزیزہ دلکشا آپ کی والدہ سے یہاں ملنے کا موقع ملا۔ آپ لوگ بہت دور چلے گئے۔ جہاں سے ملنا مشکل ہو گیا۔ پنڈی میں تھے تو اکثر ملاقات ہو جاتی تھی۔ اب میجر صاحب بھی بہت مصروف ہو گئے۔ ملنے کا موقع نہیں ملا۔ باقی کالاڈب والے ماسٹر صاحبان سے بھی ملاقات نہ ہوسکی۔ رمضان شریف کے بعد میں عید پر مظفر آباد گیا۔ وہاں فاتحہ پر ضروری جانا تھا۔ اس لئے عید پر کسی سے ملنا نصیب نہ ہوا ـــــ ویسے میرا ارادہ تھا کہ 23 اپریل تک عرس شریف یہاں پر کروں۔ مگر نہ ہوسکا۔ ایک تو میری صحت اکثر ٹھیک نہیں رہتی۔ عرس پر محنت نہیں کرسکتا۔ دوسرے ہماری انوری کی لڑکی کا مقدمہ مخالفوں نے شروع کیا۔ اس میں میرا یہاں رہ کر شامل رہنا ضروری ہے۔ اسلئے عرس کا موقع مجھے مل نہ سکا۔ باقی ماسٹر صاحبان۔ کالاڈب انہوں نے عرس کیا۔ بہت مہربانی انکی۔ دوسرے انگلینڈ میں بھی۔ شاہین صاحب نے سارے درود خوان مل کر عرس کیا۔ اللہ جزائے خیر دے۔ اللہ کرے میجر ایوب صاحب کو فرصت ملے۔ تو ملاقات ہو سکے۔ اپنی امی سے بھی خیریت کہیں میں خیریت سے ہوں۔ اچھا ہے۔ وہاں سے گھر جانے کا موقع ملتا ہے۔ میری طرف سے میجر صاحب۔ والدہ صاحبہ۔ ذوالقرنین۔ اور سارے ماسٹر صاحبان کو السلام علیکم۔

عزیزہ۔ دلکشا بیگم صاحبہ کو السلام علیکم۔ باقی چھوٹے عزیزوں بھائیوں کو میری طرف سے مبارک اور دعا۔ گھر میں سب کو السلام علیکم۔ میں یہاں اکیلا وقت گزارتا ہوں۔ میجر صاحب۔ اور سب احباب کو یوسف صاحب ___ اور انوری بیگم۔ عزیز الرحمٰن کی طرفسے السلام علیکم ___ والسلام

خیر اندیش

نورالدین

13-4-93۔ آج اکبر صاحب گوجر خان۔ عالم یہاں آئے تھے۔ آج ہی انہوں نے عرس شریف کا پروگرام بنایا۔ 23 اپریل 93ء کو دن قرآن خوانی ہوگی انشاءاللہ شام کھانا ہوگا۔ غالباً عالم کل دن میر پور میں دفتر (ریسٹ ہاوس) میں ہوگا۔ موقع ملا۔ اس سے ملیں اور دریافت کریں۔ نورالدین

جو بھی آسکے شامل ہو۔ کل ہی عالم کالا ڈب مطلع کریگا ___ غالباً عرس شریف سے فارغ ہو کر میر پور والے رات واپس جائیں۔ شاید وہ لوگ حبیب صاحب کی ویگن میں آئیں۔

ایبٹ آباد 29-5-93

برادرم محمد اعظم صاحب

السلام علیکم۔آپ کا خط ملا۔شکر ہے آپ خیریت سے چلتے پھرتے ہیں۔میں دو ہفتہ سے اچانک فالج کے حادثہ سے دوچار ہوا۔اللہ کا شکر ہے۔میں کسی حد تک ٹھیک ہوں۔تھوڑی تکلیف ہے۔مگر زیادہ مجبور نہیں۔عید قریب ہے۔آپ کو بھی عید مبارک ہو عید اپنی جگہ مبارک ہی ہے۔مگر کسی کے نصیب ہو۔صحت میری بہتر ہے۔مگر زیادہ چل پھر نہیں سکتا۔ہاتھ۔پیر سلامت ہیں۔منہ میں ذرا لقوہ کی معمولی تکلیف ہے۔خط صاف لکھ نہیں سکتا۔مگر شکر ہے اللہ کا۔اللہ نے خیر کی۔آپ فکر نہ کریں۔نذر محمد صاحب کی خدمت میں بھی عید مبارک اور السلام علیکم انکے گھر میں جملہ اہل خانہ کو السلام علیکم۔اللہ آپ کو ملازمت ملنے میں کامیاب فرمائے۔آمین

نورالدین

از ایبٹ آباد مورخہ 26 جنوری 94ء

عزیزم انوار صاحب۔السلام علیکم

آپکا خط ملا۔حالات سے آگاہ ہوا۔آپ کو ایک تعویذ بھیج رہا ہوں۔اسے حفاظت سے رکھیں۔ سبز کپڑے میں منڈھ کر گلے میں ڈال رکھیں۔اور حفاظت سے رکھیں گم نہ جائے۔انشاءاللہ آپ اب نہ بھولینگے۔سب یادرہیگا۔لوگوں میں عزت رہیگی۔آپ زیادہ تر یہ خیال کرتے ہیں۔دماغ پر بوجھ پڑتا ہے۔اسلئے بھول جاتے ہیں۔اب ایسا نہیں ہوگا۔آپ ضرور محنت سے پڑھیں۔اور کوشش کریں۔یہ خیال دل سے نکالدیں۔یہ کوئی بیماری نہیں۔صرف دماغ سے زیادہ سوچتے ہیں۔اللہ آپ مدد کرے اور کامیابی عطا فرمائے۔آمین۔میں خیریت سے ہوں۔اپنی دادی اماں۔اور امی کو دعا وسلام۔عمار شہر یار کو دعا وسلام۔میجر ایوب صاحب کو السلام علیکم۔ذوالقرنین صاحب اور جملہ اہلِ خانہ کو السلام علیکم۔

خیر اندیش

نورالدین

ہاں!نماز پانچ وقت پڑھا کریں۔ہر نماز کے ساتھ یہ وظیفہ بھی پڑھا کریں۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

ازایبٹ آباد 13 اگست 94ء

عزیزم میجر ایوب صاحب السلام علیکم

آپکا خط کافی دنوں سے ملا ہے۔فرصت نہیں تھی۔کہ جلد خط کا جواب دیتا۔شکر ہے۔آپ کا خط ملا۔قدرے سکون ہوا۔مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے۔کہ وہ آپ کی ہر طرح امداد کریگا۔آپ ہر میدان میں کامیاب کامران رہینگے۔آپ اطمینان سے رہیں۔آپ کو مبارک ہو۔عزیزم انوار صاحب اپنے امتحان میں فسٹ ڈویژن کامیاب ہوئے۔اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اپنے مشن میں کامیاب کرے۔ آمین۔

باقی اکثر احباب۔ہیڈ ماسٹر صاحب۔محمود صاحب اکثر یہاں آتے ہیں۔ہیڈ ماسٹر صاحب تاریخ خلافت اسلامی کی چھپائی میں مصروف ہیں۔آپ نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔کہ ہیڈ ماسٹر ریاض صاحب کو کچھ رقم دینگے۔غالباً آپ کو اسکا موقع نہ ملا ہو برائے مہربانی۔ذوالقرنین صاحب سے رابطہ کریں۔اور ریاض صاحب کو انکے ذریعہ کچھ رقم پہنچادیں۔بہتر ہوگا ـــــ میں سرور صاحب سے بھی کچھ وصول کرنے کی کوشش کرونگا ـــــ باقی مرحوم شاہین صاحب ہم سے جدا ہوگئے۔مگر ہمیں وہ ایک گارنٹی فراہم کر گئے ـ۔انکی موت معجزاتی ہوئی۔اور کامیاب زندگی حاصل کر گئے۔انکی وفات سے ہمارے سلسلہ کا ایک نشان قائم ہوگیا۔کہ ہمارا سلسلہ اویسی کامیاب ـــــ نتیجہ خیز سلسلہ ہے۔اور سلسلہ سے منسلک احباب سلسلہ سے ناامید نہیں ہونگے۔اللہ شاہین صاحب کو اعلےٰ مراتب میں جگہ دے ـــــ طبیعت تب سے آزردہ رہتی ہے۔ویسے بھی صحت میری ٹھیک نہیں رہتی۔تاہم اللہ کا فضل ہے۔صحت مند حالت میں چلتا پھرتا ہوں۔سوائے گھٹنوں میں درد اور کمزوری چلنے میں دقت کرتے ہیں۔موسم گرمیوں کا ہے۔ورنہ سفر کرتا۔مگر ہمت نہیں پڑتی اللہ کرے آپ کو کامیابی کے ساتھ ہمیں ملائے۔آپ کی موجودگی میں سکون رہتا تھا۔اللہ جلد ملائے۔والسلام

خیر اندیش

نورالدین

ایک تعویذ کھلا خط میں بھیج رہا ہوں۔اسے رول کر کے سبز کپڑے میں سی کر بازو پر باندھیں یا جہاں

مناسب سمجھیں۔خواہ بٹوہ میں رکھیں حفاظت سے رکھیں۔باقی اللہ پر بھروسہ رکھیں کوئی فرعون آپ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔آپ حتی المقدور اپنی تعلیم جیسے بھی ہو جاری رکھیں باطن کی توجہ آپ پر جاری رہیگی۔اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلوں میں سر بلند فرمائے والسلام

خیر اندیش

نورالدین

کالا ڈب۔میرپور سے بچوں کی۔دلکشا کی خیریت کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔مطمئن رہیں۔سب لوگ خوش خیریت سے ہیں۔انوری۔عزیز الرحمٰن کی طرف سے السلام علیکم اور دعا۔والسلام

نورالدین

از ایبٹ آباد

عزیزم انوار صاحب

آپکا خط ملا۔ بہت شکریہ۔ مجھے بھی شدید دکھ ہے۔ کہ اچانک برادرم خورشید صاحب انتقال کر گئے پہلے روز مجھ سے مل کر گیا تھا۔ دوسرے دن ملنے کا وعدہ کیا تھا مگر اجل پوری ہو چکی تھی۔ جس سے کسی کو جانے میں چارہ نہیں۔ شدید دکھ ہے مگر صبر کے سوا چارہ نہیں۔ جب سے خورشید صاحب فوت ہوئے۔ ابھی تک دوستوں درود خوانوں کی طرف سے افسوس کے خطوط آتے ہیں۔ دل شدید طور دکھی ہوتا ہے۔ ہمارے سب درود خوانوں کو خورشید صاحب کی وفات کی خبر ملی ہے سب ہی نے انہیں فاتحہ پڑھی ہے ــــ سچ جانیئے خورشید صاحب اگر ہمیں دکھ دے گئے مگر اللہ نے واقعی اسے اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دی۔ وہ اپنی زندگی میں کامیاب ہو گئے۔ اسی طرح انگلینڈ میں شبیر شاہین صاحب کی موت ابھی بھولے نہ تھے ۔مگر اللہ نے انہیں ایک ولی کی حیثیت عطا کی۔ اور سلسلہ اویسیہ کی نسبت سے وہ کامیاب زندگی لے کر گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلسلہ اویسیہ کیلئے وسیلہ بنائے جنت الفردوس میں جگہ دے۔

میں میجر ایوب صاحب سے ملاقات کیلئے بے تاب ہوں۔ بہت مدت سے ان سے ملاقات نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی ترقی عطا فرمائے۔ ان سے جلد ملاقات ہو۔

گزشتہ دنوں سنا تھا مسز مسعود شیخ آپ کے گھر آئی تھیں۔ اب معلوم نہیں وہ کہاں ہیں۔ عزیزہ دلکشا صاحبہ سے بھی ملاقات نہ ہو سکی۔ مگر جیسا آپ نے خبر سنائی کہ ایوب صاحب پنڈی پوسٹ ہو کر آئینگے۔ خوشی ہے۔ کہ اب دوبارہ ملاقات ہماری نصیب ہو گی۔ ایوب صاحب کے واپس آنے پر میں بھی میر پور آنے کا پروگرام بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں ــــ گو میری صحت چلنے کے قابل نہیں تاہم میں آپسے ملنے کی کوشش کرونگا ــــ 30 اکتوبر میری مقدمہ کی تاریخ ہے مقدمہ سے فارغ ہو کر میں میجر صاحب سے ملکر آپسے ملاقات کی کوشش کرونگا۔ باقی میری طرفسے۔ دلکشا صاحبہ۔ انکے انگلینڈ کے عزیز بشیر صاحب۔ والدہ صاحبہ۔ عزیزہ خورشید۔ برخوردار ذوالفقار۔ اور چھوٹے عزیز کو سب کو دعا اور السلام علیکم پہنچا دیں۔ ذوالقرنین صاحب۔ انکی محترمہ والدہ۔ بیگم صاحبہ اور بچوں کو دعا و السلام علیکم۔ اسرار احمد صاحب کا کبھی خط ملتا ہے۔ مگر ناتوانی صحت کی کمزوری کی وجہ سے جواب نہ دے سکا۔ معافی چاہتا ہوں۔

کالاڈب میں ہیڈ ماسٹر صاحب ۔ ماسٹر محمود صاحب۔سلطان صاحب اور دیگر درود خوان حضرات تک میرا السلام علیکم پہنچادیں۔

انوری بیگم۔عزیز الرحمٰن سب کی طرفسے عزیزہ دلکشا صاحبہ۔اورسب عزیزوں کیخدمت میں السلام علیکم۔

خیراندیش

نورالدین

ازایبٹ آباد مورخہ 23 اکتوبر 95ء

عزیزم انوار صاحب۔ السلام علیکم

آپ کے خطوط مجھے ملتے رہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں وقت پر جواب دینے سے مجبور رہا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مجھے سال گزشتہ فالج ہوا۔ اب اس سال پھر فالج کا اثر ہو گیا۔ کمزوری اور بیماری سے طاقت نہ رہی اور میں خط نہ لکھ سکا۔ ابھی مجھے فالج کی شکایت ہے۔ تاہم گھر میں چلتا پھرتا ہوں۔ گھر پر بھی مہمانوں کا ہجوم رہتا ہے۔ نماز ادا کرنے کی فرصت نہیں ملتی۔

گزشتہ عزیزہ دلکشا یہاں آئی تھیں۔ مجھے مل کر انگلینڈ گئی ہیں۔ ان کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ آپ کو آنکھ میں تکلیف ہے۔ مجھے شدید غم اور دکھ ہوا۔ کہ آپ نے کبھی اپنے خط میں تکلیف کا ذکر نہیں کیا۔ مجھے شدید دکھ اور غم ہے۔ میں آپ کو خط لکھنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر اللہ گواہ ہے۔ کہ مجھے خط لکھنے کا موقع نہ مل سکا۔ میں شدید پریشانی میں مبتلا ہوں۔ برائے مہربانی اپنی خیریت اور حالات سے آگاہ کریں۔ میں پریشانی میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ اپنی خیریت سے آگاہ کریں۔ خط بہت لکھتا۔ مگر نہ موقع ملتا ہے۔ نہ ہمت پڑ رہی ہے۔ میجر ایوب صاحب نے عرصہ سے خط نہیں لکھا۔ بس۔ میجر صاحب اور دیگر احباب کو السلام علیکم

خیر اندیش

نورالدین

ازایبٹ آباد مورخہ 23 اکتوبر 95ء

عزیزہ طاہرہ بانو صاحبہ

السلام علیکم۔آپ کے خط ملے۔میں فالج کی بیماری میں مبتلا ہوں۔بروقت جواب نہ دے سکا۔آج آپکا 95-10-19 کا خط ملا۔خواب واضح ہے۔جس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت پڑی۔آپؐ خود رحمت اللعٰلمین کی صفت سے شہنشاہ کائنات ہیں۔جسے چاہیں نوازیں۔آپؐ نے فرمایا جس نے ہمیں دیکھا۔اسنے ہمیں ہی دیکھا۔خواب یا بیداری میں آپؐ کا دیدار جنت وسلامتی کی بشارت ہے۔غالباً حضورؐ کی آپ پر نظرِ رحمت ہے۔آپ کا خواب یاد نہ ہونا عنقریب ہے۔کہ آپ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونگی۔اس سلسلہ میں آپ کو مشورہ دونگا۔کہ آپ کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیے۔ہمارا ایک درود شریف وظیفہ ہے اگر آپ پڑھنا چاہیں تو خط میں لکھ دونگا!۔

درود اویسی اسے کہتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰے سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا یَا مُحَمَّدُ نِ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ

یہ درود شریف صبح شام۔گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔پڑھتے وقت تنہا جگہ یکسوئی کے ساتھ تصور روضہ مدینہ شریف کریں۔کہ روضہ شریف سامنے تصور کر کے پڑھیں یہاں تک ہر روز پڑھیں۔اور روضہ شریف سامنے نظر آئے ــــــ آپ اوکاڑہ میں رہتی ہیں آپ اس پتہ کو وہاں تلاش کریں۔ایک میجر صاحب۔فوج میں رہتے ہیں۔اس سے ملیں۔وہ آپ کو اس سلسلہ میں پوری رہنمائی کرینگے۔ان سے بھی میرے خط کا ذکر کریں۔ضروری ہے پتہ انکا لکھ دیتا ہوں۔وہاں میجر صاحب کے لڑکے سے ملیں۔ وہ میجر صاحب سے ملا دینگے انکا پتہ یہ ہے۔

انوار ایوب اویسی: A-117 کیانی روڈ اوکاڑہ کینٹ

یہاں مسز میجر ایوب صاحب سے ملیں۔آجکل انگلینڈ گئی ہیں ایک ہفتہ تک واپس آئیگی۔ان سے مل کر آپ مطمئن ہونگی۔فی الحال میجر ایوب اویسی صاحب سے ملیں۔وہ آپ کی پوری رہنمائی کرینگے۔میں آج ہی انہیں خط لکھ چکا ہوں۔آپ کا خط ملنے سے پہلے ہی خط بند کر چکا ہوں۔آپ انہیں حوالہ دیں۔

کہ پیر نور الدین نے آپ کو خط لکھا ہے۔انوار صاحب میجر صاحب سے ملا دینگے۔والسلام

خیر اندیش

نور الدین

ہدایت

درود پڑھنے میں یکسوئی رکھیں۔روضہ شریف کے تصور کے ساتھ پڑھیں۔کہ آنکھ بند کرنے سے روضہ شریف سامنے نظر آئے۔

ایسے حالات میں۔خواب میں یا جاگتی حالت میں کچھ نظر آئے۔تو کسی سے نہ بتائیں۔سوائے میجر ایوب صاحب کے۔وہ خود آپکے خواب کی تعبیر بتا دینگے۔یا مجھے لکھیں میں ہر بات کی تعبیر بتانے کی کوشش کرونگا۔ہاں میجر ایوب صاحب سے رابطہ رکھیں۔

نور الدین

از ایبٹ آباد

عزیزہ طاہرہ بانو صاحبہ

السلام علیکم

آپکے خط ملے۔ میں موقع پر جواب نہ دے سکا عرصہ دو سال سے مجھے فالج کی شکایت تھی۔ ان دنوں کافی بیمار رہا۔ خط بھی لکھنے سے معذور رہا۔ معافی چاہتا ہوں۔

خط میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے۔ لاعلمی کے باعث واقعات سمجھ نہ سکی ہو۔ یہ مبارک ہے۔ کہ آپ کو ایک بار دیدار سے شرف ملا۔ یہ واضح ہے۔ کہ یہ سلسلہ سچا سلسلہ ہے۔ مگر یہاں ادب واحترام کی ضرورت ہے۔ یہ آپ کو مشاہدہ ہوا ہے۔ البتہ یہاں مشاہدہ کھیل نہیں۔ طریقت ہے۔ اسلئے ہر شخص کو اپنی مرضی پر مشاہدہ نہیں ہوتا۔ یہ مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ جب چاہیں۔ اس میں آداب کی ضرورت ہوتی ہے مشاہدہ ایسے بھی ہوتا ہے۔ جب حضورؐ خود دیں۔ صرف تحمل اور قوتِ مشاہدہ ہونا ضروری ہے۔ بغیر ضابطہ کے مشاہدہ سے جذب طاری ہوتا ہے۔ جذب طاری ہو جائے۔ تو دنیا سے لاتعلق ہو جاتا ہے جو ہمارے سلسلہ میں مجذوب ہونا منع ہے۔ آپ نے بھائی کو درود شریف پڑھنے کو دیا۔ اس وجہ سے آپ کو زیارت نہ ہوئی۔ یہ بات غلط ہے۔ آپ جس کو چاہیں درود بتا سکتی ہیں۔ آپ جس سلسلہ سے فیض حاصل کریں۔ اس سلسلہ کے پیر سے بیعت کر سکتی ہیں۔ اس میں رشتہ کا کوئی تعلق نہیں۔ غیر ہو یا بھائی ہو۔ باپ ہو۔ غرض ایک کامل پیر ہونا ضروری ہے۔ لوگ لاعلمی سے بغیر سمجھے بیعت کرتے ہیں۔ پیر حضورؐ کے دربار کا سند یافتہ ہونا چاہیے۔ ٹھگ پیر نہیں ہونا چاہیے۔ نہ ایسے پیروں سے بیعت کرنا چاہیے جو محض جاہل اصول فقیری سے ناواقف ہو۔ گلنساء مرحومہ۔ ایک منتخب ولیہ تھی۔ وہ ایک اعلیٰ درجہ رکھتی تھیں۔ انسان کے عمل پر مرتبہ ہوتا ہے بہرحال خواہش بہتر ہے۔ مگر عمل ضروری چیز ہے۔ آپ نیت کریں۔ اللہ ورسولؐ آپ کے عمل کو پسند فرمائیں۔ تو آپ کی خواہش حضورؐ پوری فرمادیں۔ ابھی آپ کمزور ہیں۔ پہاڑ نہیں اٹھا سکتی ہیں خواہش میں ٹھنڈا دل۔ اور حوصلہ رکھنا بھی ضروری ہے۔

آپ کو مراقبہ میں کثرت سے خیال آتے ہیں۔ کوئی حرج نہیں ایسا ہوتا ہے۔ مراقبہ اسی لئے ہو کہ ذہن ساکن ہو۔ یہ ذہن خود لائق مشاہدہ ہو جائیگا۔ اصل فقیری میں مرتبہ ملنا ضروری ہے۔ مشاہدہ

مرتبہ نہیں۔صرف عمل کی تصدیق ہوتی ہے۔باقی جملہ احباب کو السلام علیکم بیٹی دلکشا بیگم میجر ایوب صاحب۔میجر ایوب صاحب۔اورانکے بچوں۔انوار کوسلام دیں۔

خیراندیش

نورالدین

مسز شیخ صاحب ابھی پاکستان (اسلام آباد) میں ہیں۔انکی طرف سے جملہ احباب کوالسلام علیکم۔

ازایبٹ آباد مورخہ یکم مئی 96ء

برادرم محمد عالم صاحب

السلام علیکم۔آج صبح عزیزم محمد یٰسین صاحب یہاں پہنچے خیریت سے ہیں آپکا بھیجا ہوا قربانی کا گوشت موصول ہوا۔ بہت بہت شکریہ۔

معلوم ہوا آپ نے 3 مئی کو شاہین صاحب مرحوم کی برسی۔عرس مقرر کیا ہے۔ بہت سے لوگوں کو تاریخ کا علم نہیں۔اور بعض لوگوں کو 3 تاریخ کا علم نہیں۔ بہرحال ہیڈ ماسٹر ریاض صاحب میرے پاس آئے تھے ان سے بھی پتہ چلا۔کہ آپ نے 3 مئی تاریخ مقرر کی ہے۔اس میں خاص کر ہیڈ ماسٹر ریاض صاحب بمعہ کالا ڈب کے درود خواں سب شامل ہونگے۔آپ انکا پورا خیال رکھیں۔کاظمی صاحب۔ ہمایوں۔محمد قاسم۔ ہمایوں نمبرا کا بیٹا شیراز بھی ساتھ ہونگے۔یٰسین کی زبانی معلوم ہوا۔کہ اسکے لئے سرگودھا کی طرف سے جانے میں سفر ٹھیک ہوگا۔ ہمارا پروگرام جو میں سمجھتا ہوں۔سرگودھا کی طرف سے چنیوٹ آنے کا طے ہوگا۔گویا میرا پروگرام ایسے ہوگا جیسا یٰسین سے معلوم ہوا۔جمعرات 9 بجے رات پنڈی۔کراچی کمپنی پر کوچ میں براہ راست چنیوٹ آ کر تحصیل چوک پر آ کے وہاں سے عثمان آباد (شاہین منزل) آئینگے۔آپ انکا خیال رکھنا۔جمعہ کی رات رہنا پڑا تو اسکے لئے رات قیام کا انتظام کرنے کی کوشش کریں۔

میں خود چنیوٹ پہنچ نہیں سکتا۔سفر کے قابل نہیں پیشاب کی تکلیف بدستور ہے۔اسلئے میری جگہ ہمایوں۔کاظمی صاحب فاتحہ میں شامل ہونگے وقت تھوڑا ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب سے میں نے تاکید کی تھی۔کہ ہو سکے۔سرور صاحب کو اس پروگرام سے مطلع کریں۔ ہو سکے تو وہ بھی فاتحہ میں شامل ہوں۔ ختم شریف کی وڈیو فلم۔خالد (نرگس) گھر نواں شہر لے گئے ہیں اسلئے یٰسین کے ہاتھ نہ بھیجی جاسکے گی۔ البتہ کاظمی صاحب کے ہاتھ بھیجدینگے۔اس فلم میں جو پہلی بار ختم کے انتظام کی فلم لی تھی وہ شامل کریں۔ جس میں کالا ڈب کے آدمی بھی موجود ہیں۔وہ حصہ شامل کریں اور آئندہ جو بھی روضہ کے متعلق فنکشن ہو اسکی فلم لی جائے اور اس وڈیو میں شامل کی جائے۔تاکہ حضرت اویسؒ کے روضہ سے متعلق ہو۔سب وڈیو میں شامل کر کے فلم مکمل کی جائے۔ ہیڈ ماسٹر ریاض صاحب نے انتظام سے متعلق اس بات کو پسند کیا کہ

شہباز حسین صاحب کی کارکردگی کو پسند کیا لہٰذا۔ روضہ سے متعلق انتظام انکے ذمہ کیا جائے۔ انہوں نے تعمیری کام کو اچھی طرح نبھایا ہے۔

آپ کسی آدمی کے متعلق کوئی خیال نہ کریں۔ فیصل آباد۔ ریاض مجید صاحب اور پروفیسر عارف صاحب سے رابطہ جاری رکھیں۔ طاہر ملک صاحب سے بھی اچھی طرح ملیں انہیں بھی شامل رکھیں۔ کوشش کریں۔ کہ ہر آدمی ہمارے ساتھ رہے۔ خواہ اچھا ہو یا برا۔ ہر شخص سے خوشی خوشی ملیں۔ اور انہیں ساتھ رکھیں۔

میری صحت ٹھیک نہیں۔ سفر کر نہیں سکتا۔ اسلئے میں اس وقت چنیوٹ آ نہیں سکتا۔ باقی عرس کے متعلق حقائق سے مجھے آگاہ کریں۔

پہلے کی طرح قنات کی چاردیواری میں۔ قرآن خوانی۔ نعت خوانی۔ فاتحہ خوانی اچھے انداز سے شہباز۔ ریاض مجید صاحب کو چنیوٹ بلاکر شامل رکھیں۔ شہباز صاحب کو السلام علیکم۔

خیر اندیش

نورالدین

1-5-96

از کراچی مورخہ 1 اگست 96ء

برادرم سرور صاحب۔ السلام علیکم

میں خیریت سے ہوں۔ آپکی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔ میں اللہ کے فضل سے پچھلے دنوں ہسپتال سے ڈسچارج ہوکر گھر آیا ہوں۔ کل رات میرے اپریشن کے ٹانکے کھول دیئے۔ اب میں گھر پر ہوں۔ آرام سے ہوں۔ اپریشن سے پتھری نکل گئی۔ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اپریشن کے زخم ٹھیک ہوگئے صرف احتیاط کیلئے فی الحال گھر رہنا ہے ــــ جو تقریباً ہفتہ تک دن لگیں گے۔ میرا دل بہت چاہتا ہے۔ میں فوراً ایبٹ آباد آؤں۔ مگر ڈاکٹر حفیظ صاحب نہیں آنے دیتے ــــ ڈاکٹر حفیظ صاحب کا لڑکا قادر کینیڈا کورس پر چلا گیا ہے پانچ سال وہ یونیورسٹی میں کورس پورا کریگا۔

دو سال بیماری میں کاٹے۔ اب بہت کمزور ہو گیا ہوں دو آدمیوں کے سہارے پر چلتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ایبٹ آباد ہسپتال داخل ہوا تھا۔ اسی رات میری ستر ہزار روپیہ چوری ہو گیا۔ انہیں میں۔ آپ کی فلش کی امانت رقم بھی چوری ہوگئی۔ اب میں۔ روٹی کے لئے محتاج ہوں۔ اللہ پر ہی بھروسہ ہے۔ شکر ہے فی الحال مجھے ضرورت نہیں۔ جب پڑیگی آپ سے مدد مانگونگا۔

بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہوں۔ لمبا سفر کرنے کی ہمت نہیں۔ سفر دور ہے۔ آپ اتنا سفر کرنے کے قابل نہیں اسلئے آپ کراچی نہ آئیں۔ دوسرے یہاں ڈاکٹر حفیظ کے پاس جگہ وافر نہیں۔ اور آپ سعید کے پاس رہنے کیلئے تیار ہیں۔ مگر وہ جگہ بھی مناسب نہیں۔ انگلینڈ سے ہمارے درود خوان عالم صاحب سے میری بات ہوئی۔ وہ اپریشن کے لئے انگلینڈ لے جارہے تھے۔ میں نے ان سے وعدہ کیا تھا۔ بلکہ پروگرام تھا کہ میں انگلینڈ سے ہی اپریشن کراؤں تیار ہو گیا تھا۔ خیال تھا آپ کو ساتھ لے جاؤں ۔مگر یہاں ڈاکٹر اچھا ملا اسلئے ارادہ۔ ملتوی ہو گیا۔ اب میں نے انگلینڈ والوں سے وہاں آنے کا وعدہ کیا۔ کہ میری صحت سفر کے قابل ہو جائے۔ میں آپکو لیکر انگلینڈ ملنے جانے کی کوشش کرونگا۔ اسلئے میری صحت ہوا ایبٹ آباد جاؤنگا پھر انگلینڈ کا پروگرام بنائینگے۔ یہاں کراچی میں بے چین ہوں۔ پریشان رہتا ہوں۔ مگر رہنے پر مجبور ہوں۔ اللہ سے دعا ہے۔ ہمیں پھر ملنا نصیب ہو ــــ سعید گاہے مجھ سے ملنے آتا ہے ٹھیک ہے۔ سلام کہتے ہیں۔ میری طرفسے گھر میں سب کو السلام علیکم۔ انوری۔ عزیز۔ یوسف صاحب

سب دوستوں کی طرف سے السلام علیکم

خیر اندیش

نورالدین

ازایبٹ آباد96-12-15

محترم ہیڈ ماسٹر ریاض صاحب

السلام علیکم۔یاد آوری کا شکریہ۔جب سے کراچی سے واپس آیا ہوں۔کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا رہتا ہوں۔کبھی قے۔دست۔کبھی بخار۔کھانسی۔زکام ساتھ ہی رہتا ہے۔تاہم میں گھر میں چلتا پھرتا رہتا ہوں۔اور پھر روزانہ مہمانوں کا ہجوم رہتا ہے۔انسے deel کرنا پڑتا ہے۔مجھے زیادہ تر تکلیف پیشاب کی dranage کثرت پیشاب کی بے ظابطگی سے دقت رہتی ہے۔پیشاب کی نالی لگی رہتی ہے۔اسلئے باہر پھرنے سے معذور ہوں۔آج دو دن سے میرے دوست ہمایوں نے ایک دوا امساک البول دی رات اور صبح استعمال کرنے سے مجھے آرام محسوس ہوتا ہے۔امید ہے اللہ بہتر کریگا کچھ آرام محسوس ہوتا ہے ــــ ارادہ تو بہت تھا کہ میں راجہ سرور صاحب کے بچے کی شادی میں شریک ہو سکوں۔مگر جسمانی کمزوری کی وجہ سے لمبا سفر کرنے کی ہمت نہیں شاید شریک نہ ہوسکوں تاہم بروقت کوشش کرونگا آگے حالات دیکھے جائینگے۔سابقہ چنیوٹ کے ختم پر بیمار حالت میں چنیوٹ سفر کرنے پر کافی تکلیف ہوئی۔اسلئے تکلیف سے ڈرتا ہوں۔آگے اللہ کی مرضی۔کوشش میں ہوں۔دوسرے یہاں بہت سے لوگ سرور صاحب کی دعوت میں شامل ہونے کے خواہاں ہیں۔میرے ساتھ کافی شامل شریک ہونا چاہتے ہیں۔کاظمی صاحب۔ہمایوں صاحب۔خالد صاحب (انوری کے داماد) نرگس بیٹی۔یوسف صاحب۔تقریباً 9 آدمی ساتھ ہونگے۔مگر انکو سرور صاحب نے دعوت نہیں دی۔اسلئے خیال ہے کہ اگر سرور صاحب کی دعوت نہ ہو۔تو پھر میرا شریک ہونا بھی مشکل ہوگا۔

باقی ڈاکٹر رمضان صاحب کے نام کتابیں ضرور بھیجنی ہیں۔نورالعرفان۔منازل فقر۔حقیقت تصوف۔روح البیان چار کتابیں بھیجدیں۔اور اپنی طرف سے حالات تحریر کریں۔اور انسے صاحبزادگان اور گھر کے حالات سے آگاہ کریں۔انکا پتہ

صاحبزادہ امین الدین سجادہ نشین موضع کاشیراہ۔کپواڑہ۔تحصیل ہندواڑہ کشمیر

ڈاکٹر رمضان صاحب کا پتہ

مگرمل باغ سرینگر کشمیر ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کو ملے

یہ پتہ ہے ڈاکٹر محمد رمضان اویسی صاحب اور امین الدین سجادہ نشین۔

میں کبھی ٹھیک کبھی ناتواں ضعیف ہوتا ہوں۔خود تڑپ رہا ہوں۔کہ شادی میں ضرور شامل ہو سکوں۔کبھی سفر کی تکلیف اور بیماری سامنے آتی ہے۔دوست سب تیار بیٹھے ہیں تقریباً 96-12-28 کو جائینگے۔مگر ذریعہ سفر نہیں۔چنیوٹ جانے میں بھی سفر کی تکلیف اور خرچ بہت ہوا۔میرے پاس سفر کا ذریعہ نہیں۔چنیوٹ جانے میں بھی میں راستہ میں پاگل ہوا۔بمشکل گھر پہنچا۔واللہ اعلم سرور صاحب سے کار۔گاڑی۔مل سکے گی یا نہیں بغیر سفر کے ذریعہ میں گھر سے باہر نہیں جا سکتا۔تاہم دعا ہے میں کسی طرح قابل سفر وقت پر رہوں۔تو شرکت کی کوشش کرونگا۔باقی خیریت ہے۔12-28 کا انتظار ہے والسلام ۔جملہ احباب کی خدمت میں السلام علیکم

خیر اندیش

نور الدین

☆قبلہ وکعبہ محمد نور الدین اویسیؒ کی وصیت احباب سلسلہ اویسیہ کے نام☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بس اپنے تمام محب دوستوں کو اللہ حافظ کہہ کر ان سے
رخصت ہوتا ہوں۔

بس آخری دعا یہی ہے سب احباب درود اویسیہ
ہمیشہ مستقل قائم رہیں۔ آپس میں ایک دوسرے سے
محبت۔ دوستی۔ امداد کا جذبہ قائم رکھیں

ایک گلہ اور شکوہ۔ کہ اب سانحہ پر مجھ ضرور ہوتا ہے
کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی رہ گئے۔ کہ دنیا چلتی ہے
آپ مہربانی کریں۔۔ موت کی اطلاع میرے احباب کو
نہ دی ہوں۔ اپنی جگہ دعا کرتے رہیں۔ بیماری
عزیزہ انوری بھی غمزدہ ہو گی۔ اسلئے آنا بوجھ نہ بنانا۔
بس واپس اپنے گھروں کو تشریف لے جائیں۔ کوئی یہاں
آئے نہیں۔ انتظام نہ ہو سکیگا۔ بعد میں کسی وقت
آ کر دعا کریں۔ البتہ انوری کو بھی حوصلہ دیں اسکی
جہاں تک ہمت ملے۔ مدد و دلجوئی کریں۔ والسلام

خیر اندیش

محمد نور الدین احمد اویسی

﴿تمت بالخیر﴾

مطبوعات سلسلہ اویسیہ پبلیکیشنز

۱۔نور العرفان	از	جناب محمد نور الدین اویسی رحمۃ اللہ علیہ
۲۔منازل فقر مع شرح		ایضاً
۳۔تاریخ طریقت وحقیقت تصوف		ایضاً
۴۔راہِ حقیقت		ایضاً
۵۔علم العرفان		ایضاً
۶۔فتنہ مرزائیت		ایضاً
۷۔تاریخ خلافت اسلامی		ایضاً
۸۔سیرۃ النبی ﷺ		ایضاً
۹۔روح البیان		ایضاً
۱۰۔عرفان حقیقت	از	ریاض احمد خیال اویسی
۱۱۔نور بصیرت	مرتبہ	ایضاً
۱۲۔صراط مستقیم	مرتبہ	ایضاً
۱۳۔نور ہدایت	مرتبہ	ایضاً

﴿برائے رابطہ وحصول مطبوعات﴾

(۱) محمد بشیر اویسی بلیک برن انگلینڈ فون: 00441254671126

(۲) ریاض احمد خیال اویسی بھمبر آزاد کشمیر فون: 03007424574,03451566483

(۳) محمود احمد طائر پلاہل کلاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر فون: 03465259352